بِرُّ الوالِدَین

(والدین کے ساتھ حسن سلوک)

امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاریؒ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ، تحقیق و فوائد
امان اللہ عاصم

نظر ثانی
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ:
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

برّ الوالدین

(والدین کے ساتھ حسن سلوک)

امیر المومنین فی الحدیث محمد بن اسمٰعیل البخاری

www.kitabosunnat.com

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

ترجمہ، تحقیق و فوائد
امان اللہ عاصم

نظر ثانی
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
ڈاکٹر عبداللہ ناصر رحمانی

اسلامی اکادمی
الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور
فون 042-37357587

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز رجسٹرڈ
محفوظ ہیں

نام کتاب: برّ الوالدین (والدین کے ساتھ حسن سلوک)

امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمہ اللہ

ترجمہ، تحقیق وفوائد: امان اللہ عاصم
نظرثانی: حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ: شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی
ناشر: ابو مومن منصور احمد

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

32761

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

ترجمہ: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت وشفقت سے) پالا تھا۔

(سورۃ الإسراء:۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- عرضِ ناشر 11
- تقریظ 13
- عرضِ مترجم 22
  - دلی تمنا کی تکمیل 24
  - برالوالدین (والدین کے ساتھ حسن سلوک) کے موضوع پر لکھی گئی کتب 25
  - ہمارے پیش نظر "برالوالدین" کے نسخے 26
  - اس اردو ترجمہ کی نمایاں خوبیاں 27
- امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے مختصر حالاتِ زندگی 29
  - نام ونسب 29
  - والد گرامی کا تعارف 29
  - والدہ ماجدہ 29
  - حلیہ 30
  - جائے پیدائش 30
  - ولادت 30
  - ابتدائی تعلیم 30
  - بچپن کے حالات زندگی 30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- اساتذہ وشیوخ 31
- ذہانت وفطانت 32
- وسعت علم اور قوت حافظہ کی شہرت 32
- تحصیل علم کے لیے سفر 33
- نیشاپور کا سفر 33
- امام بخاری رحمہ اللہ کا مسلک 35
- غیبت سے اجتناب 35
- تلامذہ 35
- تصانیف 35
- ثناء العلماء 36
- جلاوطنی 37
- وفات 37
- کتاب کی مصنف کی طرف نسبت کی توثیق 38
- ''برالوالدین'' کے مخطوط (قلمی نسخہ) کا تعارف 41
- قلمی نسخہ (مخطوطہ) ''برالوالدین'' کے کاتب کا تعارف 46
- نام ونسب 46
- حصول علم اور علمی خدمات 46
- اساتذہ 46
- بحیثیت جج؛ خدمات 46
- وفات 47
- ''برالوالدین'' کے بنیادی راوی کا تعارف 48

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ''برالوالدین'' کی بعض اسناد 49
  - امام بیہقی رحمہ اللہ کی سند 49
  - امام ابوالقاسم قوام السنہ رحمہ اللہ کی اسناد 49
  - پہلی سند 50
  - دوسری سند 50
  - تیسری سند 50
  - امام صلاح الدین العلائی رحمہ اللہ کی سند 51
  - حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی اسناد 52
  - پہلی سند 52
  - دوسری سند 52
  - تیسری سند 52
- والدین کی خدمت، عظیم ترین عمل ہے 53
  - بروقت نماز پڑھنا 54
  - والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا 58
  - اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا 60
- اگر والدین غیر مسلم یا مشرک ہوں 68
- حسن سلوک میں ماں کا حق زیادہ ہے 76
  - حقوق العباد 77
- والدین کی خدمت، جہاد فی سبیل اللہ سے مقدم ہے 80
- والدین کی خدمت، ہجرت سے مقدم ہے 83
- صلہ رحمی کے ثمرات 85

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- محض دعویٰ نہیں، بلکہ عملی خدمت کرو 86
- والدین کی خدمت سے عمر اور رزق میں برکت 87
- والدین سے بددعا مت لو 88
- والدین کے نافرمان کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا 90
- اس شخص نے والدین کا حق ادا کر دیا 92
- والدین کی نافرمانی؛ کبیرہ گناہ ہے 94
- بدبخت اولاد 100
  - رسول اللہ ﷺ کا نام سن کر درود نہ پڑھنا 103
  - والدین کی خدمت واطاعت نہ کرنا 106
  - رمضان المبارک میں گناہوں سے تائب نہ ہونا 106
- اللہ کی رحمت سے محروم اولاد 108
- خوش قسمت اولاد 111
- والدین کے تعلق داروں سے حسن سلوک 112
- تعلق توڑنے کا انجام 115
- تعلق قائم رکھنے کی فضیلت 118
- والدین کا نافرمان؛ جنت سے محروم 120
  - والدین کا نافرمان 120
  - تقدیر کا انکار 121
  - شراب نوشی 122
- قطع رحمی کے بدلہ میں صلہ رحمی 122
- صلہ رحمی کیا ہے؟ 123

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- قطع تعلقی کرنے والے کی نحوست 124
- قطع تعلقی کرنے والے کی سزا 125
- قطع تعلقی پر اللہ کی طرف سے وعید 126
- والدین کی خدمت کرو......دوبارہ موقع نہیں ملے گا 127
- حالات کیسے بھی ہوں......والدین کی خدمت کرو 128
- والدین پر غصہ مت کرو 129
- غصے پر قابو رکھو 130
- زبان پر قابو رکھو 131
- ہاتھ پر قابو رکھو 131
- والدین کی خدمت جتلانا، جہالت ہے 132
- والدین سے مقابلہ اور تکرار مت کرو 133
- والدین سے محبت کا اظہار کرو 134
- والدین کی غیبت مت کرو 134
- والدین پر نرمی اور ترس کرو 135
- اس قدر خدمت کرو کہ ضمیر مطمئن رہے 136
- فتنوں کے دور میں بھی والدین سے روگردانی مت کرو 137
- روزِ قیامت سب واضح ہو جائے گا 139
- والدین کی نافرمانی......ایک فتنہ 142
- دنیا اور آخرت میں سزا کا باعث 145
- اپنا فرض نبھاتے رہو 146
- صلہ رحمی کا اجر اور فضیلت 147

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* حصول جنت کا آسان نسخہ 148
* نیکی ضائع نہیں ہوتی 149
* ننہال کے ساتھ نیکی کی فضیلت 150
* رشتہ داری کی اہمیت 151
* واعظین میں بھی یہ وصف ضرور ہو 152
* سرپرست میں بھی یہ وصف ضرور ہو 154
* اپنی ذات کو عملی نمونہ بناؤ 155
* اخلاقی پستی کا دور 156
* اللہ تعالیٰ کا تعلق سب سے مقدم ہے 157
* خطرناک فتنہ کون سا ہے؟ 158
* مصادر و مراجع 162

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ ، وَبَعْدُ!

احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی جمع و تدوین مسلمانوں کا ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی مثال کوئی اُمت یا قوم پیش نہیں کرسکتی۔ حدیث اور علوم الحدیث پر اتنی بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ ان کی فہرست ہی مرتب کرنے کے لیے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا بحرِ زخار ہے کہ جس کے ساحل پر پہنچنے کے لیے ایک مدت دراز درکار ہے۔ یہ ایک ایسا علمی کارنامہ ہے جس پر اُمت مسلمہ جتنا فخر کرے کم ہے۔

ایک دوسرے نقطہ نظر سے غور کریں تو ایک مسلمان کی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ یہی ہے کہ وہ اپنے ہادیٔ برحق ﷺ کے ایک ایک قول و فعل کو حرزِ جان بنائے اور اس کی روشنی میں اپنی دنیاوی اور اُخروی زندگی کو سنوارے۔ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ [الاحزاب : 21]

موجودہ زمانے میں جب کہ لادینیت اور الحاد عام ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ کا نزول ہوا کہ وقت کی اس اہم ضرورت کے پیش نظر ہم نے ان مجموعہ ہائے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو بزبانِ اُردو ترجمہ، تخریج اور تشریحات کے ساتھ پیش کرنا شروع کر دیا۔ الحمد اللہ آج ہم "برّ الوالدين للبخاري (والدین کے ساتھ حسن سلوک)" کتاب کو شائع کر رہے ہیں۔ محترم جناب ابوالحسن امان اللہ عاصم ﷾ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے اس مختصر سے مجموعۂ احادیث کا ترجمہ، تخریج اور شرح انتہائی سہل انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ محترم جناب حافظ حامد محمود الخضری ﷾ نے اس کتاب پر نظر ثانی، تصحیح و تنقیح کی، جس سے کتاب کو چار چاند لگ گئے۔ ہم اُن کے انتہائی شکر گزار ہیں جن کی کاوش اور نگرانی میں یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ متن، ترجمہ اور تشریح میں کہیں کوئی کتابت اور منہج کی غلطی نہ رہنے پائے، لیکن بتقاضا بشریت کہیں کوئی سقم یا غلطی رہ گئی ہو تو تمام اہل علم حضرات سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس سے ہمیں مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن کے لیے اسے درست کیا جا سکے۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ کلامِ رسول اللہ ﷺ کو اس کے شایانِ شان بہترین انداز میں پیش کریں۔ ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقین ہے کہ ان شاء اللہ یہ کتب احادیث قبول عام حاصل کریں گی۔

ہم اپنے شیخ اور مربی عصر حاضر کی عظیم شخصیت فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی ﷾ کے انتہائی شکر گزار ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود ادارہ کی سرپرستی کر رہے ہیں، ان کی ترغیب، تشجیع اور اشراف کا ہی نتیجہ ہے کہ کتب حدیث زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ رہی ہیں اور ساتھ میں علمی و اصلاحی تقریظ تحریر کر کے ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ کثر اللّٰہ أمثاله فی العالم .

ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، محمد ناظر سدھو، ظفر اقبال، محمد نادر، فیصل جاوید، فیصل خان، اسجد محمود منج، محمد عرفان، اختر علی، شوکت حیات، انتصار، عبدالوحید، زاہد حسین، محمد مشتاق، ماسٹر الطاف، عندلیب اور ادارہ کی مجلس شوریٰ جناب محمد شاہد انصاری، حاجی نوید آصف، شمشیر اشرف، محمد اکرم سلفی، مرزا ذاکر احمد اور ابوطلحہ صدیقی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کے تعاون سے کتب حدیث کا کام جاری و ساری ہے۔

جناب انکل ابومؤمن منصور احمد، محمد رمضان محمدی اور محمد سلیم جلالی حفظہم اللہ کی تمام کوششیں اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیونکہ ان کے تعاون سے ان کتابوں کی اشاعت ہو رہی ہے۔

ہمارے ادارہ کے کمپوزر جناب ابوحفص محمد حسن خان صاحب نے کمپوزنگ کا کام بطریق احسن سرانجام دیا ہے اور دیدہ زیب و جاذب نظر کمپیوٹر ڈیزائننگ کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور اس کام کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ مَنْ لَّا یَشْکُرِ اللّٰهَ .

اللہ کے حضور سربسجود ہو کر دُعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کا نفع عام کر دے، ادارہ کو تا روزِ قیامت باقی رکھے۔ تا کہ اسلام دشمن قوتوں کے خلاف محدثین اور فقہاء کی علمی تراث کو منصۂ شہود پر لاتا رہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ .

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

رئیس: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنِ اقْتَدٰى بِهَدِيَّةٍ وَ نَهْجِ بِنَهْجِهٖ وَسَنَّ بِسُنَّتِهٖ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، اَمَّا بَعْدُ!

کتاب ہٰذا ”بر الوالدین للإمام البخاري (والدین کے ساتھ حسن سلوک)“ درحقیقت امام المسلمین، قدوۃ الموحدین، امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف ہے۔

بھائی ابوحمزہ عبدالخالق حفظہ اللہ نے اس عظیم الفوائد کتاب کو بزبانِ اُردو ادارہ انصار السنہ سے طبع کرا کے لوگوں تک پہنچایا ہے۔ بھائی عبدالخالق کو اللہ تعالیٰ نے خدمت حدیث کے تعلق سے بڑا نفیس ذوق عطا فرمایا ہے۔

ترجمہ عام فہم اور سلیس رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور تشریح میں لمبی بحثوں سے پرہیز کیا گیا ہے۔ اس عظیم کتاب میں امام صاحب نے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جمع کیا ہے۔

دنیا ایک گزرگاہ ہے، انسانیت کے قافلے اس پر سے پیہم گزر رہے ہیں۔ پوری زندگی ایک مسلسل سفر ہے۔ ہر انسان مسافر ہے اور چاروناچار زندگی کا سفر سبھی کو طے کرنا ہے۔ ”كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ“ ❶

مسافر اپنے سفر کے لیے زادِ راہ کی فکر کرتا ہے، بغیر زادِ راہ کے سفر کرنے والا طرح طرح کی مشکلوں سے دوچار ہوتا ہے اور بالآخر اپنی راہ کھوٹی کرتا ہے:

﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ (البقرہ: 197)

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ مجموعہ احادیث اس لیے تیار کیا ہے کہ وہ خود اور دوسرے لوگ اسے زادِ راہ بنائیں۔ اسلام کے آداب سمجھیں اور اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی سعی کریں۔

والدین کائنات کی وہ دو عظیم ہستیاں ہیں کہ جو رب تعالیٰ کے بعد انسان پر سب سے زیادہ احسان کرتی

❶ صحیح بخاری، رقم: 6414.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس کے دکھ درد کا خیال کرتی ہیں۔ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور بچوں کو سہولت پہنچانے کے لیے اپنی راحتوں کو قربان کر دیتی ہیں۔ اپنے بچوں کو بہتر سہولتیں پہنچانے کے لیے ایک ملک سے دوسرے ملک، ایک شہر سے دوسرے شہر، دیس سے پردیس کی زندگی گزارتے ہیں۔ کہ ہمارے بچوں کا مستقبل بہتر ہو جائے۔ تو جو والدین بچوں کے لیے اتنی محنت اور مشقت برداشت کرتے ہیں۔ اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے ہر قسم کی محبتوں کو قربان کر کے، دیس سے پردیس جاتے ہیں تو لازم ہے کہ بچے بڑے ہو کر اپنے والدین کا خیال کریں۔ ان کی ضروریات کو پورا کریں۔ ان کے ساتھ نیکی کریں۔ ان کے ساتھ اچھے انداز سے پیش آئیں۔ کیونکہ ان کے احسانات کا یہ تقاضہ ہے۔ اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝﴾ [الاحقاف: 15 تا 16]

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا۔ اور تکلیف جھیل کر جنا۔ اس کا دودھ چھڑانے اور اس کے حمل کا زمانہ تیس 30 ماہ کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی کمال قدرت کے زمانے، چالیس 40 سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا، اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکریہ بجالاؤں جو تو نے مجھ پر، اور میرے ماں باپ پر کی ہے۔ اور میں ایسے صالح عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے، اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں، اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم تو قبول فرما لیتے ہیں، اور جن کے بداعمال سے درگزر کرتے ہیں یہ جنتی لوگ ہیں اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا ہے۔''

ان آیات پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ جو والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے وہ والدین کی اولاد کے لیے تکلیفوں کا تقاضہ ہے کہ جب بچے جوانی کو پہنچیں تو والدین کے ساتھ احسان کریں، ان کے لیے دعائیں کریں۔ یقیناً ایسے لوگ جنتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے رب کی رضا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ .)) [1]

''رب کی رضا والدین کی رضا ہے، اور رب کا غصہ والدین کے غصہ میں ہے۔''

یعنی رب کو راضی کرنا چاہتے ہو تو والدین کو راضی کرلو۔ اگر والدین راضی ہو گئے تو رب بھی راضی ہو جائے گا۔ بصورت دیگر اگر والدین کو ناراض کر دیا تو رب بھی ناراض ہو جائے گا۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے لوگوں کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنے والدین کو راضی کریں، اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝﴾ [بنی اسرائیل : 23 تا 25]

''اور تیرا پروردگار صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا اگر تیری موجودگی میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا، ڈانٹ ڈپٹ نہ کرنا۔ بلکہ بڑے احترام کے ساتھ بات کرنا، اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا، اور دُعا کرتے رہنا اے میرے پروردگار! ان پر بھی ایسا رحم فرما جیسا انہوں نے میرے بچپن میں مجھ پر فرمایا۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے۔ اگر نیک ہو تو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔''

غور فرمائیں کہ اللہ نے اپنی عبادت کے بعد جس دوسری چیز کو ایک انسان کے اوپر لازم قرار دیا ہے وہ والدین کے ساتھ احسان و نیکی کرنا ہے۔ یعنی رب کی توحید کے بعد انتہائی اہمیت والی بات والدین کو راضی کرنا ہے۔ اسی اہمیت کو رب نے اس انداز میں بھی بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ : 83)

[1] سنن الترمذي، كتاب البر والصلة، رقم : 1899، سلسلة الصحيحة، رقم : 516.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا، اسی طرح قرابت داروں، مسکینوں، یتیموں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نماز قائم رکھنا، زکوۃ دیتے رہنا۔ لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ احسان کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلی قوموں بنی اسرائیل وغیرہ سے بھی لیا۔ جس کا مطلب ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرنے کا تاکیدی حکم پہلی قوموں کو بھی دیا گیا تھا۔ یہ احسان اور نیکی والدین کے ساتھ دنیاوی حد تو ہوگی۔ اگر کفریہ یا شرکیہ کام کرنے پر والدین اولاد کو مجبور کریں۔ تو اولاد والدین کی ایسی بات قطعاً نہ مانے گی اور نہ ہی اس بات کو نہ ماننے سے اولاد پر کوئی گناہ ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ:

((حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ، وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ، قَالَتْ: زَعَمْتَ أَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ، وَأَنَا أُمُّكَ، وَأَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا. قَالَ: مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ، فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ: فَسَقَاهَا، فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾﴾ (لقمان: 14، 15).)) ❶

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے تھے (ان کی والدہ مسلمان نہیں ہوئی تھیں) ایک دن ان کی والدہ نے قسم کھائی کہ جب تک وہ اسلام کا انکار نہ کرے وہ ان سے نہیں بولیں گی، نہ کھائیں گی اور نہ پئیں گی۔ ان کی والدہ نے ان سے یہ بھی کہا کہ تم یہ کہتے ہو کہ بے شک اللہ نے تم کو والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ میں تمہاری ماں ہوں، اور میں تمہیں اسلام چھوڑنے کا حکم دیتی ہوں۔ تم میرا کہا مانو! تین دن وہ اسی حالت میں رہیں یہاں تک کہ بے ہوش ہوگئیں۔ ان کے بیٹے عمارہ نے ان کو پانی پلایا۔ جب انہیں ہوش آیا تو وہ سعد رضی اللہ عنہ کو بدعا دینے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ

❶ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن ابي وقاص، رقم: 1748.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیات نازل فرمائیں: (ترجمہ) ''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا ۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان اور دنیا میں اچھے طریقے سے ان کے ساتھ رہ اور اس شخص کے راستے پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے، پھر میری ہی طرف تمھیں لوٹ کر آنا ہے، تو میں تمھیں بتاؤں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔'' (لقمان: 14، 15)

یعنی دنیاوی معاملات میں اپنے والدین کا خیال رکھیں ان کے کافر ہونے کے باوجود۔ اس چیز کی وضاحت اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

((عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ آصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ .)) ❶

''سیدہ اسماء بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی مشرکہ ماں معاہدہ حدیبیہ کے دوران مدینہ میں اپنی بیٹی کے پاس آئیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ، کیا میں اپنی ماں سے حسن سلوک کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! تم اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیاوی معاملات میں والدین کے ساتھ ہر حال میں حسن سلوک سے پیش آنا ہے، اور خاص طور پر اپنی والدہ کا زیادہ خیال کرنا چاہیے۔ جبکہ والدہ دین دار اور باشعور خاتون ہو۔ غلط اور صحیح کو اچھے طریقے سے سمجھ سکتی ہو۔ ورنہ والد کی بات کو قبول کرنا چاہیے۔

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ؟ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ .)) ❷

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے

❶ صحيح بخاري، كتاب الادب، رقم: 5978.

❷ صحيح بخاري، كتاب الادب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، رقم: 5971.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں، اس نے کہا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تیری ماں۔ اس نے کہا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تیری ماں، اس نے کہا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تیرا باپ۔"

کیا اس احسان کی کوئی حد بھی ہے اور اس احسان کا بدلہ چکانے کی کوئی صورت ہے؟ اگر ہے تو کیا؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.)) ❶

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے والد (باپ کو) غلام پائے، تو اسے خریدے اور آزاد کر دے۔"

یہ والدین کا احسان چکا دینے کی ایک صورت ہے۔ تو جو لوگ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں یہ لوگ مبارک لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ خاص فضل و احسان فرماتا ہے۔

((عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ، وفي مسند الرویانی: 244/1......إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ لَمَكْتُوْبٌ، يَا ابْنَ آدَمَ! اِتَّقِ رَبَّكَ، وَبِرَّ وَالِدَاكَ، وَصِلْ رَحِمَكَ، أُمْدُدْ لَكَ فِيْ عُمُرِكَ.)) ❷

"سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے (اور مسند الرویانی میں یہ الفاظ ہیں) (ترجمہ) یقیناً توراۃ میں مکتوب ہے کہ اے ابن آدم! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کر، والدین کے ساتھ حسن سے پیش آ اور صلہ رحمی کرتا کہ تیری عمر میں برکت ڈالی جائے۔"

یعنی عمر میں برکت والدین کے ساتھ نیکی کرنے سے ملتی ہے۔ والدین کی خدمت کرنے سے متعلق

---

❶ صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الولد، رقم: 1510.

❷ سنن ترمذی، ابواب القدر، باب ما جاء لا یرد القدر الا الدعاء، رقم: 2139، و مسند الرویانی: 224/1، سلسلة الصحیحة، رقم: 154.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ .)) ❶

''والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے۔ پس تو اسے توڑ دے یا اس کی حفاظت کرے۔''

یعنی آپ والد کی اطاعت اور فرمانبرداری کر کے اس کے ساتھ احسان کر کے اپنے آپ کو جنت کا مستحق بنا سکتے ہیں۔ وہ لوگ بڑے بدبخت ہوں گے کہ جن کے والدین ان کی جوانی میں موجود ہوں اور وہ اپنے والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکے۔

((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رَغِمَ اَنْفُ ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ، قِیلَ: مَنْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ .)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا، اس کی ناک خاک آلود ہو، جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ گیا۔''

غور فرمائیں کہ نبی رحمت ﷺ تین بار ایسے شخص کو بربادی کی وعید سنا رہے ہیں کہ جو والدین کی خدمت کر کے جنت کو حاصل نہ کر سکا۔ لہٰذا کوشش کریں کہ والدین کے ساتھ احسان کریں، نیکی کریں اور ان کے لیے دعائیں کریں۔ کیونکہ یہی اچھی اور نیکی اولاد کی صفات ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴾ [ابراهیم : 41]

''اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، اور میرے والدین کو بھی بخش دے، اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس نے دن حساب قائم ہوگا۔''

غور فرمائیں کہ اچھی اولاد والدین کے لیے دعائیں کرتی ہے، اور اچھی اولاد کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے والدین کے دوستوں کے ساتھ بھی احسان کرتے ہیں۔ ان کا ادب و احترام کرتے ہیں۔

❶ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب الفضل فی رضا الوالدین: رقم: 1900۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ، باب رغم انف من ادرك ابویه اواحدهما، رقم: 2551.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جناب عبداللہ بن دینار سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ:

((اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَهُ بِطَرِیْقِ مَکَّةَ ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ، وَحَمَلَهُ عَلٰی حِمَارٍ کَانَ یَرْکَبُهُ ، وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً کَانَتْ عَلٰی رَأْسِهِ ، فَقَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ ، فَقُلْنَا لَهُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ! اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ یَرْضُوْنَ بِالْیَسِیْرِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اَبَا هٰذَا کَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ .)) ❶

''ایک دیہاتی آدمی انہیں راستے میں ملا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سلام پیش کیا، اور اسے اس گدھے پر سوار کر لیا جس پر وہ خود سوار تھے۔ اور اسے وہ عمامہ بھی دے دیا جو ان کے سر پر تھا۔ ابن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا، اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ تو دیہاتی لوگ ہیں تھوڑی سی چیز سے راضی ہو جاتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اس شخص کا باپ (میرے باپ) عمر بن خطاب کا دوست تھا، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرنا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنی رضاعی ماں کی تعظیم کیسے کی؟ سنن ابوداوٗد کی حدیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

((عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ ، اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ ، فَجَلَسَتْ عَلَیْهِ ، فَقُلْتُ مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالُوْا: هِیَ اُمُّهُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْهُ .)) ❷

''حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا کہ آپ ﷺ گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت آئی اور حضور ﷺ کے قریب گئی، تو آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا دی جس پر وہ بیٹھ گئی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہیں۔''

لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے والدین، اور والدین کے دوستوں کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آیا

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 2551.

❷ سنن ابوداؤد، رقم 144.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ یہ اچھی اور کامیاب اولاد کی پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

والدین کے لیے ہمیشہ دعا گو رہنا چاہیے۔

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ [بنی اسرائیل: 24]

''اے اللہ ان دونوں پر اسی طرح رحم فرما، جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔''

آیئے! ہم اس عظیم الفوائد عظیم المرتبت حدیث کی کتاب پر عمل پیرا ہو کر ایسا ہی بننے کی کوشش کریں کہ ہمارے ماں باپ ہم سے راضی ہو جائیں تاکہ ہمارا رب بھی ہم سے راضی ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ اخلاص اور تقویٰ کے مبارک و مسعود منہج پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور منہج سلف صالحین کی روشنی میں دعوت کے عمل کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس مجموعہ سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے اور ناشرین کے لیے اسے اپنی خوشنودی اور رضا کا وسیلہ اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مترجم

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله،

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴾

[آل عمران : 102]

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾

[النساء : 1]

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب : 70، 71]

أمّا بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

''البرّ'' کا لغوی مطلب: اچھا سلوک کرنا، تکریم کرنا، خیر و بھلائی کے اسباب مہیا کرنا اور نرمی و ہمدردی کرنا ہے۔ یہ ''عُقوق'' (نافرمانی) کی ضد ہے۔

"بر الوالدین" سے مراد: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ہمیشہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور قول و فعل کے ساتھ ہمیشہ ان کی اطاعت وخوشی کے لیے کوشاں رہنا؛ ہے۔

برالوالدین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور توحید کے ساتھ جوڑ کر بیان کیا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور ان کی خدمت کرنا دین کے عظیم شعائر میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ ﴾ [الإسراء : 23]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''تمھارے رب نے حکم جاری فرمایا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ [النساء : 36]

''اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ہرگز شرک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

والدین کے ساتھ اچھا سلوک، اچھا برتاؤ اور ان کی خدمت و اطاعت ایسا عمل ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں سے وعدہ لے رکھا ہے۔ لہٰذا جو شخص اس عمل میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے۔ دراصل وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو توڑنے کا مرتکب قرار پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا﴾ [الأحقاف : 15]

''والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی، ہم نے انسان کو وصیت کی ہے۔''

سعودی عرب کے معروف مفسر علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هذا من لطفه تعالى بعباده وشكره للوالدين أن وصى الأولاد وعهد إليهم أن يحسنوا إلى والديهم" ❶

''یعنی اللہ تعالیٰ نے اولاد سے وعدہ وعہد لیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔''

یہی وجہ ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، ان کی خدمت کرنا اور ان کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور محبوب عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بروقت نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ❷

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر اور تقویٰ رکھنے والے لوگ اپنے والدین کا احترام کرنے میں مثالی مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے والدین کی خدمت اور احترام کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد نہایت اعلیٰ درجہ دیا اور اس کا عملی

---

❶ تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان (تفسير السعدي)، ص: 781.

❷ صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها، حديث: 527، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب كون الايمان بالله تعالىٰ أفضل الاعمال، حديث: 85.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمونہ بھی پیش کیا ہے۔

رات کے وقت مسعر بن کدام رحمہ اللہ سے ان کی والدہ نے پانی طلب کیا۔ وہ پانی لائے تو ماں سو چکی تھی۔ مسعر رحمہ اللہ رات بھر اپنی ماں کے سرہانے پانی لے کر کھڑے رہے کہ نہ جانے کب ماں کی آنکھ کھلے اور وہ پانی مانگے، ایسا نہ ہو کہ میں سو جاؤں اور ماں پھر سے پانی مانگے اور میں پانی پیش نہ کر سکوں۔ ❶

والدین کی بے ادبی کا معمولی شائبہ بھی اسلاف صالحین کے ہاں بہت بڑا جرم تصور کیا جاتا تھا۔

ابن عون رحمہ اللہ کو ان کی ماں نے آواز دی تو انہوں نے جواباً آواز دی لیکن ان کی آواز ان کی ماں کی آواز کی نسبت بلند ہوگئی تو انہوں نے اس کو ماں کی بے ادبی تصور کرتے ہوئے کفارے کے طور پر دو غلام آزاد کیے۔ ❷

ہمارے بھی معاشرتی و معاشی مسائل کا حل نکل سکتا ہے اور ہمارا معاشرہ بھی پرامن ہو سکتا ہے اور ہم بھی مصائب سے چھٹکارا پا سکتے ہیں؛ اگر ہم بھی اپنے والدین کے صحیح معنوں میں خدمتگار اور فرمانبردار بن جائیں۔ جس طرح ان تینوں افراد کو اللہ تعالیٰ نے مصیبت سے آزاد کیا۔ جو ایک سفر کے دوران غار میں پھنس گئے تھے۔

دلی تمنا کی تکمیل:

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے مجھ ناچیز کو حدیث مصطفیٰ ﷺ کی تحریری و تبلیغی خدمت کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ عرصہ دراز سے اس بات کی تمنا اور دلی آرزو تھی کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی تالیفات کو عوام الناس کے لیے آسان اور سادہ انداز میں پیش کروں۔ لیکن کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور منظوری کے بغیر ہرگز نہیں ہوتا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے میری التجا اور آرزو کو شرف قبولیت بخشا اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی کتب میں سے جزء القراءۃ خلف الامام اور جزء رفع الیدین فی الصلاۃ کو اردو قالب میں ڈھال کر احادیث کی حتی الوسع آسان اور مفصل شرح پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کی تیسری مختصر اور جامع کتاب ''برالوالدین (والدین کے ساتھ حسن سلوک)'' کا اردو ترجمہ مع شرح پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں انسان کی عملی زندگی کے ایسے پہیے ہیں کہ ان میں سے ایک بھی متاثر اور خراب ہو جائے یا ختم ہو جائے تو انسان کی عملی زندگی مفلوج اور آخرت تباہی و بربادی کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ نہایت

❶ البر والصلة، لابن الجوزی، ص: 88.
❷ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 345/31.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حساس معاملہ ہے۔لیکن بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اس سے روگردانی، لاپرواہی اور کوتاہی کا ارتکاب عام ہے۔

حقوق اللہ میں کامیابی لیکن حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت انسان کے لیے اخروی ناکامی کا باعث ہے اور اسی طرح حقوق العباد میں دلچسپی لیکن حقوق اللہ میں غفلت بھی انسان کی آخرت کو تباہ کردینے والا جرم ہے۔حقوق العباد میں سب سے اہم اور اولیں حق انسان کے ذمہ اس کے والدین کی اطاعت و خدمت ہے۔وہ شخص نہایت خوش قسمت ہے جس کی زندگی میں اس کے والدین بقید حیات ہوں اور وہ شخص اپنے والدین کی خدمت و اطاعت کرنے میں کوشاں رہے۔اس کے برعکس وہ شخص نہایت بدقسمت ہے جسے والدین کی خدمت کا موقع ملا لیکن اس نے ان کی قدر نہ کی۔ان کی خدمت و اطاعت سے مجرمانہ غفلت کا شکار رہا۔

والدین کی بے ادبی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بندھ باندھنے کے لیے ضروری ہے کہ جہاں والدین کو ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی تلقین کی جائے وہاں اولاد کو بھی والدین کی خدمت، اطاعت اور قدر کرنے کی تاکیدی نصیحت کی جائے۔تاکہ مسلم معاشرہ واقعی پرامن، برکات کا پیکر اور اللہ کی طرف سے فراوانیوں اور کشادگیوں کا گہوارہ بن جائے۔

برالوالدین (والدین کے ساتھ حسن سلوک) کے موضوع پر لکھی گئی کتب:

برالوالدین (والدین کے ساتھ حسن سلوک)، اپنی فضیلت کے اعتبار سے نہایت اہم موضوع ہے۔ معاشرے کی اصلاح کے لیے یہ موضوع بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔اس لیے علماء و محدثین نے ہردور میں اس حوالے سے عوام الناس کی راہنمائی کو اولیں ترجیحات پر رکھا ہے۔متعدد ائمہ کرام اور محدثین عظام ﷭ نے اس عنوان پر کتابیں لکھیں۔جن میں سے خاص اور اہم کتب درج ذیل ہیں:

①: بر الوالدین	امام محمد بن اسماعیل البخاری
②: برالوالدین	ابراہیم بن اسحاق الحربی البغدادی الشافعی
③: برالوالدین	ابومحمد قاسم بن اصبغ القرطبی المالکی
④: بر الوالدین	ابوالشیخ محمد بن عبداللہ الاصبہانی
⑤: برالوالدین	یمن بن أحمد أبوموسی الطلیطلی
⑥: برالوالدین	حسن بن محمد الخلال البغدادی
⑦: برالوالدین	ابوبکر محمد بن الولید الطرطوشی المالکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑧: برالوالدین — ابوالفرج جمال الدین ابن الجوزی

⑨: برالوالدین — تقی الدین عبدالکافی السبکی

⑩: موجب دارالسلام فی بر الوالدین و صلة الارحام — جمال الدین محمد بن عبدالسلام الزبیدی

⑪: سعادة الدارین فی برالوالدین — ابوالفتوح احمد بن محمد الحلبی الحلوی

⑫: رسالة فی الحض علی بر الوالدین — ابوالوفا قطب الدین عمر بن محمد الیافی

⑬: بر الوالدین — احمد بن محمد، ابن الصدیق الغماری

⑭: برالوالدین فی ضوء الکتاب والسنة — الدکتور سعید بن علی بن وہف القحطانی

زیرنظر، امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب اسی اصلاحی پہلو کا احاطہ کرتی ہے۔ اور اپنے موضوع پر نہایت جامع اور معتبر و مستند کتاب ہے۔ بڑی لائبریریوں کے ساتھ ساتھ ہر گھرانے میں اس کتاب کا موجود ہونا اور افراد خانہ کے زیر مطالعہ رہنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ ہمارے ہر گھرانے کے افراد کو رشتوں کی قدر اور احترام کا درس ملے۔ اور معاشرے میں بڑھتا ہوا؛ قطع تعلقی کا رجحان ختم ہو اور ہمارے بھائیوں، بہنوں، بیٹوں اور بیٹیوں کے قلوب و اذہان میں صلہ رحمی کا جذبہ مضبوط ہو۔

ہمارے پیش نظر ''برالوالدین'' کے نسخے:

اس کتاب کے اردو ترجمہ کے لیے ہم نے درج ذیل نسخوں کو پیش نظر رکھا ہے:

①:...... قلمی نسخہ (مخطوطہ): یہ نسخہ علامہ السید عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ جو لائبریری اس وقت مراکش میں شاہی محل کے کتب خانہ میں شامل ہے۔ اب یہ مخطوطہ اس شاہی لائبریری میں موجود، کم و بیش 30 رسائل کے مجموعہ، مجموعہ نمبر: 452، مشتمل بر 270 اوراق کا ایک حصہ ہے۔ جو ورق نمبر: 144 تا 151 (آٹھ اوراق، سرورق سمیت 14 صفحات) پر مشتمل ہے۔ اسی مخطوطہ کو ہم نے نصوص کی تحقیق و تقابل میں اصل قرار دیا ہے اور اس کے چند عکس بھی شامل اشاعت کیے ہیں۔

جس مقام پر الفاظ میں کسی بھی قسم کی کمی بیشی پائی گئی ہے اسے برالوالدین کے دوسرے مطبوعہ نسخوں، الأدب المفرد، صحیح البخاری اور دیگر مصادر کی روشنی میں درست کر دیا ہے۔ البتہ جملہ اسناد و متون کے ایک ایک نام اور لفظ کو ہم نے اصل مخطوطہ کے ساتھ تقابل کیا ہے۔ اس اعتبار سے ''برالوالدین'' کا یہ اردو ترجمہ نہایت معتبر اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کامل ہے۔ الحمدللہ

2:...... بـر الـوالـديـن ، للبخاري- بتحقيق حسين سليم اسد الدارانی ﷫ و مزهف حسين اسد ﷫- الـنـاشـر: دارالتـوحـيـد لـلـنـشـر والتوزيع المملكة العربية السعودية ، الرياض- الطبعة الأولیٰ- 1439 هجری- 2018 ميلادی . صفحات : 176 .

3:...... بـر الـوالـديـن ، لـلـبـخـاری- بتحقيق بسام بن عبدالكريم الحمزاوی- الناشر: دارالحديث الكتانيه بيروت- الطبعة الثالثة- 1436 هجری- 2014 ميلادی . صفحات : 199 .

4:...... كتـاب بـر الوالدين ، للبخاری- بتحقيق و تعليق: عبدالعاطی محي الشرقاوی- الـنـاشر: مكتبة الامام البخاری للنشر والتوزيع مصر- الطبعة الأولیٰ- 1435 هجری- 2014 ميلادی . صفحات: 96 .

اس اردو ترجمہ کی نمایاں خوبیاں:

اب تک امام بخاری ﷫ کی ''برالوالدین'' کے منظر عام پر آنے والے اردو تراجم کے مقابل ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز کی طرف سے پیش کردہ اردو ترجمہ میں درج ذیل نمایاں خوبیاں ہیں، جن کی بدولت یہ اردو ترجمہ نہایت اہم مقام کا حامل ہے:

1:...... کتاب کو اصل و معتبر قلمی نسخہ (مخطوطہ) سے مکمل تقابل کیا گیا ہے۔

2:...... قلمی نسخہ (مخطوطہ) کا مکمل تعارف اور اس کے متعلق ضروری معلومات بھی بیان کردی گئی ہیں۔

3:...... قلمی نسخہ (مخطوطہ) کے کاتب کا تعارف بھی ذکر کردیا گیا ہے۔

4:...... کتاب کی اپنے مؤلف (امام بخاری ﷫) کی طرف نسبت کو بھی واضح دلائل کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔

5:...... دیگر محدثین کی بیان کردہ، اس کتاب سے متعلق اسناد کا باحوالہ تذکرہ بھی کردیا گیا ہے جس سے اس کتاب کی نسبتی توثیق کو مزید تقویت ملتی ہے۔

6:...... کتاب کے راویوں، بالخصوص بنیادی راوی (امام بخاری ﷫ سے روایت کرنے والے شاگرد) کا تعارف بھی قلمبند کردیا گیا ہے۔

7:...... کتاب کی تمام روایات پر صحت وضعف کے اعتبار سے اسنادی حکم ذکر کردیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧...... احادیث و آثار کی شرح وفوائد؛ مدلل ومفصل تحریر کر دیے گئے ہیں۔ جس میں امام بخاری رحمہ اللہ کے منہج واسلوب کو بالخصوص ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ تاکہ قارئین کو یہ معلوم ہو سکے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب دلانے والی کتاب میں جو احادیث بظاہر کوئی نسبت نہیں رکھتیں، انہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے اس میں کیوں نقل کیا ہے۔ دراصل یہ امام بخاری رحمہ اللہ کا دیگر محدثین کی نسبت ممتاز اور نہایت زیرک اسلوب ہے۔ جس کی وضاحت الحمدللہ حتی الوسع کر دی گئی ہے۔ تاکہ احادیث کا اس کتاب کے موضوع سے ربط وتعلق قائم رکھتے ہوئے سمجھنے میں قارئین کو آسانی رہے۔

⑨...... قلمی نسخہ میں ابواب بندی نہیں کی گئی۔ البتہ بعض محققین نے ابواب بندی کا اہتمام کیا ہے۔ ہم نے عوام الناس کی سہولت کے پیش نظر ابواب بندی کی ہے۔

⑩...... کتاب کے ترجمہ میں تحقیق وتخریج کے لیے مستعمل جملہ مراجع ومصادر (کتب) کی مکمل فہرست کتاب کے آخر میں شامل اشاعت کر دی گئی ہے۔

ان نمایاں خوبیوں کی بدولت اردو ترجمہ شدہ نسخوں میں ہمارا یہ (مترجم) نسخہ ممتاز ونمایاں حیثیت کا حامل ہو گیا ہے۔ الحمد لله على ذلك.

میں رئیس انصار السنہ پبلی کیشنز ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اپنے ادارہ سے اس ترجمے کی اشاعت کر کے میری حوصلہ افزائی کی۔ اس کتاب کی نظر ثانی محترم جناب حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کے حصہ میں آئی، وہ بھی شکریے کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے کتاب میں موجود بعض اغلاط اور تسامحات کی تصحیح کی۔ جزاهم الله خيرًا في الدنيا والآخرة.

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو مؤلف (رحمہ اللہ)، مترجم اور معاونین وناشرین کے لیے صدقہ جاریہ اور ہمارے معاشرے کے بگڑے ہوئے دلوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ مزید آنکہ یہ کتاب؛ والدین کی قدر اور خدمت کے جذبے کو ہمارے مسلم معاشرے کے نوجوانوں کے ذہنوں میں پروان چڑھانے اور انہیں بحیثیت اولاد اپنی ذمہ داری کا احساس دلانے میں معاون بنے۔ آمین۔

العبد الآثم

ابوالحسن امان اللہ عاصم

[شیخوپورہ]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کے مختصر حالاتِ زندگی

نام ونسب:

سلسلۂ نسب یوں ہے: محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ، ان کا اصلی نام محمد اور کنیت ابوعبداللہ ہے، ان کے جداعلیٰ بردزبہ فارس کے رہنے والے اور مذہبا مجوسی تھے۔

امام صاحب کے جد امجد مغیرہ پہلے شخص ہیں، جو اس خاندان میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔مغیرہ چونکہ امیر بخارا یمان جعفی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے، اس لیے جعفی مشہور ہوگئے، اور یہ لقب نسلاً بعدنسل منتقل ہوتا ہوا امام صاحب تک پہنچا، اس بنا پر امام صاحب جعفی کے لقب سے مشہور ہیں۔ ❶

والدگرامی کا تعارف:

امام صاحب کے والد اسماعیل چوتھے طبقہ کے معتبر محدثین میں شمار کیے جاتے ہیں، اسماعیل کی ثقاہت اور مرتبہ کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام مالک اور حماد جیسے محدثین کی انھوں نے شاگردی اختیار کی اور ابن مبارک جیسے شیوخ کی صحبت میں مدتوں رہے، اہل عراق نے اکثر حدیثیں ان سے روایت کی ہیں، خود امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور اپنے والدگرامی کے فضل وکمال پر فخر کیا ہے۔ ❷

آپ رحمہ اللہ عظیم محدث ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے تاجر بھی تھے۔ چنانچہ موت کے وقت آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے مال کے اندر ایک درہم بھی حرام کانہیں پاتا اور کوئی درہم مال میں مشتبہ نہیں۔ ❸

والدہ ماجدہ:

امام بخاری رحمہ اللہ کے والدگرامی کی وفات کے بعد آپ رحمہ اللہ کی پرورش اور تربیت کی تمام تر ذمہ داری آپ رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ پر آگئی۔ آپ رحمہ اللہ کی والدہ نہایت دیندار، صوم وصلاۃ کی پابند اور شب بیدار خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی پرورش اور تربیت کا ایسا حق ادا کیا کہ بیٹے نے دین کی خدمت میں وہ مقام

❶ مقدمه فتح الباري، ص: 478، كتاب الانساب، ورق: 132، تاريخ بغداد: 11/2.
❷ مقدمه فتح الباري، ص: 478.
❸ مقدمه فتح الباري، ص: 479.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر لیا کہ قیام قیامت تک ان کے بیٹے (امام بخاری رحمہ اللہ) کا نام حدیث رسول کے ساتھ جڑ گیا۔ بلاشبہ یہ عظیم سعادت ہے۔

حلیہ:

امام صاحب کا جسم دبلا، پتلا، قد میانہ اور رنگ گندمی تھا۔ ❶

جائے پیدائش:

امام صاحب کا اصلی وطن بخارا ہے، بخارا قدیم جغرافیہ میں اقلیم پنجم کے صوبہ ماوراء النہر کا ایک جلیل القدر شہر سمجھا جاتا تھا❷ لیکن جدید جغرافیہ کے رو سے ایشیائی ترکستان میں واقع ہے اس کی پشت پر سمرقند، داہنی طرف تاشقند، بائیں طرف صحرائے کراکورم اور سامنے صحرائے قزل خورم ہے، دوسری صدی کے اواخر میں (جب بخارا کو امام صاحب کی پیدائش کا شرف حاصل ہوا) خلفائے عباسیہ کے زیر حکومت تھا اور مقامی انتظام کے لیے دربار خلافت کی طرف سے ایک گورنر رہا کرتا تھا۔

ولادت:

امام صاحب شوال کی تیرہویں تاریخ، جمعہ کے دن 194ھ میں پیدا ہوئے۔ ابھی کھیل کود کے دن ختم نہیں ہوئے تھے کہ ان کے والد اسماعیل ان کو ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دے گئے تو ان کی والدہ انھیں اور ان کے بڑے بھائی احمد کو لے کر بخارا سے مکہ معظمہ چلی آئیں۔ ❸

ابتدائی تعلیم:

امام صاحب نے وہیں نشو ونما پائی اور ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم میں علم فقہ پر توجہ کی اور امام وکیع اور امام ابن مبارک جیسے اساتذۂ فن کی تصانیف کا مطالعہ کیا، پندرہ برس کی عمر میں فقہ کی تعلیم سے فارغ ہو گئے تو علم حدیث مقدس فن کی جانب متوجہ ہوئے۔ ❹

بچپن کے حالات زندگی:

بچپن میں ہی امام بخاری رحمہ اللہ کی بینائی جاتی رہی۔ آپ رحمہ اللہ کی والدہ نے بہت دعائیں کیں کہ میرے

❶ تذكرة الحفاظ: 125/2، تهذيب: 48/9.

❷ معجم البلدان: 81/2، 82، تاريخ ابن خلكان: 232/3.

❸ مقدمه فتح الباري، ص: 478.

❹ ايضاً، ص: 479، طبقات الشافعيه الكبرىٰ: 4/2، 5، تذكرة الحفاظ: 134/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچے کی بینائی واپس آ جائے۔ چنانچہ ایک دفعہ خواب میں والدہ نے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ امام بخاری رحمہ اللہ کی والدہ کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی بینائی واپس لوٹا دی ہے۔ صبح ہوئی؛ دیکھا تو بیٹے کی بینائی لوٹ آئی تھی۔ ❶

علامہ سبکی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ کی بینائی دو مرتبہ ضائع ہوئی۔ ایک مرتبہ بچپن میں؛ جو آپ کی والدہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے لوٹا دی اور دوسری مرتبہ طلب علم کے لیے دھوپ اور شدتِ گرمی میں سفر کرنے کی وجہ سے نظر جاتی رہی۔ گل خطمی کا سر پر ضماد کرنے سے بینائی پلٹ آئی تھی۔ ❷

اساتذہ وشیوخ:

یہ بات مسلم ہے کہ امام صاحب کے فن حدیث کا فضل وکمال اسحاق بن راہویہ اور علی بن المدینی کے فیضانِ تعلیم کا زیادہ ممنون ہے۔ ان محدثین کے علاوہ امام صاحب کے شیوخ میں مختلف درجہ اور مختلف طبقے کی جماعتیں شامل تھیں، مثلاً:

1: تبع تابعین جیسے محمد بن عبداللہ انصاری اور ابو عاصم النبیل۔

2: تبع تابعین کے معاصر، مگر کسی ثقہ تابعی سے انھوں نے حدیث کی روایت نہیں کی جیسے آدم بن ایاس۔

3: تبع تابعین سے جن لوگوں کو اخذ حدیث کا موقع ملا، جیسے قتیبہ بن سعید، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، علی بن مدینی اور یحییٰ بن معین۔ ❸

4: ہم درس طلبہ جیسے محمد بن یحییٰ ذہلی، ابو حاتم رازی اور محمد بن عبدالرحیم صاعقہ۔

5: امام صاحب کے معاصرین جیسے عبداللہ بن حماد آملی اور عبداللہ بن ابی العاص خوارزمی۔ ❹

امام صاحب کے شوق علم کا یہ حال تھا کہ بغداد، بصرہ، خراسان، کوفہ، خوارزم، حجاز اور شام میں اس وقت کوئی محدث ایسا نہ تھا، جس سے امام صاحب نے کچھ نہ کچھ اخذ نہ کیا ہو، ❺ آپ کے شیوخ کی مجموعی تعداد ایک ہزار اسی (1080) ہے جس میں پہلے قسم کے محدثین کا حصہ زیادہ ہے۔ ❻

❶ مقدمہ فتح الباری، ص: 478، سیر اعلام النبلاء: 392/12.
❷ سیرۃ البخاری، ص: 54.
❸ امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی ان محدثین سے روایت کی ہے۔
❹ مقدمہ فتح الباری: 479 و 480.
❺ تذکرۃ الحفاظ: 134/2، طبقات الشافعیہ: 3/2.
❻ مقدمہ فتح الباری، ص: 479.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذہانت و فطانت:

امام صاحب فطرۃً نہایت قوی الحافظہ تھے۔ استاذ سے جو حدیث سنتے فوراً زبانی یاد کر لیتے، ابتدا میں کتابت حدیث کے سخت خلاف تھے، ان کا قول تھا کہ:

''کتابت سے انسان کی فطری قابلیت کم ہو جاتی ہے اور محض کتابوں پر اعتماد کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔'' ❶

لیکن آگے چل کر جب ضروریات زمانہ متقاضی ہوئے تو ان کو اپنی رائے بدلنی پڑی۔

وسعت علم اور قوت حافظہ کی شہرت:

امام صاحب کے وسعت علم اور قوتِ حافظہ کی شہرت دُور دُور تک پہنچ چکی تھی، حفظ حدیث میں ان کا پایہ اس قدر بلند تھا کہ بڑے بڑے محدثین مقابلہ نہیں کر سکتے تھے، اس لیے ان کی قوت حافظہ کا عام طور پر بڑے محدثین مقابلہ نہیں کر سکتے تھے، اس لیے ان کی تیزی ذہن اور قوت حافظہ کا عام طور پر اعتراف کیا جاتا تھا، ان کے زمانہ کے وہ علما جن کے گرد وپیش ایک بڑی جماعت تلامذہ کی رہتی تھی اور جو فضل وکمال کے لحاظ سے خود امام فن کی حیثیت رکھتے تھے، ان کے کسی مجموعۂ حدیث کو امام صاحب صحیح تسلیم کرتے، تو وہ فخر یہ لہجہ میں کہتے کہ:

''ہماری ان حدیثوں کو محمد بن اسماعیل بخاری نے صحیح تسلیم کیا۔'' ❷

فراغت کے بعد اس شہرت نے وہ ترقی حاصل کی کہ دور دور سے لوگ سماع حدیث کی غرض سے حاضر ہونے لگے، ائمہ حدیث درس دیتے ہوئے امام صاحب کو اپنی مسند خاص پر جگہ دیتے۔ ❸

یوسف بن موسیٰ مروزی کا بیان ہے کہ ایک دن کسی شخص کو گلیوں میں پکارتے ہوئے سنا کہ ''اے قدر دان علم! ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل آج کل بصرہ میں تشریف فرما ہیں، جو شخص ان کی زیارت کا مشتاق ہو، جامع مسجد میں حاضر ہو'' یہ صدا سنتے ہی میں جامع مسجد میں حاضر ہوا، مسجد میں اس وقت بہت سے علما جمع تھے، ایک ادھیڑ عمر شخص ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہا تھا، معلوم ہوا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری یہی ہیں، نماز سے فارغ ہو کر علما کی طرف متوجہ ہوئے، حاضرین نے درخواست کی، آج حدیث کے متعلق خطبہ دیں، امام صاحب نے منظور فرمایا، شہر میں اعلان کر دیا گیا کہ فلاں وقت امام صاحب بیان فرمائیں گے، لوگ جوق در جوق مسجد میں جمع ہونے لگے،

❶ مقدمه فتح الباري، ص: 487.

❷ مقدمه فتح الباري، ص: 483، 484.

❸ تاريخ بغداد: 21/2.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جب حاضرین کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی تو امام صاحب کھڑے ہوئے اور یوں بیان کرنا شروع کیا، کہ اے علمائے بصرہ! آج میں تمھارے سامنے وہ حدیث پیش کروں گا جن کے راوی تمھارے شہر بصرہ کے رہنے والے ہیں، مگر تم کو ان کی خبر نہیں، اس کے بعد انھوں نے جتنی حدیثیں بیان کیں، سب کے رواۃ اہل بصرہ تھے۔ ❶

امام صاحب کی وسعت معلومات اور معرفت حدیث کو دیکھ کر اکثر علما کہا کرتے تھے کہ:

"انما هو آية من آيات الله تمشى على وجه الارض ما خلق إلا للحديث......"

''امام بخاری اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو زمین پر چلتی پھرتی نظر آتی ہے، اللہ تعالیٰ نے انھیں صرف حدیث ہی کے لیے پیدا کیا۔''

تحصیل علم کے لیے سفر:

امام صاحب نے تحصیل علم کے لیے دور دراز مقامات کے سفر کیے، مصر وشام میں استفادۂ حدیث کی غرض سے دوبارہ گئے، حجاز میں متواتر چھ سال تک قیام کیا، کوفہ وبغداد علماء کا مسکن تھا، بار بار آیا کرتے، بصرہ میں چار بار گئے اور بعض مرتبہ پانچ پانچ برس تک قیام کیا، ایام حج میں مکہ معظمہ چلے جاتے اور فراغت کے بعد پھر بصرہ چلے آتے، ❷ ان تمام سفروں میں نیشاپور کا سفر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

نیشاپور کا سفر:

نیشاپور اس زمانے میں علم حدیث کا مرکز تھا، امام مسلم بن حجاج اور ان کے استاذ امام محمد بن یحییٰ ذہلی جیسے محدث اسی کی خاک سے اٹھے تھے اور ان کے علم وفضل نے نیشاپور کو دور دور تک مشہور کر دیا تھا، ایسی حالت میں امام صاحب کا نیشاپور جانا اور بڑے بڑے اساتذہ کی موجودگی میں اپنے فضل وکمال کا سکہ بٹھانا ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ امام صاحب جس شان سے نیشاپور میں داخل ہوئے اور جس پر جوش طریقے سے ان کا خیر مقدم کیا گیا، اس کی تصویر خود امام مسلم نے ان مختصر لفظوں میں کھینچی ہے:

''امام بخاری جب نیشاپور میں تشریف لائے تو اس دھوم دھام سے ان کا استقبال کیا گیا کہ والیان ملک اور سلاطین کو بھی نصیب نہ ہوا ہوگا۔'' ❸

---

❶ تاریخ بغداد: 15/2، 16.

❷ مقدمه فتح الباری، ص: 479، تاریخ بغداد: 4/2، 5.

❸ مقدمه فتح الباری، ص: 491.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم کا یہ حال تھا کہ امام صاحب کی روزانہ مجلس کبھی ان سے خالی نہیں ہوتی تھی، ایک دن امام صاحب کی جامعیت اور تبحر علمی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ بے اختیار پیشانی کا بوسہ لے لیا اور جوش میں آ کر کہا:

"دعني أقبل رجليك يا أمير المومنين في الحديث ." ❶

''اے ملک حدیث کے بادشاہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں قدم بوسی کا شرف حاصل کروں۔''

ایک دن امام ذہلی نے اپنی مجلس میں کہا: میں کل محمد بن اسماعیل بخاری کی ملاقات کو جاؤں گا جس شخص کا جی چاہے میرے ساتھ چلے'' ساتھ ہی امام ذہلی کو یہ خیال ہوا کہ امام بخاری کی بدولت میری درسگاہ میں جو بے رونقی چھا گئی ہے، اس کا اثر میرے طلبہ پر بھی پڑا ہے، اس لیے میرے ساتھیوں میں سے کوئی طالب علم ایسی بات نہ پوچھ بیٹھے، جس کی بدولت مجھ میں اور محمد بن اسماعیل میں رنجش ہو جائے، اس لیے اپنے ہمراہیوں کو تاکید کر دی کہ امام بخاری سے اختلافی مسائل کے متعلق کوئی سوال نہ کیا جائے۔ ❷

چنانچہ دوسرے دن امام ذہلی اپنی جماعت کے ساتھ امام صاحب کے یہاں پہنچے، اتفاقاً وہی صورت پیش آ گئی جس کا انھیں خوف تھا، ایک شخص نے اٹھ کر امام صاحب سے سوال کیا کہ یـا أبـا عبـدالله! قرآن کے جو الفاظ ہماری زبان سے نکلتے ہیں، کیا وہ مخلوق ہیں؟ اس کے الفاظ یہ تھے: "لـفـظـي بـالـقـرآن مخلوق؟"

...... امام صاحب ساکت رہے۔ پھر اس شخص نے دوبارہ سوال کیا، امام صاحب نے مجبوراً جواب دیا:

"الـقـرآن كـلام الـلّٰـه غيـر مـخـلـوق، و لفظي بالقرآن ألفاظنا، وألفاظنا من افعالنا، وأفعالنا مخلوقة." ❸

''قرآن کلام الٰہی اور غیر مخلوق ہے، اور جو الفاظ ہماری زبانوں سے نکلتے ہیں وہ ہمارے الفاظ ہیں، اور ہمارے الفاظ ہماری زبان کی ایک حرکت ہے اس لیے ہمارا ایک فعل ہے اور افعال مخلوق ہیں۔''

امام مسلم کو جب معلوم ہوا کہ امام ذہلی بھی اس جواب کی بدولت امام صاحب کے مخالف ہو گئے ہیں اور انھوں نے اپنی مجلس میں منادی کرا دی کہ ''جو شخص لفظي بالقرآن مخلوق کا قائل ہو وہ ہماری مجلس میں شریک نہ ہو'' تو سخت برآشفتہ ہوئے اور وہ تمام نوشتے پھینک دیئے جن میں امام ذہلی کی تقریریں قلمبند کی تھیں۔ ❹

---

❶ ایضاً، تاریخ بغداد: 30/2، طبقات الشافعیه: 11/2.

❷ مقدمه فتح الباری، ص: 491.

❸ مقدمه فتح الباری، ص: 491.

❹ مقدمه فتح الباری، ص: 491، 492.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب یہ اختلاف ایک نازک حد تک پہنچ گیا تو امام صاحب نیشاپور کو خیرباد کہہ کر اپنے وطن مالوف بخارا کو روانہ ہوئے، اہل بخارا کو جب اطلاع ملی کہ ان کا ہم وطن عظیم محدث کمال شہرت کے خلعت سے آراستہ ہو کر پھر اپنے وطن مالوف کو واپس لوٹ رہا ہے تو جوش مسرت میں استقبال کے لیے بڑھے، شہر سے دو کوس کے فاصلہ پر امرائے شہر نے خیر مقدم کیا اور درہم و دینار نثار کرتے ہوئے شہر میں لائے۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ کا مسلک:

امام بخاری رحمہ اللہ کسی امام کے مقلد نہیں تھے بلکہ متبع سنت، مجتہد مطلق تھے۔ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سچی بات یہ کہ امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے۔ ❷

غیبت سے اجتناب:

امام صاحب فرماتے ہیں: جب سے غیبت کا حرام ہونا میرے علم آیا ہے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔ علامہ ابن منیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام بخاریؒ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کسی کی غیبت کا حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔ ❸

تلامذہ:

امام صاحب کا حلقہ درس نہایت وسیع تھا، اسلامی دنیا کے ہر حصہ سے طلبہ کی جماعت جوق در جوق آکر شریک ہوتی اور بڑے بڑے پایہ کے اشخاص حلقہ تلامذہ میں شامل ہیں، شاگردوں میں حافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابوعبدالرحمٰن نسائی، مسلم بن حجاج جیسے جید محدث نظر آتے تھے جو حدیث کے ارکان ستہ کے تین جلیل القدر رکن ہیں، ابن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی اور صالح بن محمد امام صاحب کے شاگردوں میں داخل ہیں۔ ❹

تصانیف:

امام صاحب کو زمانہ تحصیل علم ہی میں تصنیف و تالیف کا شوق ہوا اور آخر عمر تک قائم رہا، ان کی ابھی اٹھارہ برس کی عمر تھی، جب ''قضایائے صحابہ و تابعین'' نامی کتاب لکھی ❺ اور بڑے بڑے مشائخ کو متحیر کر دیا۔

تاریخ کبیر، مدینہ منورہ کی چاندنی راتوں میں تصنیف کی، جب آسمان کی منور اور قدرتی قندیل نے دنیا کے

❶ ایضاً، ص: 494. ❷ فیض الباری: 336/1.
❸ مقدمہ فتح الباری، ص: 480، تاریخ بغداد: 13/2.
❹ مقدمہ فتح الباری، ص: 493. ❺ تاریخ بغداد: 7/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصنوعی چراغوں سے مستغنی کر دیا تھا۔ ❶

تصانیف کی مجمل فہرست یہ ہے:

1: الجامع الصحيح	2: التاريخ الكبير	3: التاريخ الاوسط
4: التاريخ الصغير	5: خلق أفعال العباد	6: جزء رفع اليدين
7: جزء القرأة	8: الادب المفرد	9: كتاب الضعفاء
10: الجامع الكبير	11: التفسير الكبير	12: كتاب الأشربة
13: كتاب الهبة	14: كتاب المبسوط	15: كتاب الكنٰى
16: كتاب العلل	17: كتاب الفوائد	18: كتاب المناقب
19: أسامى الصحابه	20: كتاب الواحدان	21: قضايا الصحابة .

22: بر الوالدين (جو اس وقت زیور طباعت ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔)

ثناء العلماء:

محمد بن بشار بندار رحمہ اللہ نے کہا: بخاری سیّد الفقہاء تھے۔

ابو مصعب رحمہ اللہ تو آپ کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی "أفقه وأبصر" یعنی بڑا فقیہ اور صاحب بصیرت کہتے ہیں۔

نعیم بن حماد اور یعقوب بن ابراہیم الدورقی نے آپ کو "فقيه الامة" کہا ہے۔

اور امام اسحاق بن راھویہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمہ اللہ حسن بصری رحمہ اللہ کے دَور میں ہوتے تو بھی لوگ انہی کی معرفت بالحدیث اور تفقہ کے محتاج ہوتے۔ ❷

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خراسان میں امام بخاری رحمہ اللہ سے بڑا کوئی حافظ حدیث پیدا نہیں ہوا۔ ❸

امام ابو بکر بن محمد اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آسمان کی چھت کے نیچے امام بخاری رحمہ اللہ سے بڑھ کر

❶ ایضاً.

❷ تهذيب التهذيب: 43/9، 44.

❸ مقدمه فتح البارى، ص: 484.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نبوی ﷺ کا کوئی اور بڑا عالم نہیں ہے۔ ❶

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اسانید اور علل حدیث کا امام بخاری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں دیکھا۔ ❷

حاشد بن اسماعیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی آمد کے متعلق سنا، جب وہ تشریف لائے تو محمد بن بشار رحمہ اللہ نے کہا آج فقہاء کا سردار آیا ہے۔ ❸

جلاوطنی:

بخارا میں امام صاحب نے ایک مدت تک آرام وراحت سے زندگی بسر کی لیکن آخر میں اپنی غیور اور خود دار طبیعت کی بدولت مصیبت میں مبتلا ہوگئے، شاہ بخارا نے حکم دیا کہ بخارا سے فوراً نکل جائیں۔

امام صاحب کے بعض رشتہ دار سمرقند کے ایک چھوٹے سے قریہ خرتنگ میں رہتے تھے، امام صاحب بخارا سے نکل کر وہیں چلے آئے اور آخر عمر تک وہیں رہے، جلاوطنی کا انھیں سخت افسوس تھا، وفور غم میں بے اختیارانہ زبان سے نکل جاتا، کہ الٰہی باوجود وسعت کے زمین میرے لیے تنگ ہوگئی ہے، اس لیے اب مجھ کو اٹھا لے۔ ❹

وفات:

عجیب اتفاق ہے کہ یہ دعا ایسی مقبول ہوئی کہ تھوڑے ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے دنیا سے اٹھالیا، ❺ رمضان المبارک ختم ہوا، چاند رات میں دوشنبہ یعنی پیر کے دن وفات پائی اور عید کے دن ظہر کی نماز کے بعد تجہیز وتکفین ہوئی۔ إنَّا للّٰهِ وإِنَّا إليه راجعون.

وکتبہ

حافظ حامد محمود الخضری

مدیر: انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

---

❶ مقدمه فتح الباری، ص: 485.

❷ مقدمه فتح الباری، ص: 485.

❸ مقدمه فتح الباری، ص: 483.

❹ تاريخ بغداد: 24/2، مقدمه فتح الباری، ص: 494، تهذيب التهذيب: 52/9.

❺ ایضاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی مصنف کی طرف نسبت کی توثیق

''بِـرُّ الـوَالِـدَین '' (والدین کے ساتھ حسن سلوک) رئیس المحد ثین امام محمد بن اسماعیل البخاری ﷫ کی تالیف ہے۔امام بخاری ﷫ کی طرف اس کتاب کی نسبت کی توثیق مختلف پہلوؤں سے ثابت ہے۔

امام بخاری ﷫ سے روایت کرنے والے متعدد علماء ومحدثین نے اپنی اسناد کے ساتھ امام بخاری ﷫ تک اپنی متصل سند کے ساتھ اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔

متعدد ائمہ کرام اور محدثین ﷭ نے اپنی کتب میں اس کتاب کو امام بخاری ﷫ کی طرف بالجزم منسوب کر کے اس کی مرویات کو بیان کیا اور ان سے استدلال کیا ہے۔اسی طرح متعدد معتبر ومعروف ائمہ حدیث،علماء اسماء الرجال اور مؤرخین ﷭ نے امام بخاری ﷫ کے ترجمہ وسوانح میں آپ کی تصانیف کا تذکرہ کرتے ہوئے بالجزم اس کتاب کو امام بخاری ﷫ کی تصانیف میں شمار کیا ہے۔

❁:......صحیح البخاری کی عظیم الشان شرح ''فتح الباری'' کے مؤلف، حافظ ابن حجر عسقلانی ﷫ فرماتے ہیں:

"وَمِن تَـصَـانِيـفِـه أَيضًا الأَدَبُ المُفرَدُ يَروِيهِ عَنهُ أَحمَدُ بنُ مُحَمَّد بن الجَلِيل ......بِـالجِيم...... البَزَّار وَرفع اليَدَينِ فِي الصَّلَاة وَالقِرَاءَة خَلفَ الإِمَام يَروِيهِمَا عَـنـهُ مَـحـمُـودُ بـنُ إِسحَاق الخُزَاعِيّ وَهُوَ آخِرُ مَن حَدَّثَ عَنهُ بِبخَارىٰ وَ بِرُّ الوَالِدين يَروِيهِ عَنهُ مُحَمَّدُ بنُ دِلُّويه الوَرَّاقُ"❶

''آپ ﷫ کی تصانیف میں ''الادب المفرد'' ہے، جسے امام بخاری ﷫ سے احمد بن محمد بن جلیل البزار ﷫ نے روایت کیا ہے۔اور "رفع اليدين في الصلاة" اور "القراءة خلف الامام" بھی ہے، ان دونوں کو امام بخاری ﷫ سے محمود بن اسحاق الخزاعی ﷫ نے روایت کیا ہے اور محمود بن اسحاق؛ بخارٰی میں امام بخاری سے روایت کرنے والے آخری امام ہیں اور ''برالوالدین'' بھی (آپ کی تصانیف میں سے ہے)؛ جسے امام بخاری ﷫ سے محمد بن دلّویہ الورّاق ﷫ نے روایت کیا ہے۔''

❶ فتح الباري شرح صحيح البخاري: 492/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀:......صحیح البخاری میں مذکور حدیث نمبر: 1878 ❶ کے متن کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے:

"تَابَعَهُ مَعمَرٌ وَسُلَيمَانُ بنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهرِيِّ"

''اس حدیث کو ابن شہاب الزہری سے روایت کرنے میں معمر اور سلیمان بن کثیر نے امام سفیان کی متابعت کی ہے۔''

اس کی وضاحت میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَمَّا رِوَايَةُ مَعمَرٍ فَوَصَلَهَا المُؤَلِّفُ فِي الفِتَنِ وَأَمَّا مُتَابَعَةُ سُلَيمَانَ بنِ كَثِيرٍ فَوَصَلَهَا المُؤَلِّفُ فِي بِرِّ الوَالِدَينِ لَهُ خَارِجَ الصَّحِيحِ" ❷

''معمر کی روایت کو (صحیح البخاری کے) مؤلف (امام بخاری رحمہ اللہ) نے "الفتن" میں بیان کیا ہے جبکہ سلیمان بن کثیر کی متابعت (والی حدیث) کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ''برالوالدین'' میں ذکر کیا ہے۔ جو کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی، صحیح البخاری کے علاوہ تصنیف ہے۔''

❀:......مزید ایک مقام پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''برالوالدین'' کو امام بخاری رحمہ اللہ کی تصنیف قرار دیا ہے؛ فرماتے ہیں:

"رواية بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث فِي الأدَب المُفرد وبر الوَالِدين للمؤلف" ❸

''بکر بن مضر کی عمرو بن حارث سے بیان کردہ روایت، مصنف (امام بخاری رحمہ اللہ) کی کتاب ''الادب المفرد'' اور ''برالوالدین'' میں مذکور ہے۔''

❀:......اسی طرح علم اسماء الرجال کے معروف اور مستند امام، علامہ ابوالحجاج المزی رحمہ اللہ، سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ

---

❶ یہ حدیث سند ومتن کے ساتھ مکمل اس طرح ہے: "حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفيَانُ حَدَّثَنَا ابنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخبَرَنِي عُروَةُ سَمِعتُ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَشرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِن آطَامِ المَدِينَةِ فَقَالَ: هَل تَرَونَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُم كَمَوَاقِعِ القَطرِ. تَابَعَهُ مَعمَرٌ وَسُلَيمَانُ بنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهرِيِّ" [صحيح البخاري، كتاب الحج، باب آطام المدينة، حديث، 1878].

❷ فتح الباري شرح صحيح البخاري، لابن حجر: 95/4۔ حافظ ابن حجر کا اسی طرح کا بیان دوسرے مقام پر بھی مذکور ہے۔ دیکھئے: فتح الباري شرح صحيح البخاري، لابن حجر: 38/1.

❸ فتح الباري شرح صحيح البخاري: 44/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی بیان کردہ حدیث: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَايَدْخُل الْجَنَّةَ عَاقّ وَلَامَنَّان وَلَامُدمِنُ خَمرٍ وَلَامُكذب بِقَدر" ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"رَوَاهُ البُخَارِيُّ فِي كِتَاب "بِرّالوَالِدَين" عَن سُلَيمَان بنِ عَبْدِ الرَّحمٰن۔" ❶

''اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ''برالوالدین'' میں سلیمان بن عبدالرحمٰن کی سند سے بیان کیا ہے۔''

⁂: ...... امام ابوسعد عبدالکریم بن محمد بن منصور التمیمی السمعانی المروزی رحمہ اللہ (متوفی: 562ھ) اپنے شیخ ابوحفص عمر بن علی البجتری رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"فَمِن جُملَةِ مَا سَمِعتُ مِنه: كِتَاب الأَربَعِين لأَبِي القَاسِمِ بن أَبِي حرب بِروَايَته عنه۔ وَكِتَاب بر الوالِدين لأبِي عبد اللّٰهِ البخاري بِروَايَتِه عنِ ابنِ خَلف عَن أَبِي يَعلى المهلبي عَن أَبِي بكر بنِ دِلُّوَيه عَنه۔" ❷

''میں نے ان سے جو کتب سماعت کی ہیں، ان میں ابوالقاسم بن ابی حرب رحمہ اللہ کی کتاب ''الاربعین'' ہے جسے انہوں نے ابوالقاسم رحمہ اللہ سے روایت کیا اور ابوعبداللہ البخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''برالوالدین'' ہے جسے شیخ ابوحفص عمر بن علی البجتری (رحمہ اللہ) نے ابن خلف سے، انہوں نے ابویعلی المہلبی سے، انہوں نے ابوبکر بن دلویہ سے انہوں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔''

⁂: ...... ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ اپنے شیخ، ابوبکر محمد بن احمد بن حسین الخرقی رحمہ اللہ کے تذکرہ میں بھی بیان کیا ہے:

"وَمِن جُملَةِ مَا سَمِعت مِنه كِتَاب بِرّ الوَالدينِ لأَبِي عبدِ اللّٰهِ مُحَمّد بنِ إِسْمَاعِيل البُخَارِيّ بِروَايَته عَن ابنِ خَلف عَن أَبِي يَعلَى المُهَلبِي عَن ابنِ دِلُّوَيه عَنْه." ❸

''میں نے ان سے جن کتب کا سماع کیا ہے ان میں سے: امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''برالوالدین'' ہے، جسے شیخ ابوبکر محمد بن احمد الخرقی (رحمہ اللہ) نے ابن خلف سے، انہوں نے ابویعلی المہلبی سے، انہوں نے ابن دلویہ سے اور انہوں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔''

ان بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ ائمہ ومحدثین کے نزدیک ''برالوالدین'' امام بخاری رحمہ اللہ کی بالجزم، یقینی اور مسلمہ کتاب ہے۔

❶ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 40/12.

❷ المنتخب من معجم شيوخ السمعاني، لأبي سعد السمعاني، ص: 1174، 1175.

❸ المنتخب من معجم شيوخ السمعاني، لأبي سعد السمعاني، ص: 1359، 1360.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''برالوالدین'' کے مخطوطہ (قلمی نسخہ) کا تعارف

دنیا میں اس وقت امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''برالوالدین'' کے دو مخطوطات (قلمی نسخے) موجود ہیں۔جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1:...... علامہ السید الحافظ عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ کی لائبریری میں موجود مخطوطہ (قلمی نسخہ): جو مراکش کے شاہی کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ مخطوطہ کم وبیش 30 رسائل کے مجموعہ، مجموعہ نمبر: 452، مشتمل بر 270 اوراق کا ایک حصہ ہے۔ جو ورق نمبر: 144 تا 151 (آٹھ اوراق/سرورق سمیت 14 صفحات) پر مشتمل ہے۔[1] ہر صفحہ پر تقریباً 20، 21 سطریں ہیں۔

اس مخطوطہ کے آغاز میں کتاب کا عنوان ''کتاب برالوالدین'' مذکور ہے۔ احادیث پر ابواب بندی نہیں ہے۔ البتہ ہر حدیث کا آغاز سرخ روشنائی سے ''حَدَّثَنَا'' لکھ کر کیا گیا ہے تاکہ ہر حدیث کی ابتدا کا علم ہو سکے۔ یہ مخطوطہ نہایت اعلیٰ، اغلاط سے پاک اور نادر قلمی نسخہ ہے۔ علامہ عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ نے یہ نسخہ سید محمد بن محمد المبارک الحسنی الجزائری الدمشقی رحمہ اللہ سے حاصل کیا۔[2]

2:...... مرکز بحوث و دراسات الجہاد کا مخطوطہ (قلمی نسخہ): یہ مخطوطہ مرکز بحوث و دراسات الجہاد اللیبی، کی لائبریری میں 1545 نمبر پر موجود ہے۔ البتہ اس مخطوطہ پر کتاب کا کوئی مخصوص عنوان اور مؤلف کا نام مذکور نہیں ہے۔ اس پر عنوان: ''کتاب فی الحدیث'' درج ہے۔ اس کے متعلق، برالوالدین کے محقق، عبدالعاطی محی الشرقاوی فرماتے ہیں: یہ نسخہ مجھے مل نہیں سکا۔ البتہ اس کے بارے میں جو بیانات سننے میں آئے ہیں ان کی بنیاد پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ، امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''برالوالدین'' کا مخطوطہ ہے۔ کیونکہ اس کے ابتدائی

---

[1] آٹھ اوراق کے صفحات کی تعداد سولہ بنتی ہے لیکن مخطوطہ میں مرقوم احادیث پر مشتمل صفحات کی تعداد تیرہ ہے اور ایک صفحہ سرورق (عنوان) کا ہے۔ اس طرح سے کل چودہ صفحات بنتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مجموعہ میں برالوالدین کا مخطوطہ، ورق نمبر: 144 کی دوسری جانب سے شروع ہو کر ورق نمبر: 151 کی پہلی جانب پر ختم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

[2] سید محمد بن محمد المبارک المغربی الجزائری رحمہ اللہ عظیم ادیب اور عالم تھے۔ ان کے حالات زندگی، حلیة البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، میں مذکور ہیں۔ دیکھیے: حلية البشر في تاريخ القرن الثالث عشر، للبيطار: ص، 1354]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کلمات علامہ عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ کے نسخہ ''برالوالدین'' کے بالکل موافق ہے۔

البتہ حتمی اور یقینی بات یہی ہے کہ اول الذکر، یعنی علامہ عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ کی لائبریری سے حاصل شدہ مخطوطہ ہی معتبر، مستند، اغلاط سے پاک اور یقینی طور پر امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''برالوالدین'' کا نادر و واحد قلمی نسخہ ہے۔ اس نسخہ کو محمد بن محمد الحسینی الحلبی رحمہ اللہ نے 887ھ میں تحریر کیا تھا۔ جیسا کہ اس مخطوطہ کے آخر میں بھی مذکور ہے۔

ہمارے پیش نظر علامہ عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ کا ہی نسخہ (مخطوطہ) ہے، اسی کو ہم نے تحقیق و ترجمہ میں اصل و بنیاد قرار دیا ہے۔ الحمد للّٰہ علی ذلك۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

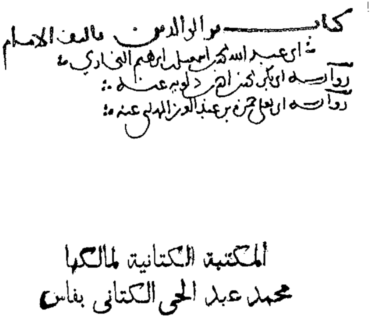
كتاب بر الوالدين تأليف الإمام
أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم البخاري رح
رواية أبي بكر محمد بن أحمد بن دلويه عنه
رواية أبي علي حمزة بن عبد العزيز المهلبي عنه

المكتبة الكتانية لمالكها
محمد عبد الحي الكتاني بفاس

برالوالدین للبخاری کے مخطوطہ (النسخۃ الکتانیۃ) کا سرورق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

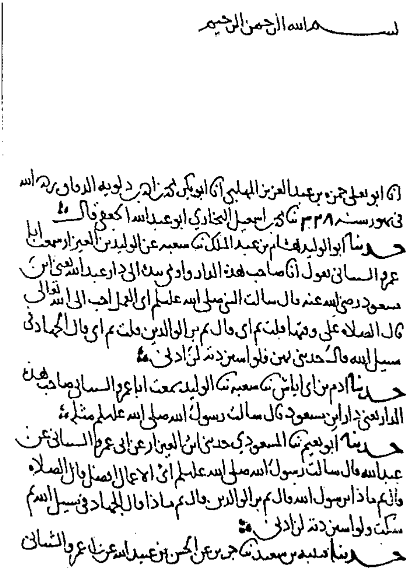
بسم الله الرحمن الرحيم

انا ابو يعلى حمزة بن عبد العزيز المهلبي انا ابو بكر محمد بن احمد بن دلويه الدقاق رحمه الله
في شهور سنة ٣٢٨ ثنا محمد بن اسمعيل البخاري ابو عبد الله الجعفي قال
حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك ثنا شعبة عن الوليد بن العيزار سمعت ابا
عمرو الشيباني يقول انا صاحب هذه الدار واومى بيده الى دار عبد الله يعني ابن
مسعود رضي الله عنه قال سالت النبي صلى الله عليه وسلم اي العمل احب الى الله تعالى
قال الصلاة على وقتها قلت ثم اي قال ثم بر الوالدين قلت ثم اي قال الجهاد في
سبيل الله قال حدثني بهن فلو استزدته لزادني
حدثنا آدم بن ابي اياس ثنا شعبة ثنا الوليد سمعت ابا عمرو الشيباني صاحب هذه
الدار يعني دار ابن مسعود قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله
حدثنا ابو نعيم ثنا المسعودي حدثني ابن العيزار عن ابي عمرو الشيباني عن
عبد الله قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل قال الصلاة
قلت ثم ماذا يا رسول الله قال ثم بر الوالدين قلت ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله ثم
سكت ولو استزدته لزادني
حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن ابي عمرو الشيباني

بر الوالدین للبخاری کے مخطوطہ (النسخة الكتانية) کا پہلا صفحہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

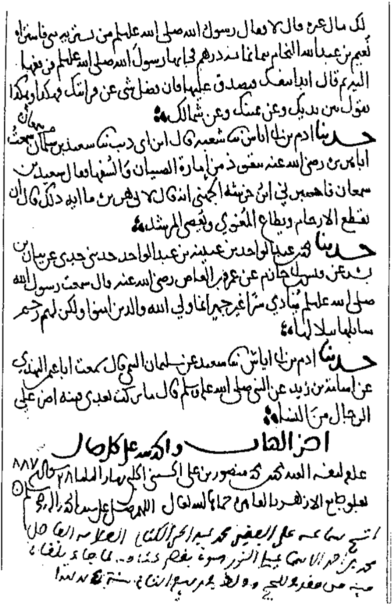
لك مال غيره قال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتريه مني فاشتراه
نعيم بن عبد الله النحام بثمانمائة درهم فجاء بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فدفعها
إليه ثم قال ابدأ بنفسك فتصدق عليها فإن فضل شيء عن قرابتك فهكذا وهكذا
يقول بين يديك وعن يمينك وعن شمالك

حدثنا آدم بن أبي إياس ثنا شعبة قال ابن أبي ذئب ثنا سعيد بن سمعان سمعت
أبا هريرة رضي الله عنه يتعوذ من إمارة الصبيان والسفهاء فقال سعيد بن
سمعان فأخبرني ابن حسنة الجهني أنه قال لأبي هريرة ما آية ذلك قال أن
تقطع الأرحام ويطاع المغوي ويعصى المرشد

حدثنا محمد بن عبد الواحد بن عنبسة بن عبد الواحد حدثني جدي عن بيان بن
بشر عن قيس بن أبي حازم عن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم ينادي سرا غير جهر إنما وليي الله والذين آمنوا ولكن لهم رحم
أبلها ببلالها

حدثنا آدم بن أبي إياس ثنا شعبة عن سليمان التيمي قال سمعت أبا عثمان النهدي
عن أسامة بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما تركت بعدي فتنة أضر على
الرجال من النساء

آخر الكتاب والحمد لله على كل حال

علقه لنفسه العبد محمد منصور بن علي الكتبي ... ٢٨ شوال سنة ٨٨٧
... اللهم صل على سيدنا محمد وآله وسلم

برالوالدین للبخاری کے مخطوطہ (النسخة الكتانية) کا آخری صفحہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قلمی نسخہ (مخطوطہ) ’’برالوالدین‘‘ کے کاتب کا تعارف

نام ونسب:

آپ کا نام ونسب اس طرح ہے: محمد بن محمد بن علی بن ہاشم بن منصور الحسینی الموسوی الحلبی الحنبلی ہے۔
آپ کی کنیت: ابوبکر اور ابوجعفر ہے۔ آپ کی ولادت 863 ہجری میں ہوئی۔

حصول علم اور علمی خدمات:

علامہ محمد بن محمد الحسینی رحمہ اللہ تقریبا 24 سال کی عمر میں آپ نے کتاب بر الوالدین کا قلمی نسخہ تحریر کیا۔ آپ نے مختلف شہروں میں مختلف اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ آپ کے والد گرامی نے حلب میں سکونت اختیار کی۔ آپ بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ نے زندگی کے ابتدائی متعدد سال حلب میں بسر کیے۔

اساتذہ:

علامہ محمد بن محمد الحسینی رحمہ اللہ نے حلب میں احمد بن ابراہیم بن محمد بن خلیل الشیخ موفق الدین ابوذر، المعروف سبط ابن العجمی، [1] الشمس محمد بن ابراہیم السلامی، جلال ابن النصیبی، العز بن العدیم الحنفی اور علاء بن مفلح الحنبلی وغیرہم سے علم حدیث حاصل کیا۔ جبکہ العلاء الدمشقی، احمد بن سراج اور شہاب بن الصواء وغیرہم کی ادبی مجالس میں بھی شریک ہوئے۔

اسی طرح آپ نے دمشق، قاہرہ، مکہ مکرمہ اور یمن وغیرہ کے جید علماء و محدثین سے اکتساب فیض کیا۔ آپ کے اساتذہ میں نمایاں نام (قاہرہ میں) امام بقاعی رحمہ اللہ اور (قاہرہ اور مکہ میں) امام سخاوی رحمہ اللہ کے نام ہیں۔

بحیثیت جج؛ خدمات:

علامہ محمد بن محمد الحسینی رحمہ اللہ 891ھ میں حلب کے جج بھی مقرر ہوئے۔ آپ کی مہر پر ’’الحمد للّٰہ مُظهر

[1] ان کا مسکن حلب تھا، حلب میں ہی ان کی پیدائش ہوئی اور حلب ہی ان کی جائے وفات اور مدفن ہے۔ ان کے والد گرامی ابوالوفا برہان الدین ابراہیم بن محمد بن خلیل الحلبی الشافعی رحمہ اللہ کو بھی سبط ابن العجمی کہا جاتا تھا۔ [الأعلام، لخیر الدین الزرکلی: 88/1]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الحق'' مرقوم تھا۔ 895ھ کو آپ جج کے عہدے سے معزول ہوئے۔

وفات:

علامہ محمد بن محمد الحسینی رحمہ اللہ کی تاریخ وفات کا علم نہیں ہو سکا البتہ یہ حقیقت ہے کہ آپ 895ھ تک زندہ تھے۔ آپ نہایت ذہین، فطین اور بلند پایہ ادیب تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ بہترین اور سریع الکتابت کاتب تھے۔ [1]

[1] ماخوذ از: بر الوالدین للبخاری، بتحقیق و تخریج بسام بن عبدالکریم الحمزاوی۔ مطبوعہ: دارالحدیث الکتانیۃ بیروت۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''برالوالدین'' کے بنیادی راوی کا تعارف

برالوالدین، کو امام بخاری رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے راوی کا نام محمد بن احمد بن دِلُّویہ الدقاق نیسا پوری رحمہ اللہ ہے۔ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔

آپ رحمہ اللہ کے اساتذہ میں ابوعلی احمد بن حفص بن عبداللہ السلمی، ابوالازہر بن منیع ، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، محمد بن یزید بن عبداللہ السلمی، محمد بن یحییٰ بن عبداللہ الذہلی اور یحییٰ بن معاذ الرازی رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

روایت حدیث میں آپ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں ابویعلی حمزہ بن عبدالعزیز المہلبی النیسابوری، ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد العلوی الحسنی النیسابوری، عبداللہ بن سعد، ابوعلی حسن بن علی الحافظ، حسن بن محمد بن حبیب النیسابوری، ابونصر منصور بن محمد بن احمد البخاری الحربی، ابوسعید محمد بن عبداللہ بن حمدون التاجر المعدل، ابوزکریا یحییٰ بن اسماعیل الحربی اور محمد بن دینار رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ متعدد علماء شامل ہیں۔

محمد بن احمد بن دِلُّویہ الدقاق نیسا پوری رحمہ اللہ ثقہ اور صدوق راوی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کی وفات جمادی الآخرہ 329ھ میں ہوئی۔ ❶

www.kitabosunnat.com

❶ تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام، للذہبی: 267/24، الإرشاد فی معرفة علماء الحدیث، للخلیلی: 834/3.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''برالوالدین'' کی بعض اسناد

متعدد ائمہ ومحدثین ﷭ نے امام بخاری ؒ کی کتاب ''برالوالدین'' کو مکمل یا اس کی بعض احادیث کو اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔جس سے اس کتاب کی اپنے مؤلف کی طرف نسبت اوراس کے بنیادی راوی، امام ابن دِلُّویہ ؒ کی توثیق بھی ثابت ہوتی ہے۔ذیل میں ہم چند ائمہ کرام ﷭ کی اسناد بیان کرتے ہیں:

امام بیہقی ؒ کی سند:

معروف محدث، امام احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسروجِردی الخراسانی ابوبکر المعروف: امام البیہقی (متوفی:458ھ) نے اپنے شیخ ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد الحسینی العلوی ؒ کے واسطے سے ابن دلویہ ؒ کی سند سے ''برالوالدین'' کی پہلی حدیث اپنی سند کے ساتھ بیان کی ہے۔فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنَا أَبُو الحَسَنِ مُحَمَّدُ بنُ الحُسَينِ بنِ دَاوُدَ الحُسَينِيُّ العَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِملَاءً وأنا أَبُو بَكرِ بنُ مُحَمَّدِ بنِ أَحمَدَ بنِ دَلُّوَيهِ ثنا مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ البُخَارِيُّ أنا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بنُ عَبدِ المَلِكِ قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعبَةُ قَالَ الوَلِيدُ بنُ العَيزَارِ: سَمِعتُ أَبَا عَمرٍو الشَّيبَانِيَّ يَقُولُ: أَخبَرَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَومَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبدِ اللّٰهِ قَالَ: سَأَلتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لِوَقتِهَا۔ قُلتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الوَالِدَينِ۔ قُلتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ:الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِهَذِهِ وَلَو استَزَدتُهُ لَزَادَنِي."[1]

امام ابوالقاسم قوام السنہ ؒ کی اسناد:

امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل التیمی القرشی الاصبہانی المعروف قوام السنۃ ؒ نے اپنی کتاب

[1] الآداب، للبیہقی، ص: 5، حدیث: 1 (مؤسسة الکتب الثقافية بیروت)۔ الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد على مذهب السلف وأصحاب الحديث(المعروف: الاعتقاد)، للبیہقی، ص: 249 (دارالآفاق الجديدة بیروت)۔ السنن الکبریٰ، للبیہقی: 304/2، حدیث، 3165 (دارالکتب العلمية بیروت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''الترغیب والترهیب '' میں امام بخاری رحمہ اللہ کی ''برالوالدین'' سے احادیث، بعینہٖ اسناد کے ساتھ بیان کی ہیں۔ ''برالوالدین'' میں مذکور حدیث نمبر: 14، کو اسی سند اور اسی متن کے ساتھ بیان کیا ہے:

پہلی سند:

"أَخبرنا مُحَمّد بنُ إسمَاعِيل التفلِيسِى ثَنا حَمزَةُ بنُ عبدالعَزِيزِ ثَنا مُحَمّد بنُ أحمدَ بنِ دِلُّويه ثَنا مُحَمّد بنُ إسمَاعِيلَ ثَنا أَبُو نُعَيم ثَنا سُفيَان عَن عَطَاء بْنِ السَّائبِ عَن أبِيه أنّهُ سَمِعَ عَبدَاللّهِ بنَ عَمْرو بنِ العَاصِ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَال: جَاء رَجُلٌ إلى رَسُولِ اللّه صَلّى اللّه عَليهِ وَسلَّم فَقَال: إنِّي أتَيتُكَ أُبايِعُكَ عَلى الهِجْرَةِ وَترَكتُ أَبَوَيَّ يَبكِيَان۔ قَال: ارْجِع إلَيهِمَا فَأضحِكهُما كَمَا أبكَيتَهُمَا." ❶

دوسری سند:

اسی طرح ''برالوالدین'' میں مذکور حدیث نمبر: 20 کو اسی سند اور انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

"أخْبرَنَا مُحمّد بنُ إسمَاعِيلَ أنبأ حَمْزةُ بنُ عَبدِالعزيزِ أنبأ مُحَمّد بنُ أحمَدَ بنِ دِلُّويه ثَنَا مُحَمد بنُ إسمَاعِيل البُخَارِى ثَنا قُبَيصةُ بنُ عقبَة ثَنا سُفيَانُ عَن سُهيل بنِ أبى صَالح عَن أَبِيه عَن أبِى هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّه عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّه عَلَيهِ وَسلَّمَ۔ قَالَ: لاَ يَجزِى وَلدٌ وَالِدَه إلّا أن يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ فَيْعتِقَهُ" ❷

تیسری سند:

اسی طرح ''برالوالدین'' میں مذکور حدیث نمبر: 34 کو اسی سند اور انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

"أَخْبرَنَا مُحَمَّدُ بنُ إسمَاعِيلَ التفلِيسى أنبأ حَمزَةُ بنُ عبدِالعزيز المُهَلبِى أنبأ مُحَمَّدُ بنُ أحمَد بن دِلّوَيه الدّقَاق ثَنا مُحمَّد بنُ إسمَاعِيل البُخَارِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانَ بنَ عبدِالرَّحمنِ الدمِشْقِيُّ ثَنا سُلَيمَان بنُ عُتبَة قَال: سَمِعتُ يُونس بنَ مَيسَرة بنِ حلبس عَن أَبِى إدرِيس الخَولانِى عَن أَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّه عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

❶ الترغیب والترهیب: 276/1، حدیث: 434، مطبوعة: دارالحدیث قاهره.

❷ الترغیب والترهیب: 282/1، حدیث، 452۔ مطبوعة: دارالحدیث قاهره.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَال: لَا يَدْخُل الجَنَّةَ عَاقٌّ وَلا مُدْمِنُ خَمرٍ وَلَا مُكذِّبُ بِالقَدرِ" ❶

امام صلاح الدین العلائی رحمہ اللہ کی سند:

امام صلاح الدین ابوسعید خلیل بن کیکلدی بن عبد اللہ الدمشقی العلائی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''برالوالدین'' مکمل کتاب کو سماعت کرنے والے امام ہیں۔ وہ اس کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں:

"قَرأتُه عَلَى أبِى عبدِ اللّٰه مُحَمد بنِ أحمَد بنِ أبِى الهيجَاء الصَّالِحى وَ أنا بِهِ عَن أبِى الحَسنِ عَلى بنُ يُوسفَ الصُّورى سمَاعًا عَلَيهِ قَال: أخبَرتْنَا أمُّ المُؤيد زَينبُ ابنَةُ عَبدِ الرَّحمٰنِ بن الحَسَن الشَّعرى قَالَت: أنا أبُو حَفص عُمر وَأختُه عَائِشَة ......ابنَا أحمَد بنِ مَنصُورِ الصّفار...... قَالا: أنا أَبو بكرِ أحمَد بنُ عَلى بنِ خَلف وَقَالت عَائِشَةُ أيضًا: أنا أبُو بكر مُحَمّد بن إسمَاعِيل التفلِيسى قَالا: أنَا أبُو يَعلى حَمزة بن عبدِ العزِيز المُهلبى أنا أبُو بكر مُحمَّد بنُ أحمَد بن دِلُّوَيه الدّقّاق أنا البُخَارِىُّ رَحِمَهُ اللّٰه . . . . . ." ❷

''یعنی: میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''برالوالدین'' اپنے شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن أبی الهیجاء الصالحی رحمہ اللہ کے سامنے قرأت کی۔ انہوں نے یہ کتاب ابوالحسن علی بن یوسف الصوری سے سماعت کر کے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ مجھے یہ کتاب ام المؤید زینب بنت عبدالرحمٰن بن الحسن الشعری نے بیان کی انہوں نے کہا کہ ہمیں احمد بن منصور الصفار رحمہ اللہ کے بیٹے) ابوحفص عمر اور (احمد بن منصور الصفار رحمہ اللہ کی بیٹی) ابوحفص عمر کی بہن عائشہ (دونوں) نے بیان کیا کہ ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن خلف نے بیان کیا۔ انہوں نے اور ان کی طرح عائشہ بنت احمد بن منصور نے بھی کہا کہ ہمیں ابوبکر محمد بن اسماعیل التفلیسی نے بھی بیان کیا، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں ابو یعلی حمزہ بن عبدالعزیز المهلبی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ الدقاق نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا۔''

❶ الترغيب والترهيب: 289/1، حديث، 463۔ مطبوعة: دارالحديث قاهره.

❷ إثارة الفوائد المجموعة فى الإشارة إلى الفرائد المسموعة، لصلاح الدين العلائى: 137/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی اسناد:

صحیح البخاری کے عظیم شارح، الامام، الحافظ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ ''برالوالدین'' کو روایت کرنے میں اپنی تین اسناد بیان کی ہیں۔

پہلی سند:

"قَرأتُه عَلى أبِي الحَسن عَليّ بن مُحَمَّد بن أبي المَجد بِالقَاهِرَةِ و عَلى أم الحسن فَاطِمَة بنت المنجا بِدِمَشق كِلاهُمَا عَن أبي عبد اللّه مُحَمَّد بن أَحمَد بنِ أبِي الهيجاء بن الزراد أَنبأَنَا عَليّ بن يُوسُف الصُّورِي قَالَ قرئَ على زَينَب بنت عبد الرَّحمَن الشعري وَأَنا أسمع أَنبأَنَا عمر وَعَائشَة ابنا أَحمد بن مَنصُور الصفار قَالَ عمر أَنبأَنَا أَبُو بكر أَحمد بن عَليّ بنِ خَلف وَقَالَت عَائِشَة أَنبأَنَا مُحَمَّد بن إِسمَاعِيل التفليسي قَالَا أَنبأَنَا أَبُو عَليّ حَمزَة بن عبد العَزِيز المهلبي أَنبأَنَا أَبُو بكر مُحَمَّد بن أَحمد بن دلويه أَنبأَنَا مُحَمَّد بن إِسمَاعِيل البُخَارِيّ بِهِ۔

دوسری سند:

وبِإجَازَة فَاطِمَة من سُلَيمَان بن حَمزَة بن أَبِي عُمر مِن عُمر بنِ كَرم بنِ أَبِي الحَسن بِإجَازَته مِن عُمر بن أَحمد الصفار بِهِ . . . ۔

تیسری سند:

وَ بِإجَازَةِ أَبِي الحسن بنِ أَبِي المَجدِ مِن يَحيَى بنِ مُحَمَّد ابنِ سَعد عَن عَبدالخَالِق بن أَنجَب بِإجَازَتِه مِن عبدالخَالِق ابن زَاهر بن طَاهِر بِسَمَاعِهِ من التفليسي بِهِ . . . ۔ [1]

[1] المعجم المفهرس أو تجريد أسانيد الكتب المشهورة والأجزاء المنثورة، لابن حجر العسقلانی: ص: 83، 84، رقم السند: 231.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَخبَرَنَا أَبُو يَعلى حَمْزَةُ بنُ عَبدِالعَزِيزِ المُهَلَّبِيُّ، أَخبَرَنَا أَبُو بكر مُحَمَّد بنُ أحمَدَ بنِ دِلُّوَيه الدقَّاق رَحِمَهُ اللَّهُ فِي بهُور ❶ سَنَة 328، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ إسمَاعِيلَ البُخَارِيُّ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ الجُعفِيُّ، قَالَ:

''ہمیں ابویعلیٰ حمزہ بن عبدالعزیز المہلبی نے بیان کیا انہوں نے کہا: ہمیں ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ الدقاق نے 328ھ کے وسطی ایام میں بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے فرمایا:

والدین کی خدمت، عظیم ترین عمل ہے

[1]..... حَدثنا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ: [قال] سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ: أَخبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ، ...... وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ- رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ...... قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَلَو اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

تخريج الحديث صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها، حديث: 527، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب كون الايمان بالله تعالىٰ أفضل الاعمال، حديث: 85، سنن الترمذي، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فى بر الوالدين (باب منه)، حديث: 1898، الأدب المفرد، للبخاري، حديث، 1، مسند أبي داؤد الطيالسي: 298/1، حديث: 370.

ترجمة الحديث ابوعمرو سعد بن ایاس الشیبانی رحمہ اللہ نے ...... اپنے ہاتھ سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا (اور)......فرمایا: ہمیں اس گھر کے مالک نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

❶ مخطوطہ میں "بھُور" ہی معلوم ہوتا ہے اور الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی نے بھی "بھُور" ہی نقل کیا ہے۔ البتہ دیگر محققین نے اسے "شہُور" لکھا ہے لیکن ہم نے مخطوطہ کے مطابق درج کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پوچھا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اول وقت پر ادا کرنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے یہ بیان کر دیا۔ اگر میں مزید پوچھتا تو آپ مزید بیان فرماتے۔

شرح الحدیث

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے تین اہم ترین امور کا تذکرہ کیا ہے۔

1 :...... بروقت نماز پڑھنا

2 :...... والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

3 :...... اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

اگرچہ کتاب کے عنوان کی نسبت سے ان میں سے ''والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا'' یہاں زیادہ اہم ہے۔ لیکن دوسرے دونوں امور کے متعلق بھی وضاحت کرنا ضروری اور مفید ہے۔

بروقت نماز پڑھنا:

نماز اسلام کے بنیادی اعمال میں سب سے اہم اور افضل عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((بُنِيَ الإِسلامُ عَلَى خَمسٍ: شَهَادَةِ أَن لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالحَجِّ وَصَومِ رَمَضَانَ .)) [1]

''اسلام کو پانچ چیزوں پر استوار کیا گیا ہے: ① یہ گواہی کہ اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ ② نماز کی پابندی۔ ③ زکاۃ کی ادائیگی۔ ④ حج۔ ⑤ رمضان کے روزے۔''

یعنی مسلمان ہونے کے بعد سب سے پہلا عملی فریضہ نماز کی بروقت ادائیگی ہے۔ نماز، دن اور رات میں پانچ مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔ یہ ایسا فرض ہے جس کے بارے میں روز قیامت سب سے پہلے پوچھا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب قول النبي بني الإسلام على خمس، حديث: 8، صحيح مسلم كتاب الإيمان، باب أركان الإسلام و دعائمه العظام، حديث: 16.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ العَبدُ يَومَ القِيَامَةِ مِن عَمَلِهِ صَلَاتُهُ .)) ❶

''یقیناً روز قیامت انسان کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔''

جو شخص نماز کے حساب میں کامیاب ہوگیا وہ دیگر امور میں بھی کامیاب و کامران ٹھہرے گا۔ اگر اسی میں ناکام ہوگیا تو ناکام اور خائب و خاسر ہوگا۔ ایسے شخص کا ابدی و دائمی ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جہنم میں جانے والے بدبختوں میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو نماز نہیں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جنتیوں اور جہنمیوں کا مکالمہ بیان کیا ہے کہ جنتی لوگ جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تم جہنم میں کس گناہ اور کس جرم کے باعث آئے؟ تو وہ جواب دیں گے:

﴿ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ ﴾ [المدثر : 43]

''ہم نمازی نہیں تھے۔''

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام اعمال سے بڑھ کر فضیلت اور اہمیت والا عمل نماز کو قرار دیا ہے۔ جو شخص نماز نہ پڑھے وہ کسی مسلمان کے گھر ہی کیوں نہ پیدا ہوا ہو، وہ نام، نسب، معاشرتی رہن سہن اور دیگر ظاہری اعمال کے اعتبار سے اگرچہ مسلمان ہی ہو لیکن اس کے باوجود اس کا شمار کافروں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر اور مسلمان کے درمیان فرق کرنے والا عمل، نماز ہے۔'' ❷

یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں نماز واحد عمل ہے جس کی تعلیم اور عملی تربیت کے لیے اہل اسلام کے بالغ ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ بلوغت سے قبل ہی اس فریضے کی ادائیگی پر سختی سے عمل پیرا ہونا اور اس میں دوام و ہمیشگی کو لازم رکھنا ضروری ہے۔ اسلام کے عملی پہلو سے متعلق اکثر امور کا نفاذ ہر کلمہ گو کی زندگی میں چند حالتوں کے ساتھ مشروط ہے:

❶:...... ذہنی توازن درست ہو

❷:...... بالغ ہو

❸:...... (بعض امور کے لیے) آزاد ہو غلام نہ ہو

لیکن نماز مسلمان کے ذہنی توازن درست (عاقل) ہونے پر بلوغت سے قبل ہی فرض ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

❶ صحيح: سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ماجاء أن أول ما يحاسب به العبد الصلاة، حديث: 413.

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق إسم الكفر على من ترك الصلاة، حديث: 82.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((مُرُوْا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ وَإِذَا بَلَغَ عَشرَ سِنِينَ فَاضرِبُوهُ عَلَيهَا .)) ❶

''بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو۔ اور جب دس برس کا ہو جائے تو اسے (نماز ادا نہ کرنے پر) مارو۔''

نماز جس قدر بنیادی، اعلیٰ اور افضل فریضہ ہے اسی قدر اس کے احکام کی تکمیل اور درست پاسداری بھی فرض ہے۔ لہٰذا ضروری اور فرض یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی رسول اللہ ﷺ کے طریقے اور سنت کے مطابق کی جائے۔ ورنہ اپنی مرضی، کسی کی بے بنیاد بات یا کسی بھی رکن کی ادائیگی میں غفلت وغلطی نماز کی قبولیت کے لیے رکاوٹ بن جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز کی قبولیت کے ظاہری وضروری قابل اہتمام امور درج ذیل ہیں:

❶:......مسنون طریقے کے مطابق جسمانی پاکیزگی اور باوضو ہونا

❷:......نماز ادا کرنے کی جگہ کا پاک ہونا

❸:......نماز کا صحیح وقت ہونا

❹:......نماز کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے عین مطابق ہونا

ان میں سے ایک بھی وصف مفقود ہوا تو نماز کا عمل ...... باوجود اپنی فضیلت و اہمیت کے...... اپنے انجام دہندہ کے لیے مفید ثابت نہیں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے تیز تیز نماز ادا کرنے اور اس میں اطمینان سے ارکان کی ادائیگی نہ کرنے والے کے لیے نہایت سخت الفاظ میں وعید بیان فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کے لیے نماز بددعا کرتی ہے، کہتی ہے:

((ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي .))

''جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے اللہ تعالیٰ تیرا ستیاناس کرے۔''

پھر وہ نماز اس شخص کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ ❷

نماز کی ادائیگی کے طریقے سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

❶ حسن صحیح: سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یؤمر الغلام بالصلاة، حدیث: 494.

❷ مسند الطیالسی: 479/1، حدیث: 586.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) ❶

''اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کو جن خوش قسمت ہستیوں نے نماز ادا کرتے دیکھا، انہوں نے آپ ﷺ کی نماز کا مکمل طریقہ ہمارے لیے بیان کر دیا ہے۔ جو احادیث مبارکہ میں محفوظ ہے۔ لہٰذا ہمیں نماز کی ادائیگی کا باقاعدہ، ہمیشہ اور لازمی اہتمام کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ نماز کی ادائیگی میں رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو ہر صورت مدنظر رکھنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس عمل کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ بلکہ روز قیامت ایسا عمل قابل ترازو نہیں ہوگا جو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق نہ ہوگا۔ اعمال کی تعداد کے ساتھ ساتھ اعمال کی کوالٹی اور معیار کا ہونا بھی لازمی امر ہے۔ بے تکے اور بے بنیاد اعمال میں بغیر سوچے سمجھے، بغیر تحقیق کیے، اپنی زندگیاں کھپا دینے والوں کا انجام اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝﴾ [الغاشية: 1 تا 7]

''کیا تمھیں چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ اس روز کئی چہرے خوفزدہ ہوں گے۔ بہت عمل کرنے والے بہت تھکے ہوئے ہوں گے۔ دہکتی آگ میں جائیں گے۔ انہیں ایک کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔ ان کے لیے صرف کانٹے دار کھانا ہوگا۔ جو جسم کو طاقت دے گا نہ ہی بھوک ختم کرے گا۔''

ان آیات میں اعمال کا ڈھیر لے کر آنے والوں کا ذکر ہے جن کے اعمال کسی کام نہ آئیں گے۔ دراصل اعمال کی بے وقعتی اور بے کاری کی بنیادی وجہ یہی ہوگی کہ ان کے اعمال آسمانی تعلیمات کے مطابق نہ ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.)) ❷

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة، حديث: 631.

❷ صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب النجش . . . ، صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب نقض الأحكام الباطلة، حديث: 1718.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''کسی بھی انسان نے اگر کوئی ایسا عمل کیا، جس پر ہماری تصدیق نہیں؛ وہ عمل ضائع ہے۔''

حدیث مبارکہ میں نماز کو بروقت ادا کرنے کا ذکر ہے۔ ہر نماز کے لیے وقت مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ۝ ﴾ [النساء : 103]

''یقیناً مقررہ وقت پر نماز ادا کرنا مومنوں کے ذمہ فرض ہے۔''

پانچوں نمازوں کے لیے اوقات کی تقسیم اور تعیین کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ میں تفصیل مذکور ہے:

نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے۔

نماز ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوکر آدمی کا سایہ (اصل سائے کے علاوہ) اس کے قد کے مطابق ہوجانے تک ہے۔

نماز عصر کا وقت ظہر کے اختتامی وقت سے سورج زرد ہوجانے تک ہے۔

نماز مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے سرخی غائب ہوجانے تک ہے۔

نماز عشاء کا وقت، مغرب کے اختتامی وقت سے آدھی رات تک ہے۔ [1]

اوقات کے حوالے سے مزید تفصیلات کے لیے نماز مصطفیٰ [از: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی و حافظ حامد محمود الخضری۔ انصار السنۃ پبلیکیشنز لاہور]، صحیح نماز نبوی [از: الشیخ عبدالرحمٰن عزیز]، نماز نبوی [از: ڈاکٹر شفیق الرحمٰن] کا مطالعہ مفید رہے گا۔

البتہ نمازوں کو ان کے اول اوقات میں ادا کرنا بہتر اور اللہ کے ہاں محبوب عمل ہے۔ بلا شرعی عذر کسی نماز کو اس کے وقت کے بعد ادا کرنا بلاشبہ معیوب عمل ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز ادا کرنا کافی نہیں، بلکہ نماز کو صحیح مسنون طریقے کے مطابق، صحیح وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا:

نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کو محبوب ترین عمل قرار دیا ہے۔ اس ترتیب سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس طرح نماز ادا کرنا ضروری، فرض اور اہم ترین عمل ہے؛ اس کے بغیر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کا ادب و احترام بھی لازمی اور ضروری

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب أوقات الصلوات الخمس، حديث: 612.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمل ہے۔ جو شخص اپنے والدین کی خدمت، حسن سلوک اور ان کے ساتھ نرمی کا رویہ نہیں رکھتا وہ شخص، انسانیت کے دائرے سے خارج ہے۔ اسی ترتیب سے قرآن مجید نے بھی اسی مضمون کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝﴾ [الإسراء : 23]

''تمھارے رب نے حکم جاری فرمایا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر وہ دونوں یا دونوں میں سے ایک تمھاری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو۔ اور ان کے ساتھ سخت کلامی نہ کرو۔ ان کے ساتھ اچھی بات ہی کرو۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ [النساء : 36]

''اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ۚۙ﴾ [الأنبياء : 73]

''ہم نے انہیں لوگوں کے راہنما بنایا، وہ ہمارے حکم کے مطابق ان کی راہنمائی کرتے ہیں اور ہم نے ان کی طرف؛ نیک کام کرنے، نماز کی پابندی کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا، اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔''

یہاں نیک کاموں سے مراد اخلاقیات، باہمی معاشرتی تعلقات اور انسانی حقوق ہیں۔ جن میں سب سے مقدم والدین کا حق ہے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تقاضا ہے کہ ان کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے۔ ان کے سامنے اف بھی نہ کہا جائے۔ جیسا کہ گزشتہ سطور میں مذکور آیات مبارکہ میں بیان ہوا ہے۔ لیکن اگر والدین کسی ایسے کام کا حکم دیں جو شریعت کے منافی ہو، یا کسی ایسے کام سے روکیں جس کو ادا کرنا فرض ہو، مثلاً نماز پڑھنے سے منع کریں یا رکاوٹ بنیں، داڑھی رکھنے سے منع کریں، یا مال کی زکاۃ ادا کرنے سے روکیں یا اس طرح کے کسی بھی فرض عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے روکیں تو ایسی صورت میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔لیکن اطاعت نہ کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ والدین کے ساتھ بدتمیزی، بدزبانی کی جائے یا ان کے ساتھ تعلق ہی توڑ دیا جائے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف خلاف شریعت امور میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی۔ باقی تمام امور میں ان کی بات ماننا، اطاعت کرنا، خدمت کرنا، عزت کرنا، ان کا سہارہ بننا، ان کی ضروریات پوری کرنا ان کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق خوراک، لباس، رہائش اور دیگر ضروریات زندگی مہیا کرنا بالکل فرض ہے۔ اس سے انحراف کرنا، والدین کی خدمت و اطاعت سے منہ پھیرنا، غفلت کرنا نہایت قبیح عمل، شدید نافرمانی اور کبیرہ گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الإِشرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الوَالِدَينِ .)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔''

لہٰذا والدین کی نافرمانی اور ان کے ساتھ بدسلوکی سے ہر صورت گریز کرنا اور ان کی خدمت و اطاعت اور حسن سلوک کو اپنی زندگی کا اولیں معمول بنانا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا:

زیر بحث حدیث میں نماز کی بروقت ادائیگی کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اس کے بعد تیسرے نمبر پر، رسول اللہ ﷺ نے ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا'' افضل ترین عمل قرار دیا ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ کی متعدد صورتیں ہیں۔ مالی جہاد، قلمی جہاد، قولی جہاد، جہاد بالنفس، جہاد بالشیطان اور جہاد بالسیف وغیرہ، کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کی ذات، مال اور عزت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دین اسلام کی سربلندی بھی ہوتی ہے۔

[2]...... حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ : سَمِعْتُ أَبَاعَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ: (يَقُولُ سَمِعْتُ) ❷ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ ...... يَعْنِي دَارَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ...... قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلَهُ .

❶ صحيح البخاري، كتاب الإستئذان، باب من اتكأ بين يدي أصحابه، حديث: 6273 .

❷ بریکٹ میں مذکور الفاظ مخطوطہ سے ساقط ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث سنن النسائی، کتاب المواقیت، باب فضل الصلاة لمواقیتها، حدیث: 610، مسند ابی داؤد الطیالسی: 289/1، حدیث: 370، شرح مشکل لآثار، للطحاوی: 368/5، حدیث: 2125۔ اس حدیث کو محدث البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

ترجمۃ الحدیث ابو عمرو شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گھر کے مالک کو سنا......ان کا اشارہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف تھا...... آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح پوچھا تھا۔

شرح الحدیث ابو عمرو الشیبانی رحمہ اللہ کا نام سعد بن ایاس تھا۔ آپ کبار تابعین میں سے تھے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور مبارک پایا لیکن مسلمان نہ ہو سکے، عہد صحابہ میں مسلمان ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا تب میں، بصرہ و بحرین روڈ پر دریا کے قریب اونٹ چرا رہا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہونے والے معرکہ قادسیہ میں بھی انہوں نے شرکت کی۔ انہوں نے 120 برس کی عمر میں، 95ھ، یا 96ھ میں وفات پائی۔

چونکہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ......کوفہ کی گورنرشپ سونپی جانے کے باعث...... کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ اور ایک طویل عرصہ کوفہ میں بسر کیا۔ اس لیے ابو عمرو شیبانی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث بیان کرتے وقت ان کی رہائش گاہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس گھر کے مالک نے بیان کیا ہے..... اور اس حدیث میں بھی گزشتہ حدیث کا متن اور احکام ہیں۔ اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے مخصوص اسلوب کے مطابق ''مثلہ'' کہہ کر اشارہ کر دیا ہے۔

[3]...... حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((اَلصَّلَاةُ)) قَالَ : ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : ((اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) ثُمَّ سَكَتَ ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها، حدیث: 527، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الایمان باللہ تعالیٰ أفضل الاعمال،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 85 ، سنن الترمذی ، ابواب البر والصلة ، باب ماجاء فی برالوالدین (باب منه) ، حدیث: 1898 .

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز۔ انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد، والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ انہوں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر وہ خاموش ہوگئے۔ (اور بیان کیا کہ) اگر میں مزید پوچھتا تو آپ ﷺ مزید بتاتے۔

شرح الحدیث رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں مذکور افضل اعمال کی ترتیب میں چھپی حکمت پر قربان جاؤں، ان تینوں اعمال کا درج ذیل دونسبتوں کے اعتبار سے آپس میں گہرا تعلق ہے:

1 :..... ان اعمال میں سے پہلا عمل، حقوق اللہ میں اولیں مقام رکھتا ہے۔ دوسرا عمل حقوق العباد میں اولیں حیثیت رکھتا ہے اور تیسرا عمل، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی صحیح معنوں میں غیر محکوم اور آزادانہ انجام دہی کے لیے جان و مال کا نذرانہ پیش کر کے مناسب، سازگار اور آزاد ماحول کے حصول کا نام ہے۔ یہ نذرانہ تمام نذرانوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ پسندیدہ، سب سے زیادہ فضیلت اور اہمیت کا حامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی مناسبت سے ان تینوں اعمال کو افضل ترین اعمال قرار دیا ہے۔ کیونکہ اپنی اپنی نوعیت کے اعمال میں یہ الگ، ممتاز اور جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔

2 :..... یہ تینوں اعمال دائمی اور لازمی ہیں۔ یعنی نماز ایسا عمل ہے جسے انجام دینا اور ادا کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری اور فرض ہے۔ جب تک مسلمان کی عقل اور ذہنی توازن درست ہے تب تک نماز کسی صورت ساقط نہیں ہوگی، ہر لحاظ میں اس کی ادائیگی عمر بھر فرض ہے۔ اسی طرح والدین کی اطاعت وحسن سلوک ایسا عمل ہے جو اولاد کے ذمہ عمر بھر ضروری ہے۔ یہ فریضہ کسی لمحہ، کسی صورت ساقط نہیں ہوتا۔ اسی طرح جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جہاد تا قیامت جاری رہے گا۔''[1]

فرض نماز، والدین کی اطاعت اور جہاد فی سبیل اللہ، ایسے امور ہیں جس کی انجام دہی دائمی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اکٹھا بیان کیا ہے۔

[1] المعجم الأوسط ، للطبرانی : 95/5، حدیث: 4775 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

[4]...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ - أَوِ الْعَمَلِ - اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا ، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ .))

تخریج الحدیث إسناده صحيح: حسن بن عبیداللہ النخعی کے علاوہ تمام راوی بخاری ومسلم کے راوی ہیں۔ حسن بن عبیداللہ سے امام مسلم نے روایات بیان کی ہیں۔ اس حدیث کے مزید حوالہ کے لیے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبة : 218/5، حديث، 25399.

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل عمل، نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا اور والدین کے ساتھ اچھائی کرنا ہے۔

شرح الحدیث مختلف اوقات میں مختلف اعمال کو رسول اللہ ﷺ نے افضل اعمال قرار دیا ہے۔ دراصل آپ ﷺ کا کسی بھی عمل کو افضل قرار دینا وقت کی ضرورت، لوگوں کے رجحان اور رغبت کے پیش نظر تھا۔ اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اگر ایک عمل کو افضل قرار دیا اور اس کے بعد کسی دوسرے عمل کو افضل قرار دیا تو پہلے افضل عمل کی افضلیت ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ عمل جسے رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی موقع پر افضل قرار دیا ہے اس عمل کی فضیلت و افضلیت قائم و برقرار رہتی ہے۔ لیکن اعمال کا تبدیل ہو جانا وقت کی ضرورت کے پیش نظر اور لوگوں کو ترغیب دلانے کی غرض سے تھا۔ جب مسلمانوں کا معاشرتی استحکام پیش نظر تھا تب آپ ﷺ نے جہاد کو افضل عمل قرار دیا، جب غریب، نادار، پردیسی اور مہاجرین کے ساتھ مالی تعاون کرنا ضروری تھا تب آپ ﷺ نے صدقہ کو افضل عمل قرار دیا۔ اسی طرح جب معاشرے میں والدین کی اہمیت اور ان کی خدمت کے حوالے سے خرابیاں سامنے آنے لگیں تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو باخبر کرتے ہوئے والدین کی اطاعت وفرمانبرداری اور خدمت کا حکم دیا اور اسے افضل عمل قرار دیا۔

[5]...... حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ❶ ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .))

تخریج الحدیث إسناده صحيح: اس حدیث کے راوی: قیس بن حفص تمیمی سے امام بخاری رحمہ اللہ اور حسن بن

❶ مخطوطہ میں "عبداللہ" ہے، دیگر مصادر کی بنا پر ہم نے "عبیداللہ" ذکر کیا ہے۔ اس سے مراد: حسن بن عبیداللہ بن عروہ النخعی، ثقہ تابعی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبیداللہ سے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایات بیان کی ہیں البتہ باقی تمام راوی بخاری ومسلم، دونوں کے راوی ہیں۔ اس حدیث کے مزید حوالہ کے لیے دیکھئے: شعب الإيمان، للبيهقي : 84/6، حديث: 3910 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عمل؛ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

شرح الحديث اس حدیث میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کر کے اس کے الفاظ میں کمی بیشی اور طرق واسانید کے تعدد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ حدیث ابوعمرو شیبانی سے حسن بن عبیداللہ نے بیان کی ہے، اور اس میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر نہیں کیا۔ جبکہ گزشتہ احادیث میں بھی ابوعمرو شیبانی سے روایت کرنے والے راوی، حسن بن عبیداللہ ہی ہیں۔ لیکن ان میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر موجود ہے۔ لہٰذا مختصر الفاظ والی حدیث کو دوسری سند سے بیان شدہ اسی حدیث کے مفصل الفاظ کے تابع رکھا جائے گا۔ اسی لیے اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہی حدیث ابوعمرو شیبانی سے عُبَیدالـمُکتِب نے روایت کی ہے۔ کیونکہ اس میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر موجود ہے۔ ❶

[6]..... قَالَ الْبُخَارِيُّ : وَرَوَاهُ عُبَيْدُ الْمُكْتِبُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ❷

تخريج الحديث إسناده صحيح على شرط مسلم: عبَيدالمکتِب ابن مہران سے صرف امام بخاری رحمہ اللہ نے جبکہ اس سند کے دیگر تمام راویوں سے امام بخاری ومسلم رحمہما اللہ، دونوں نے روایات بیان کی ہیں۔ اس حدیث میں جس صحابی کی طرف اشارہ ہے ان سے مراد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس حدیث کے مزید حوالہ کے لیے دیکھئے: سنن الدارقطني :

---

❶ دیکھئے: مسنداحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 201/38، حديث: 23120 .

❷ مخطوط میں یہاں "عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِي أَوْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ" ہے۔ جس کا مطلب بنتا ہے کہ عبیدالمکتب نے اس روایت کو ابوعمرو شیبانی سے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے بھی بیان کیا ہے۔ جبکہ اس میں "اَوْ" (یعنی: "یا") محل نظر ہے۔ کیونکہ مجھے کسی کتاب میں یہ روایت ایسی سند کے ساتھ نہیں ملی جس میں عبیدالمکتب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہوں۔ البتہ یہ روایت "أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ الْمُكْتِبُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" کی سند کے ساتھ مذکور ہے۔ دیکھئے: سنن الدارقطني: 462/1، حديث: 968، مسنداحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 201/38؛ حديث: 23120، مستدرك حاكم : 301/1، حديث: 677 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

462/1، حدیث : 968، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة) : 201/38؛ حدیث: 23120، مستدرك حاكم : 301/1، حدیث: 677.

ترجمة الحديث امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو عبید المُکتِب نے ابوعمرو شیبانی سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کیا ہے۔

شرح الحديث حسن بن عبیداللہ کی ابوعمرو شیبانی سے بیان کردہ حدیث کی طرح عُبید المکتب کی ابوعمرو شیبانی سے بیان کردہ حدیث بھی مختلف مصادر میں مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ لیکن مفصل حدیث میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر موجود ہے۔ لہٰذا باقی اسانید سے بیان شدہ؛ اس حدیث کے مختصر الفاظ کو مفصل الفاظ کے تابع رکھا جائے گا۔ مسند احمد میں مذکور ہے:

((عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ: أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ.)) ❶

''عبید المکتب فرماتے ہیں، میں نے ابوعمرو شیبانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: افضل عمل: بروقت نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور جہاد کرنا ہے۔''

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ایک صحابی'' سے مراد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[7]...... حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : ((اَلصَّلَاةُ ، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ .

تخريج الحديث اسناده صحيح: مسند احمد بن حنبل : 82/7، حديث : 3973، 226/9، حديث: 5329، المعجم الكبير، للطبراني :22/10، حديث: 9817.

❶ دیکھئے: مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة) : 201/38، حديث: 23120.

❷ مستدرك حاكم : 301/1، حديث: 677.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز، والدین سے اچھا سلوک اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اگر میں مزید پوچھتا تو آپ ﷺ مزید بتاتے۔

شرح الحديث حدیث میں مذکور تینوں امور کی وضاحت گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔ یہاں حدیث کے آخری الفاظ کے پیش نظر یہ وضاحت ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص دینی راہنمائی کے لیے سوال کرے یا کسی قسم کے مفید کام کے متعلق مشورہ طلب کرے تو جس سے راہنمائی یا مشورہ طلب کیا جائے اس کی ذمہ داری ہے کہ سائل کو مکمل راہنمائی اور مفید مشورہ دے۔ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ نہ صرف اس مسئلہ کی وضاحت کرتے بلکہ اس کے متعلق دیگر مسائل بھی بیان کر دیتے تھے، تاکہ سائل کو مزید فائدہ پہنچے۔

اس میں بالخصوص علماء و خطباء اور مدرسین کے لیے نمونہ ہے۔ علماء حق، خطباء اور اساتذہ کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ سائل کے سوال کرنے سے اکتا جائیں اور براماں کر سائل کو ڈانٹ دیں۔ صحابی فرماتے ہیں کہ اگر میں مزید پوچھتا رہتا تو آپ ﷺ مجھے ڈانٹتے اور نہ ہی غصہ کرتے، بلکہ میری تسلی و تشفی تک مجھے میری باتوں کے جوابات دیتے رہتے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہے۔ جسے ہر مسلمان، ہر سربراہ بالخصوص دینی راہنماؤں کے لیے اپنانا ازحد ضروری ہے۔ کیونکہ حقیقی معنوں میں یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے وارث ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ .)) ❶

''علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔''

اور علماء کے دلوں میں دوسروں کے لیے نرم گوشہ ہونا زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ اگر شرعی راہنمائی کرنے والے دل میں سختی، زبان پر ترشی، طبیعت میں غصہ، مزاج میں برہمی اور سائل کو مسائل بتانے میں کنجوسی و بددلی کا شکار ہوں گے تو یقیناً بہت سے لوگ شرعی راہنمائی سے محروم رہ جائیں گے۔ جن کے متعلق ان سے روز قیامت پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو دعوت کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ﴾

[آل عمران: 159]

❶ سنن أبي داؤد، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، حديث: 3641.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آپ ان کے لیے نرم دل ہیں۔ اگر آپ ترش طبیعت اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے دور ہو گئے ہوتے۔''

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے چند مسائل کے متعلق پوچھا اور ہر بات پر آپ ﷺ سے قسم لی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کی بات کا غصہ نہیں کیا، اسے ڈانٹا نہیں کہ تجھے ایک مرتبہ کی قسم پر اعتبار نہیں، تجھے میری بات پر یقین نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے نہ صرف اسے تمام مسائل بتائے بلکہ اس کے جانے پر مسکرائے اور فرمایا اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے تو پکا جنتی ہے۔ ❶

دوسروں کے ساتھ بات کرنے میں لہجہ اسی انسان کا نرم ہوتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف ہوتا ہے۔ لہٰذا شرعی راہنمائی کرنے والے، علماء، مبلغین اور اساتذہ کرام میں یہ وصف اور خوبی ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓؤُا ﴾ [فاطر : 28]

''صرف علماء ہی تو اللہ سے ڈرتے ہیں۔''

اگر ہم ان اوصاف کو اپنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر ہی ہم اہل علم ہیں، پھر ہی ہم مدرس، استاد اور واعظ کی مسند اور بحیثیت خطیب و مقرر؛ منبر پر براجمان ہونے کے اہل ہیں۔ زیر بحث حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے صحابی کے ہر سوال کا جواب دیا ہے اور صحابی نے آپ ﷺ کی سیرت کا ایک پہلو بیان کیا ہے کہ اگر میں مزید سوال کرتا رہتا تو آپ ﷺ ان کے متعلق بھی راہنمائی کرتے رہتے۔

اس حدیث میں مقتدیوں، شاگردوں اور شرعی مسائل اخذ کرنے والے سائلین کے لیے بھی اخلاق واحترام کا ایک درس موجود ہے۔ صحابی کو اگرچہ یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے جتنے مسائل پوچھتا رہوں گا، آپ ﷺ بتاتے جائیں گے۔ لیکن اس کے باوجود صحابی نے دو، تین سوالوں کے بعد محض ادب واحترام کے پیش نظر خاموشی اختیار کر لی۔ لہٰذا علماء سے مسائل اخذ کرنا بہت اچھی اور قابل تحسین عادت ہے لیکن اس میں علماء کا احترام پیش نظر رکھنا از حد ضروری بلکہ فرض ہے۔ علماء کا احترام کرنا یقیناً باعث اجر ہے۔

[8]...... حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

❶ دیکھئے: صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی بیان الإیمان باللہ و شرائع الدین، حدیث: 12.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِهَذَا .

تخریج الحدیث صحیح: اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ مسند احمد بن حنبل : 82/7، حدیث: 3973، المعجم الکبیر ، للطبرانی : 22/10، حدیث: 9817 .

ترجمة الحدیث ابوالاحوص رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

اگر والدین غیر مسلم یا مشرک ہوں

[9]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ ❶ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ : حَلَفَتْ أُمِّي أَنْ لَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ حَتَّى أُفَارِقَ ❷ مُحَمَّدًا ﷺ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَإِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ وَالثَّانِيَةُ : أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُ سَيْفًا فَأَعْجَبَنِي ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَبْ لِي هٰذَا ، فَنَزَلَتْ ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾ وَالثَّالِثَةُ : أَنِّي كُنْتُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقْسِمَ مَالِي ، أَفَأُوصِي بِالنِّصْفِ؟ ((قَالَ)) لَا ، فَقُلْتُ : الثُّلُثُ؟ فَسَكَتَ فَكَانَ الثُّلُثُ بَعْدُ جَائِزًا ❸ . وَالرَّابِعَةُ : إِنِّي شَرِبْتُ الْخَمْرَ مَعَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْفِي بِلَحْيِ جَمَلٍ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ .))

تخریج الحدیث دیکھئے: الادب المفرد ، للبخاری ، ص: 22، حدیث : 24، صحیح مسلم ، کتاب الجهاد والسیر ، باب الأنفال ، حدیث. 1748 .

ترجمة الحدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کتاب اللہ کی چار آیات میرے بارے میں

---

❶ مخطوطہ میں "مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ" ہے۔ جو غلط ہے۔ یہ امام بخاری رحمہ اللہ کے معروف استاذ محمد بن یوسف بن واقد الفریابی رحمہ اللہ ہیں۔ الأدب المفرد اور دیگر مصادر میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔
❷ مخطوطہ میں: "یفارق" ہے۔
❸ مخطوطہ میں "جائز" ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی ہیں۔ میری والدہ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ کچھ کھائے گی نہ پیئے گی حتی کہ میں محمد ﷺ کو چھوڑ دوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر وہ دونوں (یعنی تمھارے والدین) میرے ساتھ شرک کرنے کے لیے تجھ پر زور دیں، جس کا تجھے علم نہ ہو۔ تب ان کی بات نہ مانو۔ البتہ ان دونوں کے ساتھ دنیا میں اچھے طریقے سے رہو۔'' [لقمان:15] اور دوسری آیت: میں نے (مال غنیمت میں سے) ایک تلوار پکڑی جو مجھے بہت پسند آئی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ مجھے عطا کر دیجئے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ تم سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں...'' [الانفال:1] اور تیسری آیت: میں بیمار ہوگیا تو نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اپنا مال تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ کیا میں اپنے آدھے مال کی وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: تیسرا حصہ؟ تو آپ ﷺ خاموش رہے۔ تو اس کے بعد ایک تہائی حصے کی وصیت کرنا جائز ہوگیا۔ چوتھی آیت: میں نے انصار کے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر شراب پی لی۔ ان میں سے ایک آدمی نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی میرے ناک پر مار دی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کرنے کے لیے آیت نازل کر دی۔

شرح الحدیث اولیں قابل ذکر بات یہ ہے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہونے والی چوتھی آیت، جو شراب کی حرمت کے بارے میں تھی؛ امام ابوداود طیالسی رحمہ اللہ کی بیان کردہ ایک روایت میں مذکور ہے، اور وہاں دو آیات کی طرف اشارہ ہے۔

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ﴾ [النساء : 43]

''مومنو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب بھی مت جاؤ۔''

﴿ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ﴾ [المائدة : 90]

''یقیناً شراب، جوا، نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر گندگی اور شیطانی عمل ہے۔''

دوسری قابل وضاحت بات یہ ہے کہ والدین اگر کسی ایسے کام یا ایسی بات کا حکم دیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بغاوت، نافرمانی اور دوری کے زمرے میں آئے، تو والدین کے ایسے حکم کو نہیں مانا جائے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ایسے کسی بھی حکم یا عمل کو آڑ بنا کر والدین سے کنارہ کشی اور دوری اختیار کر لی جائے۔ بلکہ قرآنی حکم اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ضروری ہے کہ والدین کے مشرک، بے عمل، بدعمل، بلکہ کافر ہونے کے باوجود ان سے اچھا سلوک اور نرمی کا رویہ رکھا جائے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی والدہ، جو کہ مشرکہ تھی، وہ اپنی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا سے ملنے آئی تھی۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ کیا میں اپنی ماں سے تعاون اور حسن سلوک کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہاں! اپنی ماں سے صلہ رحمی (حسن سلوک) کرو۔ ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ثَـلاثٌ لَيـسَ لأَحدٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِنَّ رُخْصَةٌ: بِرُّ الوَالِدَينِ مُسْلِمًا كَانَ أَو كَافِرٌ وَالوَفَاء بالعهد لمسلم كان أو كافر وأداء الأمانة إلى مسلم كان أو كافر .)) ❷

''تین کام ایسے ہیں جن میں کسی کے لیے کوئی رخصت نہیں ہے۔ ① والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، چاہے وہ مسلمان ہوں یا کافر۔ ② عہد (معاہدہ) کی پاسداری کرنا چاہے مسلمان ہو یا کافر۔ ③ امانت واپس لوٹانا چاہے وہ بندہ مسلمان ہو یا کافر۔''

یہاں یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ اولاد کے ذمہ والدین کا ایک یہ بھی ضروری اور لازمی حق ہے کہ والدین اگر خدانخواستہ اسلامی تعلیمات سے دور یا اسلامی احکام کے منافی اعمال کے مرتکب ہیں تو ان کی بے عمل اور غافل زندگی میں انہیں ان کے حال پر نہ چھوڑا جائے۔ بلکہ انہیں احکام الٰہی اور فرامین رسول پر عمل کرنے کی دعوت دی جائے۔ کیونکہ انسان کی طرف سے خیر خواہی کا سب سے زیادہ حق رکھنے والے اس کے والدین ہیں۔ اور خیر خواہی کا اعلیٰ ترین پہلو یہ ہے کہ کسی کو نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((مَـن رَأَى مِـنـكُـم مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِن لَم يَستَطِع فَبِلِسَانِهِ فَإِن لَم يَستَطِع فَبِقَلبِهِ وَذَلِكَ أَضعَفُ الإِيمَان .)) ❸

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے (برا جانے)؛ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

اس حدیث کے پیش نظر سوال یہ ہے کہ اگر والدین؛ دونوں، یا ان میں سے کوئی ایک، کسی خلاف شریعت یا

❶ صحيح البخاري، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب الهدية للمشركين، حديث: 2620.
❷ تاريخ دمشق، لابن عساكر: 54/4.
❸ صـحـيـح مسـلـم، كتـاب الايمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان، حديث: 49، سنن أبي داؤد، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، حديث: 4340.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اخلاقی اقدار کے منافی عمل کا مرتکب ہو تو اولاد کی کیا ذمہ داری ہے؟ کیا والدین کو ہاتھ سے روکیں؟ کیا انھیں ہاتھ سے روکنا انہیں ناراض کرنے اور ان کے ساتھ بدسلوکی کے زمرے میں تو نہیں آتا؟

اس سوال کے جواب کے ضمن میں کچھ بنیادی باتیں ذہن نشیں ہونا ضروری ہیں۔ یعنی اولاد اپنے والدین، دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو اگر کسی شرعی معاملے میں بے عمل، غافل یا بدعملی و نافرمانی کا مرتکب پائے تو انہیں نہایت ادب و احترام اور حکمت کے ساتھ دعوت دیں۔ یعنی ان کی بدعملی کو روکنے کے لیے زبان کا استعمال پہلے کرے۔ اگر پھر بھی والدین اپنی روش تبدیل کر کے نیکی کی طرف نہ آئیں تو پھر اولاد کو، والدین کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک کے حقیقی تقاضا کی بنیاد پر حق حاصل ہے کہ اپنے ہاتھ سے برائی کی روک تھام کریں۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ایسا طریقہ اپنایا جائے جس میں براہ راست والدین کی ذات، ان کی عزت اور جان کا نقصان نہ ہو۔

جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو بہت ہی نرم لہجے اور مؤدبانہ کلمات کے ساتھ مخاطب کرتے ہوئے نہایت حکمت کے ساتھ بتوں کی پوجا چھوڑنے، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے، اللہ کے احکام کو ماننے اور اللہ کے نبی (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان لانے کی دعوت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا۝ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا۝ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا۝ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا۝ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا۝ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا۝ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا۝﴾ [مریم: 41 تا 48]

”اور اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کرو، بے شک وہ بہت سچا، نبی تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا: میرے ابا جان! آپ اس کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔ اور نہ ہی آپ کو کسی قسم کا فائدہ دے سکتا ہے۔ میرے ابا جان! یقیناً میرے پاس ایسا علم ہے جو آپ کے پاس نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ آپ میری بات مان لیں میں آپ کو سیدھے راہ کی طرف راہنمائی کروں گا۔ اے میرے اباجان! شیطان کی پوجا نہ کریں، یقیناً شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ میرے اباجان! مجھے خدشہ ہے کہ آپ کو رحمٰن کی طرف سے عذاب نہ آجائے۔ پھر آپ شیطان کے ہی دوست قرار پاجائیں گے۔ اس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم مجھے میرے معبودوں سے دور کردینا چاہتے ہو؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر مار کر ہلاک کردوں گا۔ جا، تو عافیت کے ساتھ ہی مجھے چھوڑ جا۔ اس (ابراہیم) نے کہا: آپ پر سلامتی ہو۔ میں اپنے رب سے آپ کے لیے بخشش کی دعا کروں گا۔ وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ میں آپ اور اللہ کے علاوہ جن کی آپ پوجا کرتے ہیں؛ سب سے دور جارہا ہوں۔ اپنے رب سے دعا کروں گا، یقین ہے کہ میں اپنے رب سے دعا کرنے میں نامراد نہیں رہوں گا۔''

یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ابتدائی اقدام تھا۔ انہوں نے برائی کو زبان سے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کا والد اپنے مشرکانہ اعمال سے رکنے کو ہرگز تیار نہ تھا۔ اس کے بعد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے برائی کی روک تھام کا آغاز کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ۞ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ۞ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۞ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ۞ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ۞ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ۞ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ۞ قَالُوا مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۞ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۞ ﴾ [الانبیاء: 52 تا 60]

''یاد کرو، جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ یہ مورتیاں کیا چیز ہیں، جن کے سامنے پڑے رہتے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی کے عبادت گزار پایا ہے۔ ابراہیم نے کہا: تم اور تمھارے باپ دادا، صریح گمراہی میں ہیں۔ انہوں نے کہا: تم ہمارے ہاں کوئی حق بات لائے ہو یا محض کھیل رہے ہو؟ ابراہیم نے کہا: (حق بات لایا ہوں) بلکہ آسمانوں اور زمین کا رب ہی تمھارا رب ہے۔ جس نے انہیں (آسمانوں اور زمین کو) پیدا کیا ہے، اور میں اس بات کی تمھارے سامنے گواہی دیتا ہوں۔ اللہ کی قسم! جب تم چلے جاؤ گے تو میں تمھارے بتوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھ یقیناً ایک چال چلوں گا۔ تو اس (ابراہیم) نے ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ مگر بڑے بت کو رہنے دیا تاکہ وہ (لوگ) اس سے رابطہ کریں۔ انہوں نے کہا: ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ وہ شخص یقیناً ظالم ہے۔ پھر انہوں نے کہا: ایک لڑکے کے بارے میں ہم نے سنا ہے جسے ابراہیم کہا جاتا ہے، (یہ اسی کا کام ہے)۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے پہلے زبان کے ساتھ سمجھایا لیکن جب والد اور قوم کے باقی افراد نے بات نہ مانی تو انہوں نے ایسا راستہ اپنایا کہ جس سے ان کے والد کو براہ راست کوئی ذاتی یا مالی نقصان نہیں پہنچا لیکن نہایت حکمت کے ساتھ ہاتھ سے برائی کی روک تھام کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے عملی قدم اٹھایا۔ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ الراجحی المدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر باپ کی کسی برائی کو روکنے سے مزید بڑی برائی پیدا نہ ہو اور نہ ہی بیٹے کی جان و مال اور اہل کو کسی نقصان کا اندیشہ ہو تو بیٹے کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق باپ کے حق کی نسبت مقدم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔ لہٰذا بیٹا اگر طاقت رکھتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کسی فساد کا خطرہ نہیں ہے تو باپ کی بدعملی کو روکے۔ لیکن اس عمل کے دوران باپ کے ساتھ گفتگو نرم اور رویہ ہمدردانہ رکھے۔ اور باپ کے لیے دعا بھی ضرور کرے۔ تاکہ باپ کا غصہ ٹھنڈا رہے۔ اور بیٹا اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے اس عمل میں باپ کے ساتھ ہمدردی، خیر خواہی اور اللہ کی حدود کا احترام ہی اس کا مقصد ہے۔'' [1]

اس بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ والدین کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا معاملہ دیگر لوگوں اور رشتہ داروں کی نسبت مختلف پیرائے میں انجام دیا جائے گا۔ والدین کی عزت، ان کا ادب اور ان کے ساتھ زبان کا نرم لہجہ ہر صورت اور ہر موقع پر اپنانا اولاد کے لیے نہایت ضروری اور فرض ہے۔ کسی غلطی کی اصلاح کے لیے اولاد کو اپنا کردار نہایت حکمت اور ادب کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے اس کے بعد اولاد بری الذمہ ہے، تاہم والدین اپنے اعمال کا حساب اللہ تعالیٰ کو دیں گے لیکن اولاد کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ والدین کے ساتھ کسی بھی انداز سے سخت رویہ اپنائے۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں زاد بھائی تھے۔ ان کے والد گرامی کا نام مالک اور

[1] القول البين الأظهر في الدعوة إلى الله والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، للراجحي، ص: 79، 80.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کنیت ابووقاص تھی۔ ابووقاص (یعنی مالک) رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ کے چچا، وہیب کے بیٹے تھے۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان تھا۔ یہ حرب بن امیہ کی بھتیجی تھیں۔ ❶ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نہایت سمجھدار، سلیم العقل، سنجیدہ مزاج، والدین کے نہایت فرمانبردار اور مستجاب الدعوات شخص تھے۔ اپنی والدہ کے معاملے میں آپ رضی اللہ عنہ جس امتحان سے گزرے، یہ بلاشبہ نہایت کٹھن مرحلہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ اپنے ایمان پر قائم رہے۔ بعض روایات میں یہ بھی مذکور ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ نے بھوک ہڑتال کر کے بھوکی پیاسی مرجانے کی دھمکی بھی دی تھی۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ محترمہ کے مطالبے اور اصرار کے جواب میں کہا تھا:

"لَوْ كَانَتْ لَكِ أَلْفُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا ، مَاتَرَكْتُ دِينِي هٰذَا لِشَيْءٍ" ❷

"اگر آپ کی ایک ہزار جانیں بھی ہوں اور وہ اس مطالبے میں یکے بعد دیگرے نکل جائیں، میں تب بھی یہ دین کسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑوں گا۔"

دراصل کوئی عزیز ترین اور قریب ترین رشتہ ہو یا کوئی نہایت محبوب ترین منصب یا کوئی چیز ہو؛ جب وہ انسان کے ایمان کے لیے مدمقابل اور رکاوٹ کی صورت اختیار کر جائے تو ایسی صورت میں ایمان کو اختیار کرنا اور دیگر تمام رشتوں اور عہدوں کو خیرباد کہہ دینا ہی اصل کامیابی ہے۔ اور اگر انسان ایمان کو اہمیت دے کر ایمان کے مقابل اور آڑے آنے والے رشتہ داروں سے محض ایمانی بنیادوں پر اعراض کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی خصوصی مدد ونصرت فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ التَمَسَ رِضَاءَ اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ التَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ .)) ❸

"جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے، لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف میں اسے اللہ تعالیٰ کافی ہوجاتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کو راضی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دینے کے لیے لوگوں کو مقرر کردیتا ہے۔"

❶ الطبقات الكبرى، لابن سعد : 101/3، معرفة الصحابة، لابي نعيم : 129/1، تاريخ دمشق، لابن عساكر: 290/20، 292، 294.

❷ أسد الغابة في معرفة الصحابة، لابن الأثير : 436/2.

❸ صحيح: سنن الترمذي، أبواب الزهد، حديث: 2414.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن جہاں والدین کا معاملہ آ جائے وہاں والدین کے متعلق خصوصی ہدایات شریعت اسلامیہ میں مذکور ہیں۔جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اشارہ کیا ہے:

﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ [لقمان: 15]

''اگر وہ دونوں (یعنی تمھارے والدین) میرے ساتھ شرک کرنے کے لیے تجھ پر زور دیں، جس کا تجھے علم نہ ہو۔تب ان کی بات نہ مانو۔البتہ ان دونوں کے ساتھ دنیا میں اچھے طریقے سے رہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ.)) ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص تب ہی مومن ہوتا ہے جب مَیں اس کے ہاں، اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب ہو جاتا ہوں۔''

قرآن و حدیث کی اس تعلیم کے تناظر میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ دنیا کی ہر چیز اور ہر رشتہ، جو ایمان کے مقابل آ جائے، اسے چھوڑ دو لیکن اگر والدین تمھارے ایمان کے مقابل آئیں تو ان کا خلافِ ایمان مطالبہ تسلیم نہیں کرنا لیکن ان سے تعلق بھی نہیں توڑنا، ان کی خدمت اور دنیاوی امور میں ان کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔جو شخص اپنے والدین کو ناراض کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((رِضَا اللّٰهِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ.)) ❷

''اللہ تعالیٰ کی رضا؛ والدین کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، والدین کی ناراضگی میں ہے۔''

آیت مبارکہ اور حدیث مبارکہ کے مجموعی نتیجہ کے تناظر میں امتحان ہے؛ اولاد کے شعور اور اخلاقی حیثیت کا، کہ انہوں نے والدین کو ناراض بھی نہیں کرنا اور ان کی خلاف ایمان/خلاف شریعت کوئی بات بھی نہیں ماننی۔یہی

❶ صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب حب الرسول من الإيمان، حديث: 14.

❷ الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، لابن شاهين: 93، حديث: 299، شعب الإيمان، للبيهقي 246/10، حديث: 7446.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرحلہ ہے کہ جہاں حکمت عملی سے کام لینا ہوگا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ یا اللہ! ہمیں ہمارے والدین کے معاملہ میں کسی امتحان و آزمائش میں مبتلا نہ کیجیے گا۔

حسن سلوک میں ماں کا حق زیادہ ہے

[10]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ❶ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِالصُّحْبَةِ؟ قَالَ : ((أُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ : ((ثُمَّ أُمُّكَ)) قَالَ : ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ : ((أَبَاكَ)) . قَالَ : فَيَرَوْنَ أَنَّ لِأُمِّكَ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِأَبِيكَ الثُّلُثَ ، قِيْلَ لِسُفْيَانَ : فِي الْحَدِيْثِ ؟ قَالَ : نَعَمْ سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ قَبْلَ أَنْ: أَرَاهُ ، سَأَلْتُ عُمَارَةَ ، فَجَاءَ بِهِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، حدیث: 5971، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب برالوالدین و أنهما أحق به، حدیث: 2548، مسند الحمیدی: 270/2، حدیث: 1151۔ شرح مشکل الآثار، للطحاوی: 370/4، حدیث:1670۔

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے سب سے زیادہ ساتھ (ہمدردی) کا کون حق دار ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھاری ماں۔ اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بھی تمھاری ماں۔ اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمھارا باپ۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں (یعنی ائمہ حدیث) میں یہی تصور پایا جاتا تھا کہ تمھاری ماں کا دو تہائی حق ہے جبکہ تمھارے باپ کا ایک تہائی۔ ❷ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا یہ بات حدیث میں ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے شبرمہ کے بیٹے کو عمارہ سے یہی بیان کرتے سنا ہے، یہ عمارہ کو دیکھنے سے قبل کی بات ہے۔ جب میں نے عمارہ بن قعقاع سے (ملاقات کی اور) پوچھا تو انھوں نے یہی حدیث بیان کی۔

❶ مخطوطہ سے ایک "قال" ساقط ہے۔

❷ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا یہ قول امام عبداللہ بن زبیر الحمیدی رحمہ اللہ اور امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا ہے: "قَالَ سُفْيَانُ: فَيَرَوْنَ أَنَّ لِلْأُمِّ الثُّلُثَيْنِ مِنَ الْبِرِّ وَلِلْأَبِ الثُّلُثَ۔" مسند الحمیدی: 270/2، حدیث: 1151، شرح مشکل الآثار، للطحاوی: 370/4، حدیث: 1670۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح الحدیث انسان عمومی طور پر دو طرح کے حقوق کی ادائیگی کا مکلّف ہے۔ ❶ حقوق اللہ۔ ❷ حقوق العباد۔ اور روز قیامت دونوں حقوق کی باز پرس سے ہی ہر انسان کے حساب کا آغاز کیا جائے گا۔

حقوق اللہ میں سے نماز کے بارے میں سب سے پہلے پوچھا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ .)) ❶

''قیامت کے روز، لوگوں کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ .)) ❷

''قیامت کے روز، لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔''

حقوق العباد:

انسان کی اپنی ذات کے بعد سب سے اہم ادائیگی والدین کے حقوق کی ہے۔ جو کہ انسان کے ذمہ اولیں فریضہ ہے۔ اسی فریضہ کی طرف سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں واضح اور ٹھوس راہنمائی موجود ہے۔ سائل نے سب سے زیادہ قربت، ہمدردی، مصاحبت اور حسن سلوک کے تعلق کے اولیں حقدار کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا سب سے زیادہ حق تمھاری ماں رکھتی ہے اور ماں کے بعد باپ حق دار ہے۔

باپ کا ذکر ماں کے بعد آنے میں یہ اشارہ ہرگز نہیں ہے کہ باپ کی خدمت واطاعت میں کمی کی کسی حد تک کوئی گنجائش موجود ہے، بلکہ یہاں صرف فضیلت کا بیان ہے کہ والدین میں ماں کی فضیلت باپ کی نسبت زیادہ ہے۔ کیونکہ اولاد کے لیے باپ کی ذمہ داریاں اور کردار بلاشبہ بہت اہمیت کا حامل ہے لیکن اولاد کی خاطر جو مصائب اور تکالیف ماں کو برداشت کرنا پڑتی ہیں؛ وہ باپ کی نسبت کہیں زیادہ کٹھن، دشوار اور تکلیف دہ ہیں۔ انہی دشواریوں کو برداشت کرنے کی جزا کے طور پر ماں کی عظمت کا بیان اور تذکرہ باپ کی نسبت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَ

---

❶ صحيح: سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب قول النبي: كل صلاة لا يتمها صاحبها تتم من تطوعه، حديث: 864.

❷ صحيح مسلم، كتاب القسامة والمحاربين . . . ، باب المجازاة بالدماء في الآخرة، حديث: 1678.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴾ [لقمان: 14]

''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ اچھائی کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف پر تکلیف برداشت کر کے اٹھائے رکھا، اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہوئی۔ (اسے یہ بھی حکم دیا ہے کہ) میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔ میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْجَنَّةُ تَحتَ أَقدَامِ الأُمَّهَاتِ .)) ❶

''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔''

عظمت کے اعتبار سے باپ، ماں سے کم درجہ نہیں ہے۔ حساسیت کا فرق ہے، باپ کی نسبت ماں کے احترام کا معاملہ زیادہ حساس ہے۔ باپ کی عظمت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلْوَالِدُ أَوسَطُ أَبوَابِ الجَنَّةِ .)) ❷

''باپ، جنت کا اہم ترین دروازہ ہے۔''

ماں کی عظمت کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

((اَلوَالِدَةُ أَوسَطُ أَبوَابِ الجَنَّةِ .)) ❸

''ماں جنت کا اہم ترین دروازہ ہے۔''

جنت میں دروازے سے گزر کر ہی جانا ہے، اگر باپ جنت کا دروازہ ہے تو باپ کا فرمانبردار ہی جنت میں جائے گا۔ اگر ماں جنت کا دروازہ ہے تو ماں کا فرمانبردار ہی جنت میں جائے گا۔ لہٰذا ان احادیث کے پیش نظر

---

❶ مسند الشهاب: 102/1، حديث: 119، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، للخطيب البغدادي: 231/2، حديث: 1702.

❷ صحيح: سنن الترمذي، ابواب البر والصلة، باب ماجاء من الفضل في رضا الوالدين، حديث: 1900، سنن ابن ماجة، كتاب الطلاق، باب الرجل يأمر أبوه بطلاق امرأته، حديث: 2089 وكتاب الأدب، باب بر الوالدين، حديث: 3663، مسند أبي داود الطيالسي: 325/2، حديث: 1074، مصنف ابن أبي شيبة: 218/5، حديث: 25400.

❸ مستدرك حاكم: 168/4، حديث: 7251۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ شرح مشكل الآثار، للطحاوي: 417/3، حديث: 1385، مسند الإمام أحمد بن حنبل: 57/36، حديث: 21726.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماں کی فرمانبرداری باپ سے اور باپ کی فرمانبرداری ماں سے مقدم ہے، المختصر کہ فرمانبرداری کے اعتبار سے والدین میں سے کسی کا رتبہ اور مقام کم نہیں ہے۔ البتہ جن احادیث میں ماں کے لیے حسن سلوک کے دو تہائی حصوں اور باپ کے لیے ایک تہائی حصے کا ذکر ہے وہاں ماں کی زندگی کے کٹھن مراحل کو مدنظر رکھتے ہوئے ماں کو عظمت و عالی مرتبہ سے نوازا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا تھا کہ میں نے اپنی ماں کو کندھوں پر اٹھا کر بیت اللہ کا طواف کرایا ہے۔ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: نہیں، تم تو اس کی ایک تکلیف بھری آواز کا حق بھی نہیں ادا کر سکے۔ ❶

[11]..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بنِ القَعقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ ، ❷ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ: ((أُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ((أُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أبوكَ)) .

تخریج الحدیث صحیح البخاری ، کتاب الادب ، باب من أحق الناس بحسن الصحبة ، حديث: 5971 ، صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة و الآداب ، باب بر الوالدين و أنهما أحق به ، حديث: 2548 .

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھاری ماں۔ اس آدمی نے کہا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھاری ماں۔ اس آدمی نے کہا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھاری ماں۔ اس آدمی نے کہا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھارا باپ۔

شرح الحدیث اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو تین مرتبہ بیان کیا ہے اور چوتھی مرتبہ باپ کا ذکر کیا ہے۔ اس سے ماں کی عظمت مزید واضح ہو جاتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ باپ کی عظمت اور خدمت کا چوتھا نمبر ہے، جو کہ ماں کی نسبت بہت کم ہے، لہٰذا باپ کی اہمیت

❶ الأدب المفرد ، للبخاری : 18 ، حديث : 11 ، البر والصلة عن ابن المبارك وغيره ، للمروزى: 19 ، حديث : 37 ، مكارم الأخلاق ، لابن أبى الدنيا : 78 ، حديث : 235 .

❷ مخطوطہ میں "عَن عَمَّارَة عَن ابنِ شبرمَة" جو کہ درست نہیں ہم نے صحیح البخاری کے مطابق درست کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کم ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ دراصل ان احادیث میں ماں کی عظمت اور اہمیت بیان کرنا مقصود ہے۔ ماں کا ذکر زیادہ مرتبہ اس لیے ہے کہ بچے کے لیے جس قدر ماں تکالیف برداشت کرتی ہے، وہ باپ کی نسبت بہت شدید اور کٹھن ہیں۔

[12]..... حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أُمَّكَ)) ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَبَاكَ)) .

تخريج الحديث الأدب المفرد ، للبخاري: حديث: 5، صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب بر الوالدين و أنهما أحق به ، حديث: 2548 .

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول! میں کس سے نیکی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں سے۔ اس نے پوچھا، پھر کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بھی اپنی ماں سے۔ اس نے پوچھا: پھر کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بھی اپنی ماں سے۔ اس نے پوچھا: پھر کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اپنے باپ سے۔

والدین کی خدمت، جہاد فی سبیل اللہ سے مقدم ہے

[13]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو [1] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ. قَالَ: ((لَكَ أَبَوَانِ؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)) .

تخريج الحديث صحيح البخاري ، كتاب الأدب ، باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين ، حديث : 5972.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں بھی جہاد کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمھارے والدین ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر انہی

[1] مخطوط میں: "عبداللہ بن عمر" ہے جو کہ کاتب کی غلطی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق جہاد کر۔

شرح الحدیث جہاد کرنا نہایت اعلیٰ اور عظیم عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اغبَرَّت قَدَمَاهُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ .)) ❶

''اللہ کی خاطر (فی سبیل اللہ) نکلنے میں جس انسان کے قدموں پر گرد وغبار (مٹی) پڑگئی، اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جہنم کے لیے حرام کردیا ہے۔''

سیدنا مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَاللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَ يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُـجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ يُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ يُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ .)) ❷

''اللہ کے ہاں شہید کے لیے چھ انعامات ہیں: ❶: سب سے پہلے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے۔ ❷: اسے جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔ ❸: عذاب قبر سے محفوظ ہوگا اور (قیامت کی) خوفناک وحشت سے بچالیا جائے گا۔ ❹: اس کے سر پر وقار کا تاج پہنایا جائے گا جس کا ایک موتی کل کائنات سے بہتر ہوگا۔ ❺: اس کی بہتر (72) حوروں سے شادی کی جائے گی۔ ❻: اس کے قرابت داروں میں سے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

لیکن جہاد جیسے عظیم عمل کے لیے بھی اگر نکلنا ہے تو والدین کی اجازت اور والدین کی خوشی شامل حال ہونی چاہیے۔ ایسا ہرگز درست نہیں ہے کہ والدین پریشانی میں ہوں، انہیں شخصی سہارا اور بڑھاپے میں خدمتگار چاہیے ہو لیکن بیٹا انہیں اس حال میں چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل پڑے۔ اسلام نے ہر عمل میں والدین کی ذات کو مقدم رکھا ہے۔ اس لیے والدین کو بے یارومددگار چھوڑ کر کسی بھی نیکی کی غرض سے دور دراز نکل جانا کسی صورت جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں راہ راست کی پہچان نصیب فرمائے۔ دور حاضر میں رائج تبلیغ کا انداز بھی اسلام کی حقیقی روح کے بالکل منافی ہے۔ آدمی بظاہر تو نیکی کی غرض سے نکلتا ہے لیکن دراصل اس نے بہت سے حقوق کو پس

❶ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب المشی الی الجمعة، حدیث : 907.

❷ صحیح: سنن الترمذي: کتاب فضائل الجهاد، باب في ثواب الشهيد، حديث : 1663.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پشت ڈال دیا ہوتا ہے۔ اس کے ذمہ قابل ادا حقوق میں سب سے افضل اور اولیں حق اس کے والدین کا ہے، والدین ضرورت اور احتیاج کے باوجود منع نہیں کر پاتے، کیونکہ بظاہر نیکی کا عمل ہے۔ اسی طرح والدین کے بعد (شادی شدہ ہونے کی صورت میں) بیوی اور بچوں کے حقوق کا معاملہ ہے۔ اسلامی تعلیمات پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان گھر میں رہ کر بھی اگر بیوی سے ملاپ اور تعلق سے کنارہ کش رہے تو وہ بھی غلطی پر ہے، چہ جائیکہ مہینوں گھر سے باہر رہے۔

رسول اللہ ﷺ کو سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں خبر ملی کہ وہ دن روزے کی حالت میں اور رات قیام میں گزارتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا.)) ❶

''اس طرح مت کرو، روزہ رکھو بھی اور چھوڑو بھی۔ قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ یقیناً تمھارے ذمہ تمھارے جسم کا حق ہے۔ تمھارے ذمہ تمھاری آنکھ کا حق ہے۔ تمھاری بیوی کا بھی تمھارے ذمہ حق ہے۔''

یہاں یہ بات ضرور ذہن نشین ہونی چاہیے کہ جہاد اور تبلیغ ایسے امور ہیں جن کے لیے ہر شخص کو ذاتی حیثیت میں حاضر ہونا فرض نہیں ہے۔ ان امور میں چند لوگ بھی مصروف عمل ہوں تو باقی قوم کی طرف سے نمائندگی ہو جاتی ہے۔ اور باقی قوم ان افراد کی مالی مدد کر کے ان کی نیکی میں شریک ہو سکتی ہے۔ قرآنی تصور بھی یہی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ [آل عمران: 104]

''تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو اچھائی کی طرف دعوت دیں اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں، درحقیقت یہی لوگ کامیاب ہیں۔''

لیکن جو عمل فرض و لازم ہے۔ جس کے لیے ذاتی حیثیت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور اس کی ادائیگی والدین اور اہل خانہ سے لمبی دوری کا باعث نہیں، ایسے فرض عمل کی ادائیگی کے لیے والدین سے اجازت کی

❶ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب لزوجك عليك حق، حديث: 5199.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ نماز پنجگانہ ہے۔

والدین کی خدمت، ہجرت سے مقدم ہے

[14]..... حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ ❶ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ ، وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ يَبْكِيَانِ؟ قَالَ: ((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا ، فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)) .

تخریج الحدیث امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ مستدرك حاكم: 168/4 ، حديث: 7250 - اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ الأدب المفرد ، للبخاري ، حديث: 13 ، 19 .

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ہجرت کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔ اور اپنے والدین کو (بے سہارہ) روتے چھوڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس جاؤ اور انہیں خوش کرو، جس طرح انہیں رلایا ہے۔

شرح الحدیث اس حدیث مبارکہ میں بھی گزشتہ حدیث میں مذکور کیفیت سے مماثل معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد انسان کے لیے اس کے والدین کی فرمانبرداری کو مشروع اور لازمی قرار دیا ہے۔ لہٰذا تعلیم نبوی میں بھی والدین کی خدمت اور اطاعت کو اولیں ترجیح دی گئی ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں بیرون ملک جانے کی ایسی وبا ہے کہ جس کا سدباب حکومت مکمل طور پر کر سکتی ہے نہ ہی والدین اور سرپرست حضرات کو اس میں کوئی اختیار رہ گیا ہے۔ دوستوں کے بہکاوے میں آ کر یا من چاہی آزادی اور آوارگی کے حصول کے لیے والدین کی مرضی اور اجازت کے بغیر کمائی کی غرض سے ناجائز ذرائع استعمال کر کے بیرون ملک جانے والے نوجوان یہ بات حتمی طور پر ذہن نشین کر لیں کہ ان کی کمائی ان کے والدین کی دل آزاری اور پریشانی کا مداوا نہیں کر سکتی۔ اگر ان نوجوانوں کی والدین کے پاس عدم موجودگی اور بیرون ملک مصروفیت کے دوران ماں یا باپ وفات پا جائے تو یہ نوجوان بالکل روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے والدین کے مجرم کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔ اور ایسا ہی بلکہ اس سے بھی بھیانک حال ان خواتین کا ہوگا جنہوں نے خاندان سے سرکشی اور بغاوت کر کے اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے گھر سے

❶ مخطوطہ میں "أمِهِ" ہے، جو کتابت کی غلطی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرار ہوکر دنیا میں والدین کی عزت خاک میں ملا دی۔

اور یاد رکھیے قیامت کے دن کوئی کسی کو معاف نہیں کرے گا۔ ماں ہو یا باپ، بھائی ہو یا بہن، بیوی ہو یا اولاد؛ کوئی کسی کی پرواہ نہیں کرے گا۔ اس لیے والدین کی خوشی اور ان کی خدمت کو جملہ دنیاوی و معاشرتی امور پر ترجیح اور فوقیت دی جائے۔ اور والدین کی خدمت کو اولیں ترجیح دینا انسان کی دعاؤں کی قبولیت کے لیے نہایت مؤثر ذریعہ اور مختلف مصائب اور پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بن جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے سابقہ اقوام میں تین افراد کے بارے میں بیان کیا۔ وہ تینوں سفر میں تھے۔ دوران سفر طوفان بادوباراں نے انہیں گھیر لیا۔ وہ پناہ کے لیے ایک غار میں چھپ گئے۔ اچانک اوپر سے ایک پتھر گرا، جو اس غار کے دہانے پر رک گیا۔ اس سے غار کا راستہ بند ہوگیا۔ وہ تینوں آدمی مزید پریشان ہوگئے۔ انہوں نے اپنے اپنے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا شروع کر دی۔ ان میں سے ایک نے اپنا قابل ذکر اور نیک عمل یہ بیان کیا کہ یا اللہ! میرے بوڑھے والدین زندہ ہیں۔ میری بیوی اور بچے بھی ہیں۔ میں بکریاں چراتا ہوں۔ جب رات کو واپس آتا ہوں تو بکریوں کا دودھ دوہتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے بوڑھے والدین کو پلاتا ہوں۔ ان کے بعد اپنی بیوی اور بچوں کو پلاتا ہوں۔ ایک روز مجھے بہت دیر ہوگئی، جب گھر پہنچا تو میرے والدین سو چکے تھے۔ میں نے ان انہیں بے آرام نہیں کیا (نیند سے جگایا نہیں) اور انہیں دودھ پلائے بغیر اپنے بچوں کو دودھ دینا پسند نہ کیا۔ حالانکہ میرے بچے میرے قدموں سے لپٹ کر دودھ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ لیکن میں اپنے والدین کے سرہانے کھڑا رہا حتی کہ صبح ہوگئی۔ یا اللہ! آپ کو تو علم ہے کہ یہ عمل میں نے فقط تیری رضا کے لیے کیا تھا؛ تو ہمیں اس غار سے نکلنے کا راستہ عطا فرما دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دوسرے اور تیسرے نے بھی اپنے اعمال کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی ختم کر دی اور ان کے لیے راستہ کھول دیا۔ [1]

[1] صحيح البخاري، كتاب الادب، باب إجابة دعاء من بر والديه، حديث: 5974، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، حديث: 2743، شعب الإيمان، للبيهقي: 262/10، حديث: 7468، السنن الكبرى، للبيهقي: 194/6، حديث: 11640.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صلہ رحمی کے ثمرات

[15]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي ❶ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

تخريج الحديث صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من بسط له في الرزق بصلة الرحم، حديث: 5986.

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ اور اس کی عمر میں برکت ہو؛ تو وہ صلہ رحمی کرے۔

شرح الحديث اس حدیث مبارکہ میں عمومی صلہ رحمی کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ لیکن امام بخاری رحمہ اللہ کا اس حدیث کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر دیگر رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا اجر اس قدر زیادہ ہے تو والدین کے ساتھ صلہ رحمی کا اجر اور اس کی فضیلت تو بالاولی بے شمار ہوگی۔ کیونکہ والدین سے تعلق مضبوط ترین رکھنا، صلہ رحمی کرنا اور ہمدردی کرنا تمام تر رشتہ داروں کی نسبت نہایت مقدم اور اولیں حیثیت کا حامل ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ.)) ❷

''والدین سے اچھا سلوک کرنا عمر میں اضافہ کرتا ہے۔''

عمر میں اضافے سے مراد یہ نہیں کہ اگر اس انسان کی زندگی پچاس برس لکھی گئی تھی تو اب اس کی زندگی ساٹھ برس کر دی جائے گی۔ بلکہ اس اضافے سے مراد برکت ہے۔ والدین کی خدمت اور اطاعت کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ تھوڑی عمر میں بہت زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اور تھوڑی عمر میں بہت زیادہ نعمتوں اور سعادتوں سے نوازتا ہے اور والدین سے حسن سلوک کرنے اور انہیں اہمیت دینے والوں کو اللہ تعالیٰ کبھی مایوس اور پریشان نہیں چھوڑتا۔

❶ مخطوط میں "أَخبَرَنِي" کے بعد "عَنْ" بھی ہے۔ یہی حدیث اسی سند اور اسی متن کے ساتھ صحیح البخاری میں بھی مذکور ہے ہم نے صحیح البخاری میں مذکور سند کے مطابق ''عن'' کو حذف کر دیا ہے۔

❷ طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها، لأبي الشيخ الأصبهاني: 295/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محض دعویٰ نہیں، بلکہ عملی خدمت کرو

[16]...... قَالَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، (حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ) ❶ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: مَا عَرَضْتُ قَوْلِيْ عَلٰى عَمَلِيْ إِلَّا خَشِيْتُ أَنْ أَكُوْنَ مُكَذَّبًا. ❷

تخریج الحدیث الشیخ حسین سلیم اسد فرماتے ہیں: اس سند میں انقطاع ہے جس کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔ انقطاع یہ ہے کہ ابوحیان تیمی نے ابراہیم تیمی سے روایت نہیں سنی۔ امام ابراہیم بن زید تیمی رحمہ اللہ کا قول امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری میں تعلیقاً ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب خوف المؤمن من أن یحبط عمله وهو لا یشعر۔ یہ اثر اسی سند اور اسی متن کے ساتھ التاریخ الکبیر میں مذکور ہے۔ دیکھئے: التاریخ الکبیر، للبخاری: 335/1، حدیث: 1054 ۔ مزید حوالہ کے لیے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبة: 160/7، حدیث: 34970۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة: لعلامة الالكائي: 929/4، الصمت وآداب اللسان، لإبن أبي الدنيا، ص: 90، حديث: 104، و ص: 266، حديث: 576، الزهد، لإبن حنبل، ص: 288، حديث، 2071.

ترجمة الحدیث ابراہیم بن زید التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اپنا قول اپنے عمل سے ملایا تو مجھے خدشہ ہوا کہ میں جھوٹا قرار نہ دے دیا جاؤں۔

شرح الحدیث مخطوطہ میں اس قول کے ساتھ حاشیہ میں مرقوم عبارت کے مطابق اس قول کا مناسب مقام یہاں نہیں بلکہ 40 نمبر پر مذکور روایت کے ساتھ ہے۔ جس میں امام ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''میں نے اپنے دل میں جنت کا نقشہ اس طرح بنایا....''

اس قول کو ذکر کر کے امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کرنا چاہی ہے کہ مومن کے لیے کسی صورت یہ مناسب اور جائز نہیں کہ اپنے قول وفعل میں تضاد رکھے۔ والدین کی عظمت اور ان کے حقوق کا اعتراف تو کرے لیکن اس پر خود عمل نہ کرے۔ یہ نفاق ہے جو بلاشبہ خطرناک اور قبیح ترین جرم ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کی

❶ بریکٹ والے الفاظ مخطوطہ سے ساقط ہیں۔ ہم نے دیگر مصادر کی روشنی میں ثابت کردیے ہیں۔

❷ یہ اثر؛ دارالحدیث الکتانیہ بیروت کے مطبوعہ نسخہ کے محقق: بسام بن عبدالکریم الحمزاوی نے ابراہیم التیمی کے دوسرے اثر کے ساتھ روایت نمبر: 39 پر (ہماری ترقیم کے مطابق روایت نمبر: 40 کے بعد) نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں ضائع ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس قول کو صحیح البخاری میں "باب خوف المؤمن من أن یحبط عملہ وھو لا یشعر" کے تحت تعلیقاً بیان کیا ہے۔ یہی بیان دیگر مصادر میں بھی مذکور ہے۔ ❶

اگر ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کے اس قول کو اسی مقام پر تسلیم کیا جائے تو اس کا تعلق اس سے متصل سابقہ، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کے ساتھ ہوگا۔ جس سے اس کا مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان دعائیں بھی مانگے اور خواہش بھی رکھے کہ اس کے رزق اور مال میں اضافہ ہو؛ تو اسے تب تک یہ اضافہ و برکت نصیب نہیں ہوگی جب تک عملی طور پر اس کے لیے حقیقی کاوش نہ کرے، اور وہ حقیقی کاوش ہے: والدین سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنا۔

والدین کی خدمت سے عمر اور رزق میں برکت

[17]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ ، حَدَّثَنَا حَزْمُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ : سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ سِيَاهٍ ، (قَالَ)❷ : سَمِعْتُ أَنَساً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَ يُزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ)) .

تخریج الحدیث إسناده حسن: شعب الإيمان، للبيهقي: 264/10، حديث: 7471، الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، لإبن شاهين ، ص: 163، حديث: 570، مكارم الأخلاق، لإبن أبي الدنيا، ص: 82، حديث: 244.

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر دراز اور اس کے رزق میں اضافہ ہو؛ تو اسے چاہیے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

شرح الحدیث اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ اس نے انسان کے لیے حصول روزگار کے مختلف انداز اور مختلف مواقع بنائے ہیں۔ بہت سے لوگ بآسانی، رزق و معاش کے حصول میں کامیاب ہوجاتے ہیں جبکہ اکثر افراد حصول رزق اور معاشی بہتری حاصل کرنے میں بظاہر ناکام نظر آتے ہیں۔ ان کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکمت یا ان افراد کے کسی عمل کے اثرات ونتیجہ کارفرما ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❶ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبۃ: 160/7، حدیث: 34970، شرح اصول اعتقاد أھل السنۃ والجماعۃ، للالکائی: 929/4۔

❷ "قَالَ" مخطوطہ سے ساقط ہے۔ دیگر نسخوں کے مطابق ہم نے نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ [الروم: 41]

''لوگوں کے کرتوتوں کے سبب ہی دشت و دریا میں خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔''

اگر انسانی اعمال کے اثرات ونتیجہ کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو انسان کے رزق میں کمی اور معاشی بدحالی کی ایک وجہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے انحراف بھی ہے۔ جس کا زیر بحث حدیث مبارکہ میں واضح تذکرہ موجود ہے۔

کاروبار، رزق اور معاش میں کمی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بظاہر آمدن بہت زیادہ ہو، کاروبار میں بہت تیزی ہو لیکن اس سے حاصل ہونے والی رقم حرام، ناجائز اور غیر اخلاقی کاموں میں صرف ہوتی ہو، یا وہ رقم بیماریوں کے علاج، عدالتی مقدمات اور لڑائی جھگڑوں میں خرچ ہوتی ہو۔ (الا ماشاء اللہ) اور انسان کو اس کی دولت کا خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو۔ اس صورت حال کو بے برکتی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایسی صورت حال سے نکلنے کے لیے بھی والدین کی دعاؤں کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔

عمر میں اضافے کا بھی یہی مطلب ہے کہ اس شخص کی زندگی برکت والی ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اگر کسی شخص کی عمر اللہ تعالیٰ نے پچاس برس لکھی ہے تو والدین کی خدمت و اطاعت کی وجہ سے اس کی عمر ساٹھ برس ہوجائے گی۔ بلکہ عمر میں برکت کا مفہوم یہ ہے کہ اس شخص کو اس کی مختصر زندگی میں اسے زیادہ نیکیاں، زیادہ نفع مند اعمال، زیادہ عزت اور کم عرصہ میں زیادہ برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

لہٰذا جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے کاروبار میں برکت ہو؛ اس کی دولت اس کے لیے مفید ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو؛ تو اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اپنے والدین کی ضروریات پوری کرے، اپنے والدین کی خدمت کرے اور انہیں ہر آسائش و آسانی مہیا کرے جس کی انہیں بالخصوص بڑھاپے میں ضرورت ہے۔

والدین سے بددعا مت لو

[18]...... حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ))

تخریج الحدیث سنن الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی دعوۃ الوالدین، حدیث : 1905، امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ سنن ابن ماجۃ، کتاب الدعاء، باب دعوۃ الوالد و دعوۃ المظلوم، حدیث : 3862 ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ الأدب المفرد، للبخاری، حدیث: 32، البر والصلۃ، لابن الجوزی، حدیث : 185 .

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والدین کی، اپنی اولاد کے لیے بددعا۔

شرح الحدیث ماں باپ کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے ہمیشہ اچھے الفاظ استعمال کریں۔ بددعا کرنے سے گریز کریں۔ کیونکہ والدین کی بددعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ والدین اولاد کو بددعا اسی وقت دیتے ہیں جب اولاد انہیں پریشان، ذلیل اور دکھی کرے۔ پھر والدین کا دکھی دل، جو الفاظ زبان تک پہنچاتا ہے ان الفاظ کے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی۔

والدین بڑھاپے کے باعث جلد باز اور حساس طبیعت ہوجاتے ہیں۔ انہیں معمولی سی عدم توجہی بہت زیادہ دکھ پہنچاتی ہے۔ ایسے میں بھی والدین اکثر اوقات سخت اور خطرناک الفاظ، اپنی اولاد کے لیے بول دیتے ہیں۔ جس کا نقصان بہت زیادہ اور بہت جلد سامنے آجاتا ہے۔ اسی لیے والدین محتاط رویہ اپنائیں تو بہتر ہے۔ ایسی ہی کیفیت سے دوچار ہونے والے ایک عبادت گزار شخص، جریج کا تذکرہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ اسے اس کی ماں نے آواز دی لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھا۔ اس نے ماں کو جوابی آواز نہ دی۔ ماں نے بار بار آواز دی لیکن بیٹے کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ ماں کا دل دکھ گیا اور ماں نے جلد بازی میں بیٹے کے لیے بددعا کر دی کہ تب تک تجھے موت نہ آئے جب تک تجھ پر بے حیائی کا دھبہ نہ لگ جائے۔ ماں تو واپس پلٹ گئی۔ ادھر بادشاہ کے دربار میں ایک مقدمہ آیا کہ ایک غیر شادی شدہ عورت نے ناجائز بچے کو جنم دیا ہے۔ بادشاہ کے استفسار پر اس عورت نے اس جرم کے شراکت دار اور اس بدکاری کے مرتکب کے طور پر اسی عبادت گزار، جریج کا نام لیا۔ بادشاہ کے حکم پر جریج کو مارتے پیٹتے، دربار میں پیش کیا گیا۔ اسے سارا ماجرا بتایا تو اس نے اس نومولود (بچے) سے پوچھا: تمھارا باپ کون ہے؟ اس بچے نے بتایا کہ فلاں چرواہا میرا باپ ہے۔ بے گناہی ثابت ہوجانے کے بعد جریج مسکرایا۔ مسکرانے کی وجہ پوچھی گئی تو بتایا کہ دراصل یہ ذلت اور پریشانی میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدہ کی بددعا کے باعث ہوئی ہے۔ ❶

البتہ والدین کی بددعاؤں سے بچنا اور ان کی دعائیں لینا اولاد کا اولیں فریضہ ہے۔ اپنے والدین کو خوش رکھیں تا کہ وہ کبھی آپ کے لیے بددعا نہ کریں، بلکہ ہمیشہ تمھارے حق میں اچھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں۔

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس اولاد نے والدین کو اس قدر ستایا کہ والدین اس کے لیے بددعا کرنے پر مجبور ہو گئے، وہ اولاد والدین کی نافرمان ہی تو ہے۔ ❷

والدین کے نافرمان کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

[19]..... حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا: عَاقٌّ وَمَنَّانٌ وَمُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ)).

تخريج الحديث إسناده حسن: مسند أبي داود الطيالسي: 452/2، حديث: 1227، الترغيب والترهيب، لقوام السنة: 289/1، حديث: 464، السنة، لإبن أبي عاصم: 142/1، حديث: 323.

ترجمة الحديث سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نفل عبادت قبول کرتا ہے نہ فرض عبادت: والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کا انکار کرنے والا۔

شرح الحديث نہایت بدبخت ہے وہ انسان جس کے والدین اس سے ناراض اور دکھی ہوں۔ ظاہری طور پر وہ کتنا ہی نیکوکار اور لوگوں کی نظروں میں کتنا ہی اچھا انسان ہوں۔ لیکن اگر اس کے والدین اس سے دکھی اور ناراض ہیں۔ اس نے والدین کی عزت اور خدمت کرنے سے منہ پھیر رکھا ہے۔ والدین سے بدتمیزی کرتا، انہیں مارتا اور ان کی صحت وضروریات کا بالکل خیال نہیں رکھتا تو وہ شخص حدیث رسول علیہ الصلاۃ والسلام کی روشنی میں یہ

❶ صحيح البخاري، كتاب احاديث الانبياء، حديث: 3436، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تقديم برالوالدين على التطوع بالصلاة، حديث: 2550، الادب المفرد، للبخاري: ص: 26، حديث: 33.

❷ حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، لابی نعيم: 22/6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بات جان لے کہ اس کی کوئی نیکی، کوئی صدقہ، فرض ونفل کسی قسم کی کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔ روز قیامت وہ خائب و خاسر رہے گا۔ ذلیل ورسوا ہوگا، جنت سے محرومی اور دوزخ میں داخلہ اس کا مقدر ٹھہرے گا۔ چاہے اس نے کتنی ہی مساجد بنائی ہوں، کتنے ہی مساکین اور غریبوں سے تعاون کیا ہو، کتنی ہی اجتماعی شادیوں کی صورت میں نادار لوگوں کا بوجھ ہلکا کیا ہو، حتی کہ کتنے ہی حج وعمرے ادا کیے ہوں، اس کی کوئی نیکی کسی کام نہیں آئے گی اگر اس کے والدین اس سے ناراض ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴾ [الإسراء: 23]

''تمھارے رب نے حکم جاری فرمایا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر وہ دونوں یا ان میں سے ایک، تمھاری زندگی میں بوڑھا ہو جائے تو انھیں اُف بھی نہ کہو۔ اور ان سے سخت کلامی نہ کرو۔ ان دونوں کے ساتھ اچھی بات ہی کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کو اپنی عبادت کے ساتھ ملا کر اس لیے بیان کیا ہے کہ لوگوں پر یہ بات واضح ہو جائے کہ جس طرح اللہ کی عبادت کرنا ضروری اور فرض ہے اسی طرح والدین کی اطاعت و خدمت بھی ضروری اور فرض ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روگردانی کرنے اور اس سے دوری اختیار کرنے والا کسی صورت اللہ کے عذابوں سے نہیں بچ سکے گا، اسی طرح والدین کا نافرمان بھی کسی صورت عذاب سے نہیں بچے گا۔

اللہ تعالیٰ اپنا قرب اسی شخص کو عطا فرماتا ہے جو اپنے والدین کا فرمانبردار اور ان سے حسن سلوک کرنے والا ہو۔ امام عطا بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اس عورت نے انکار کر دیا۔ اور کسی دوسرے شخص سے شادی کر لی۔ اس شخص کو وہ عورت پسند کرتی تھی۔ مجھے غیرت آئی میں نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ کیا میرے لیے معافی ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: تمھاری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرو، اور جیسے بھی ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ نے اس آدمی سے اس کی ماں کے زندہ ہونے کے بارے میں کیوں پوچھا؟ انھوں نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((إِنِّي لَا أَعلَمُ عَمَلًا أَقرَبَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِن بِرِّ الوَالِدَةِ .)) ❶

''والدین کے ساتھ حسن سلوک سے بڑھ کر، میرے علم میں کوئی عمل ایسا نہیں جو عمل انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہو۔''

اس شخص نے والدین کا حق ادا کر دیا

[20]..... حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ ❷ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)) .

تخریج الحدیث الأدب المفرد، للبخاری، حدیث : 10، صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب فضل عتق الوالد، حدیث : 1510، سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی بر الوالدین، حدیث: 5137 .

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ البتہ (اس صورت میں ممکن ہے کہ) اگر وہ غلام ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔

شرح الحدیث اس حدیث میں بالخصوص والد کا ذکر ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اہمیت وعظمت کے اعتبار سے والد کا درجہ بھی بے مثال ہے۔ کیونکہ معاشرے کی سختیاں جھیل کر اپنی اولاد کو آسانیاں فراہم کرنا والد ہی کی عظمت ہے۔ لہٰذا ماں کے مقابلے میں باپ کو کم اہمیت دینے والوں اور ماں کی عظمت سے متعلق احادیث سے سطحی استدلال کر کے باپ کی قدر کو کم کرنے والوں کے لیے اس حدیث میں نہایت واضح پیغام ہے۔

غلامی کی زندگی نہایت اذیت ناک ہوتی ہے۔ اسی لیے اسلام نے مختلف معاشرتی امور میں کفارے کے طور پر غلاموں کی آزادی کا حکم عام کیا ہے۔ اور غلام کو آزادی دلانا بہت عظیم عمل ہے۔ اگر کسی کے والدین غلام ہیں تو ان کی آزادی کے لیے قیمت ادا کر کے انہیں غلامی کی زندگی سے نکالا جائے تو یہ ایسا عظیم عمل ہے کہ اس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس بیٹے نے اپنے والدین کی محبتوں اور شفقتوں کا حق ادا کر دیا۔ ورنہ دنیا کا کوئی

❶ الأدب المفرد، للبخاری، ص : 15، حدیث : 4، شرح اصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، للالکائی : 1124/6، حدیث : 1957 .

❷ مخطوطہ میں "وَالِدَيْهِ" ہے۔ جبکہ ہم نے الأدب المفرد وغیرہ کی روشنی میں اسے درست کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمل ایسا نہیں ہے جس کی بنا پر شریعت اسلامیہ نے یہ گارنٹی دی ہو کہ اس عمل کو بجالانے سے تم اپنے والدین کے حقوق کما حقہ ادا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ والدین کو غلامی سے آزاد کرانے والے بیٹے یا بیٹی میں یہ جرأت پیدا ہوجائے کہ وہ اب والدین کی خدمت سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔ بلکہ ان کی خدمت کرنے اور ان کا سہارا بننے کا حق پھر بھی اس کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ جو اس بیٹے/بیٹی کے لیے روز قیامت کامیابی اور درجات و مقام کی بلندی کے کا باعث ہوگا۔

والدین، یا ان میں سے کوئی ایک کسی کا مقروض ہو اور اس قرض کے بدلہ میں اس شخص کی خدمت اور نوکری پر مامور ہو تو ایسی صورت میں اولاد اپنے والدین کا قرض ادا کرکے انہیں قرض سے خلاصی دلائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ عظیم عمل ہے۔ اگر والدین وفات پاجائیں اور ان کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو اولاد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے والدین کا قرض ادا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَفسُ المُؤمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَينِهِ حَتَّى يُقضَى عَنهُ .)) ❶

''انسان کی جان اس کے ذمہ قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہ کردیا جائے۔''

اس حدیث میں قرض کی تمام اقسام اور تمام نوعیتیں آجاتی ہیں۔ مثلاً: انسانوں کا قرض، کسی عمل کا کفارہ، کوئی مانی ہوئی نذر، حج، روزہ، زکاۃ وغیرہ میں سے کسی بھی قسم کی ادائیگی فوت شدہ والدین کے ذمہ واجب الادا تھی تو اولاد کے لیے ضروری ہے کہ اس کی ادائیگی کریں۔ اگر نقدی و رقم کی صورت میں قرض ہے تو اس کی ادائیگی کا طریقہ تو واضح ہے۔ البتہ دیگر امور کی ادائیگی کے متعلق شرعی راہنمائی یہ ہے کہ جو کام والدین کے ذمہ فرض تھا، یا انہوں نے نذر مان کر اپنے ذمہ فرض کرلیا تھا، یا کسی عمل کی بنا پر کوئی کفارہ ادا کرنا ان کے ذمہ واجب تھا؛ ان تمام کی ادائیگی اولاد کرے گی۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میری والدہ وفات پاگئی ہیں۔ ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے۔ کیا وہ روزے مجھے رکھنا ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَم قَالَ: فَدَينُ اللّهِ أَحَقُّ أَن يُقضَى .)) ❷

❶ صحیح: سنن الترمذی، ابواب الجنائز، باب ما جاء عن النبی ﷺ نفس المؤمن معلقة بدينه، حديث: 1078.

❷ صحیح البخاری، کتاب کتاب الصوم، باب من مات و علیه الصوم، حدیث: 1953.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا قرض اولیں حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔''

شیخ الحرم عبدالعزیز بن ابی روّاد، ازدی (تبع تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إذَا كَانَ الرَّجُلُ بَارًّا بِأَبَوَيهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ لَم يَفِ بَعدَ مَوتِهِمَا بِنذُورِهِمَا وَلَمْ يَقضِ دُيُونَهُمَا كُتِبَ عِندَ اللّٰهِ عاقًا وَإذا كَانَ لَم يَبرَّهُمَا فِي حَيَاتِهِما ثُمَّ أوفَى بِنذورِهمَا وَقضَى دُيُونَهمَا كتِبَ عِندَاللّٰه بَارًّا" ❶

''اگر کوئی شخص والدین کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی وحسن سلوک کرتا تھا، لیکن ان کی وفات کے بعد ان کی مانی ہوئی کسی نذر کو پورا نہیں کرتا یا ان کا قرض ادا نہیں کرتا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں والدین کا نافرمان لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص والدین کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی وحسن سلوک نہ کرسکا لیکن ان کی وفات کے بعد ان کی مانی ہوئی نذر کو پورا کرتا اور ان کا قرض ادا کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں والدین کا فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے۔''

والدین کی نافرمانی؛ کبیرہ گناہ ہے

[21]..... حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْفَضلِ، حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِـي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) ثَلَاثًا۔ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، قَالَ: ((اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: ((وَقَوْلُ الزُّورِ))۔ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری، کتاب الشهادات، باب فی شهادة الزور، حديث: 2654، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر و أكبرها، حديث: 87 .

ترجمة الحدیث سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول، ضرور بتایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ شرح السنة، للبغوی: 33/13، تحت حديث: 3445 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جھوٹی بات (بھی کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ ہے)۔ آپ ﷺ بار بار یہی کہتے رہے حتی کہ ہم (دل ہی دل میں) کہنے لگے کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

شرح الحدیث قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا﴾ [الإسراء : 23]

"تمھارے رب نے حکم جاری فرمایا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان: "الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ" "اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، کبیرہ گناہ ہیں۔" کا اسلوب ایک جیسا ہے۔ جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور والدین کی فرمانبرداری انسانی زندگی میں ایسے اہم ترین اعمال ہیں جن کا ساتھ ساتھ چلنا یقینی اور ضروری ہے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک بھی عمل میں کوتاہی اور بد دیانتی کا مرتکب کسی صورت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکے گا۔

بعض کام ایسے ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ صغیرہ گناہوں سے معافی عطا فرماتا ہے۔ مثلاً: حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے، مسجد کی طرف نماز کی ادائیگی کے لیے آتا ہے تو ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ [1]

اسی طرح ایک حدیث میں یوں مذکور ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرتے ہیں۔ اور اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔ [2]

اسی طرح متعدد اعمال ایسے ہیں جن کے باعث گناہوں کی معافی کا ہونا احادیث میں مذکور ہے۔ لیکن ان احادیث میں جن گناہوں کا ذکر ہے وہ صغیرہ (چھوٹے) گناہ ہیں۔ جبکہ والدین کی نافرمانی کبیرہ (بڑا) گناہ ہے۔ جو شخص والدین کا نافرمان ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا بڑا مجرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے صغیرہ گناہ بھی

---

1. صحيح البخاري: كتاب الجماعة والإمامة، باب فضل صلاة الجماعة، حديث : 647.
2. سنن النسائي: صفة الصلاة، باب الفضل في الصلاة على النبي، حديث : 1297، مسند أحمد : 102/3، حديث : 12017.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معاف نہیں کریں گے چاہے وہ شخص کتنے ہی نیک اعمال کیوں نہ کرلے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے:

﴿ إِن تَجْتَنِبُوا۟ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ ﴾ [النساء : 31]

''اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچو گے، جن سے تمھیں منع کیا گیا ہے۔ تو پھر ہم تمھارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے۔''

والدین کی نافرمانی ایسا بڑا گناہ ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ شدید ناراض ہوتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَاقٌّ لِوَالِدَيه .)) [1]

''والدین کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا۔''

والدین کے ساتھ بدسلوکی کی بہت سی نوعیتیں اور صورتیں ہیں۔ جن میں سے کچھ صورتیں بعض بدبخت اولادوں نے جان بوجھ کر اپنا رکھی ہیں۔ اور کچھ معاشرے میں تربیت کے فقدان اور لاعلمی کے باعث رواج پاگئی ہیں۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ان صورتوں کو نافرمانی تصور نہیں کیا جاتا، جبکہ ان سے بچنا اور والدین کا احترام کرنا نہایت ضروری ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان اس حوالے سے بہترین راہنما قول ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو دیکھا تو ان میں سے ایک سے پوچھا: یہ تمھارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرے ابا جان ہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لَا تُسَمِّهِ بِاسمِهِ وَلَا تَمشِ أَمَامَهُ وَلَا تَجلِس قَبلَهُ .)) [2]

''اپنے والد کو کبھی نام لے کر نہیں پکارنا، اور نہ ہی اس کے آگے چلنا، اور نہ ہی اس سے پہلے بیٹھنا۔''

اسی طرح بہت سے لوگ اپنے والدین کے لیے گالی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ بھی والدین کے ساتھ بدسلوکی کی ایک صورت ہے، لیکن اس کا احساس نہیں ہوتا۔ اپنے والدین کو خود گالی دینے والا تو بلاشبہ بہت بڑا مجرم اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی سزا کا مستحق ہے۔ لیکن ایک وہ شخص جو براہ راست اپنے والدین کو گالی نہیں دیتا لیکن ان کے لیے گالی کا سبب بنتا ہے۔ اس کی ایک نوعیت یہ ہے انسان کسی دوسرے شخص کے والدین کو گالی دے اور وہ

---

[1] مصنف عبدالرزاق : 454/7، حدیث : 13859 .

[2] الادب المفرد، للبخاری، ص: 30، حدیث: 44۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شخص اس گالی کے بدلے میں اس انسان کے والدین کو گالی دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِن أَكبَرِ الكَبَائِرِ أَن يَلعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيهِ .))

''کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین پر لعنت کرے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! انسان اپنے والدین پر کیسے لعنت کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ .)) ❶

''یہ انسان کسی دوسرے انسان کے والدین کو گالی دے، تو وہ انسان بدلے میں اس کے والدین کو گالی دے۔''

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہونے والے، یہودیوں کے بہت بڑے عالم کعب الاحبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں نے اللہ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ اگر والدین نے اپنے بچے کو آواز دی لیکن وہ ان کے بلانے پر نہ آیا، تو اس نے والدین کی نافرمانی کی۔ جس اولاد نے والدین کو اس قدر ستایا کہ والدین اس کے لیے بددعا کرنے پر مجبور ہوگئے تو وہ بھی والدین کا نافرمان ہے۔ جو انسان والدین کے رونے کا سبب بنا وہ بھی والدین کا نافرمان ہے۔ جس نے والدین کی امانت میں خیانت کی وہ بھی والدین کا نافرمان ہے۔ جس نے والدین سے ایسا مطالبہ کیا جس سے والدین نے کوئی کام کہا جو کام اس کے بس میں ہے لیکن اس نے اختیار ہوتے ہوئے بھی والدین کو انکار کر دیا وہ بھی والدین کا نافرمان ہے۔ اور جس شخص نے اپنے والدین سے ایسا مطالبہ کیا جس کو پورا کرنے کی ان میں ہمت نہیں تو وہ شخص بھی والدین کا نافرمان ہے۔'' ❷

البتہ بعض امور ایسے ہیں جن میں والدین کی بات نہ ماننا عقوق و نافرمانی نہیں ہے۔ لیکن اس میں بھی والدین کے ساتھ بدتمیزی اور ترش رویہ رکھنا حرام ہے۔ ادب و احترام کا ہر صورت لحاظ رکھا جائے گا۔

❶ صحيح البخاري، كتاب الادب، باب لا يسب الرجل والديه، حديث: 5973، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، حديث: 90.

❷ حلية الأولياء و طبقات الأصفياء، لأبي نعيم الأصبهاني: 22/6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁:...... سچی گواہی دینا: اگر کسی موقع پر گواہی کی نوبت آئے اور وہ گواہی اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کے خلاف ہو تو اس وقت حق کا دامن تھامنا اور سچی گواہی دینا والدین کی نافرمانی کے زمرے میں نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ﴾ [النساء: 135]

''اے ایمان والو! انصاف پر پوری طرح قائم رہنے والے، اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ، خواہ تمھاری اپنی ذات یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو۔''

❁:...... ماں باپ کی قسم نہ اٹھانا: والدین سے محبت کے اظہار کا یہ انداز ہرگز نہیں ہے کہ انسان اپنے والدین کی قسم اٹھائے۔ اور ان کی قسم نہ اٹھانا ان کی نافرمانی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُم وَلَا بِأُمَّهَاتِكُم وَلَا بِالأَنْدَادِ وَلَا تَحلِفُوا إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحلِفُوا بِاللّٰهِ إِلَّا وَأَنتُم صَادِقُونَ .)) ❶

''اپنے باپوں، ماؤں اور غیر اللہ کی قسمیں نہ اٹھاؤ۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قسم اٹھاؤ۔ اور اللہ کی قسم بھی تب اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔''

❁:...... والدین کا رکھا ہوا نام تبدیل کرنا: اگر انسان اپنا یا اپنے کسی عزیز کا نام تبدیل کرتا ہے، جبکہ اس کا وہ نام اس کے والدین نے رکھا تھا، تو نام تبدیل کرنا والدین کی نافرمانی نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اچھے نام رکھنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ نے غیر مناسب نام تبدیل کر دیے تھے۔

❁:...... رفیق حیات کے انتخاب میں اختلاف کرنا: اگر والدین اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی کسی ایسے گھرانے میں یا کسی ایسے فرد سے کرنا چاہیں جہاں ان کی بیٹی یا بیٹا راضی نہیں۔ لیکن والدین زبردستی اس کی شادی کرنا چاہتے ہوں تو لڑکی یا لڑکا اپنے والدین کی تجویز کے خلاف بات کر سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لڑکی آئی اور اس نے کہا: میرے ابا، میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں تا کہ اپنے بھتیجے کے عیب کو ڈھانپ سکیں۔ لیکن میں اس رشتے پر راضی نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے

❶ صحیح: سنن أبي داؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب في کراهية الحلف بالآباء، حدیث: 3248.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس لڑکی کی خواہش کے مطابق اسے فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا تھا۔ [1]

لیکن یہاں یہ بات پیش کرنا ضروری ہے کہ اس حدیث کی آڑ میں اپنے معاشقے کو والدین کی صحیح، باوقار اور مفید تجویز کے سامنے مدمقابل کے طور پر پیش کرنا بہرصورت نافرمانی ہے۔ حدیث میں اجازت ایسی صورت سے متعلق ہے کہ جب تجویز شدہ جیون ساتھی یا سسرال میں کوئی اخلاقی، مذہبی یا علمی و معاشرتی اعتبار سے خرابی پائی جائے۔ اور ایسی صورت میں والدین کی تجویز کے خلاف خود فیصلہ کرنا اور انتہائی قدم اٹھانا بھی غلط ہے ایسی صورت میں خاندان کے بڑوں اور معتبر افراد کے سامنے معاملہ رکھا جائے گا اور وہ اس کے متعلق فیصلہ دیں گے۔

❀:...... غیر محرم سے مصافحہ نہ کرنا: ہمارے معاشرے میں باوجود مسلمان ہونے کے، ایسی ایسی خرافات رواج پا گئی ہیں کہ انہیں اعلیٰ خاندانی اقدار (ہائی سوسائٹی کی پہچان) قرار دیا جاتا ہے، شرم و حیاء کا جنازہ نکل چکا ہے۔ الا ماشاء اللہ، کچھ خاندان میڈیا کے ذریعے پھیلتی ہوئی بے حیائی کے اس تیز ترین دور میں بھی اپنی اولاد کو صحیح اسلامی ماحول دے رہے ہیں۔ یقیناً یہ لوگ خوش قسمت اور لائق تحسین ہیں۔

البتہ اگر والدین اپنے بیٹے یا بیٹی کو خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد، پھوپھی زاد یا کسی بھی غیر محرم کے ساتھ مصافحہ کرنے کا کہیں، یا الگ بیٹھنے اور گپ شپ کرنے کا ماحول دیں تو ایسی صورت میں بیٹا اور بیٹی اپنے ماں باپ کی یہ بات نہیں مانیں گے۔ اور انہیں اس پر نافرمانی کا مرتکب قرار نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کے امور میں والدین کی بات بھی نہیں مانی جائے گی۔

❀:...... داڑھی نہ منڈوانا: ہم مغربی یلغار کے اس قدر شکار ہو چکے ہیں کہ اب اسلامی شعائر سے بھی ہمارے بہت سے خاندانوں کو نفرت ہوگئی ہے۔ بالخصوص نوجوان لڑکے کو داڑھی رکھنے میں ایک مسئلہ یہ بھی ذہن نشین کر دیا گیا ہے کہ داڑھی کی وجہ سے اچھے خاندان سے رشتہ ملنا مشکل ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر والدین اپنے بیٹے کو کہیں کہ داڑھی منڈواؤ تو ایسی صورت میں بیٹا والدین کی بات نہیں مانے گا۔ اور وہ والدین کی نافرمانی کا مرتکب نہیں ہوگا۔ لیکن یہ بات بہرصورت یاد رکھنی ہوگی کہ والدین کے ساتھ بدتمیزی یا بدزبانی کرنا حرام ہے۔

❀:...... اگر والدین اپنے بیٹے کو نماز باجماعت کے لیے مسجد میں جانے سے منع کریں تو اس بات میں والدین کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے؛ وہ

[1] مسند احمد بن حنبل، حدیث: 25043 (مؤسسة الرسالة)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

"إن منعته أمه عن العشاء في الجماعة شفقة لم يطعها ." ❶

''اگر انسان کو اس کی ماں، شفقت کی بنا پر نماز عشاء با جماعت ادا کرنے کے لیے جانے سے روکے تو وہ انسان اس کی اطاعت نہ کرے۔''

❁:..... خاوند کی اطاعت کو مقدم رکھنا: جب عورت شادی شدہ ہو تو اس کے لیے خاوند کی اطاعت کرنا سب سے مقدم ہے۔ لیکن ضروری یہ ہے کہ اس کی اطاعت نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ہو، اور ایسے کاموں میں ہو جو شریعت کے منافی نہیں۔ شریعت اسلامیہ سے متصادم و مخالف، اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت و نافرمانی اور والدین کے ساتھ بدتمیزی و بدزبانی جیسے امور میں بیوی، اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنے کی مکلف نہیں ہے۔

بدبخت اولاد

[22]..... حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفُهُ ، رَغِمَ أَنْفُهُ ، رَغِمَ أَنْفُهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ؟ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ ، أَوْ أَحَدَهُمَا ، فَدَخَلَ النَّارَ .))

تخريج الحديث الأدب المفرد ، للبخاري ، حديث: 21 ، صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة والآداب ، باب رغم أنف من أدرك أبويه أو أحدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة ، حديث : 2551 ، شعب الإيمان ، للبيهقي: 258/10 ، حديث : 7500 .

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ذلیل ہو گیا، وہ ذلیل ہو گیا، وہ ذلیل ہو گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے والدین، یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا لیکن پھر بھی وہ جہنم میں گیا۔

شرح الحديث وہ لوگ نہایت بدبخت اور ذلیل و خوار ہوں گے جو روز قیامت ناکام اور بدکردار قرار دیے جائیں گے اور انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اپنی بداعمالیوں کے باعث جہنم

❶ صحيح البخاري ، كتاب الأذان ، باب وجوب صلاة الجماعة (معلقًا) .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں پھینکے جائیں گے، لیکن ان کا ایمان اور عقیدہ توحید اللہ تعالیٰ کو پسند ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے گناہوں کی سزا دینے اور انہیں پاک کرنے کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیں گے۔ لیکن بہت سے بدبخت ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ جہنم میں ہمیشہ رہنے والوں اور وہاں سے کبھی نہ نکالے جانے والوں میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو والدین کے نافرمان، ماں باپ کی بے ادبی و گستاخی کرنے والے، ان کے حقوق سے اعراض کرنے والے، ان کی خدمت میں لاپرواہی برتنے والے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرنے والے ہیں۔

دراصل ان کا یہ جرم، معمولی نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی بغاوت اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا جو شخص اس جرم کا مرتکب ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے لمحہ بھر بھی بچ نہیں سکے گا۔ اس بات کی دلیل واضح طور پر قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے لیے گئے میثاق و عہد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا . . . ﴾

[البقرة : 83]

''اور (ہم تمھیں بتاتے ہیں کہ) ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا..''

اس کے بعد دیگر عہد و پیمان، بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے یہ سب وعدے توڑ ڈالے۔ اس لیے یہ لوگ اسی لائق ہیں کہ انہیں شدید عذاب میں مبتلا کر دیا جائے:

﴿ . . . فَمَا جَزَآءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰٓ أَشَدِّ ٱلْعَذَابِ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۞ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشْتَرَوُا۟ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا بِٱلْءَاخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ ٱلْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۞ ﴾ [البقرة : 85، 86]

''جو شخص اس جرم کا مرتکب ہوتا ہے اس کی سزا: دنیا میں ذلت کے سوا کچھ نہیں اور آخرت میں انہیں سخت عذاب میں پھینک دیا جائے گا۔ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے ہرگز بے خبر نہیں ہے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی کو اپنا لیا ہے۔ ان سے عذاب کبھی ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی۔''

اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ''ان سے عذاب کبھی ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی'' کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ والدین کے نافرمان لوگوں کو بھی عذاب سے ذرہ برابر تخفیف نہیں دی جائے گی اور نہ ہی عذاب سے نکالنے کی آرزو پوری کی جائے گی۔

اسی طرح حدیث مبارکہ میں بھی والدین کے نافرمان کے جہنم جانے کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کی زبانی موجود ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو والد کا احترام سکھاتے ہوئے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن خداش کو جانتے ہو؟ اس لڑکے نے کہا: نہیں۔ تب سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا:

((فَخِذُهُ فِي جَهَنَّمَ مِثْلُ أَحَدٍ وضِرسُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ .))

''جہنم میں اس کی ران؛ احد پہاڑ کے برابر اور اس کی داڑھ بیضاء پہاڑ کے برابر ہوگی۔''

میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول (ﷺ)! اس کا جرم کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ عاقًّا لِوَالِدَيهِ .)) [1]

''وہ اپنے والدین کا نافرمان تھا۔''

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو انسان اپنے والدین کا نافرمان ہے وہ جہنم میں جائے گا، اور سخت ترین سزائیں اس کا مقدر ہوں گی، صرف اس وجہ سے کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان رہا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ستیاناس ہوگیا اس شخص کا جس کے والدین زندہ ہیں لیکن پھر بھی وہ شخص جہنم سے نہ بچ سکا۔ آخرت کے حالات اور دنیا کے خاتمہ پر اعمال کے نتیجہ سے بے خبر نوجوانوں کے لیے اس میں بہت بڑا سبق ہے۔

[23]...... حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ، أَوْ أَحَدَهُمَا، عِنْدَ الْكِبَرِ فَيَدْخُلَ النَّارَ أَوْ: لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ .))

تخريج الحديث الأدب المفرد، للبخاری، حدیث: 21، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب رغم أنف من أدرك أبويه أو أحدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة، حديث: 2551، شعب الإيمان، للبيهقي: 258/10، حديث: 7500.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: وہ شخص ذلیل

[1] المعجم الأوسط، للطبراني: 63/7، حديث: 6857.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا، وہ شخص ذلیل ہو گیا، وہ شخص ذلیل ہو گیا۔ جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا، پھر بھی وہ جہنم میں چلا گیا۔ یا (آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ) وہ جنت میں نہ جا سکا۔

[24]...... حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ أَبَوَيهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ.))

تخریج الحدیث امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔ سنن الترمذی، أبواب الدعوات، حدیث: 3545، معجم ابن الأعرابی: 664/2، حدیث: 1289، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة)، 421/12، حدیث: 7451.

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی ذلیل و خوار ہو گیا جس کے سامنے میرا ذکر ہوا لیکن اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ وہ آدمی بھی ذلیل خوار ہو گیا جس نے اپنے والدین (دونوں) یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا، لیکن انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کروایا۔ وہ آدمی بھی ذلیل و خوار ہو گیا جس کی زندگی میں رمضان المبارک آیا لیکن اس کی بخشش کروائے بغیر چلا گیا۔

شرح الحدیث یہ حدیث گزشتہ حدیث کی مفصل روایت ہے۔ اس حدیث میں والدین کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھنے اور رمضان المبارک سے مستفیض نہ ہونے کی قباحت اور انجام مذکور ہے۔ تینوں امور کی وضاحت حسب ذیل ہے:

1: رسول اللہ ﷺ کا نام سن کر درود نہ پڑھنا:

ہر مسلمان کے ذمہ رسول اللہ ﷺ کا حق ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کا نام مبارک سنے تو وہ آپ ﷺ پر درود پڑھے۔ درود کے مختصر الفاظ میں سب سے معتبر اور معروف الفاظ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں؛ جو متعدد احادیث میں مذکور اور صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ و محدثین، ان کے بعد آج تک اہل علم کا معمول ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک ہو یا آپ ﷺ کو؛ اللہ کے نبی / اللہ کے رسول / رسول اللہ وغیرہ کے الفاظ سے یاد کیا جائے؛ جس شخص کے کانوں تک یہ الفاظ پہنچیں اس کے ذمہ فرض ہے کہ وہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کہہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود پڑھے۔ تاکہ امتی ہونے کے ناطے اس کے ذمہ اپنے نبی (ﷺ) کا جو حق ہے؛ وہ ادا ہو۔ اور اس امتی کے درجات میں بھی اضافہ ہو۔ جو مسلمان اس حق کو ادا کرنے میں کوتاہی کرے، درود مبارک نہ پڑھے اسے رسول اللہ ﷺ نے ''بخیل'' قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) ❶

''وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو لیکن وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔''

اور جو شخص درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہت سی عظمتوں اور برکات سے نوازتے ہیں۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا.)) ❷

''اے محمد (ﷺ)! کیا آپ اس بات پر خوش نہیں کہ آپ پر جو شخص درود پڑھے گا؛ میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔ اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اسے دس سلامتیوں سے نوازوں گا۔''

یعنی رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پڑھنا امتی کے لیے اجر وثواب اور بلندئ درجات کا باعث ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت وعقیدت کا اظہار کرنے کا بہترین طریقہ؛ آپ ﷺ پر درود پڑھنا ہے۔ صلاۃ (درود) اور سلام دونوں ہی پڑھے جائیں گے۔ ہمارے پیارے نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے وقت صلاۃ اور سلام میں سے کسی ایک کو چھوڑ دینا اور صرف ایک ہی پر اکتفا کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں درود اور سلام؛ دونوں کا تذکرہ ہے۔ امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إِذَا صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَجْمَعْ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ وَلَا يَقْتَصِرْ عَلَى أَحَدِهِمَا۔ فَلَا يَقُلْ: "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ" فَقَط وَلَا "عَلَيْهِ السَّلَامُ"

❶ مسند احمد بن حنبل : 258/3، حدیث : 1736 (مؤسسة الرسالة بيروت)]

❷ سنن النسائی، کتاب السهو، باب الفضل فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث: 1295۔ علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ اور ان کے تلمیذ رشید علامہ عصام موسیٰ ہادی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ سنن الدارمی : 1825/3، حدیث : 2815۔ دیکھیے: فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، لابن إسحاق القاضي، ص : 22، حديث : 2 ، المجالسة وجواهر العلم، للدينوری : 365/3، حديث : 995.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَط . "❶

''جب بھی کوئی شخص نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے تو درود اور سلام دونوں کو اکٹھا ادا کرے۔ صرف ایک پر ہی اکتفا نہ کرے۔ صرف "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ" نہ کہے اور نہ ہی صرف "عَلَيهِ السَّلامُ" کہے۔''

درود وسلام کے لیے انہی الفاظ کو لیا جائے گا جو حدیث مبارکہ میں مذکور اور صحابہ سے ثابت ہیں۔ دور حاضر میں "الصلاة و السلام" کے معروف الفاظ جنہیں اذان کے ساتھ ملا دیا گیا ہے، وہ نہ تو کسی حدیث سے ثابت ہیں نہ ہی اذان سے قبل کسی قسم کا درود پڑھنے کا کوئی تصور احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پڑھنا دعا کے آداب میں سے ہے۔ اور دعاؤں کی قبولیت کا باعث بھی ہے۔ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا، اور اس نے دعا میں آپ ﷺ پر درود نہیں پڑھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے بہت جلدی کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُم فَلْيَبدأْ بِتَحمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدعُ بَعدُ بِمَا شَاءَ .))❷

''تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے آغاز کرے پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے۔ پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔''

درود وسلام کے بہت سے فضائل احادیث صحیحہ میں مذکور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو کاہل رضی اللہ عنہ ❸ کو وعظ فرماتے ہوئے فرمایا تھا:

((مَن صَلَّى عَلَيَّ كُلَّ يَومٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ وَكُلَّ لَيلَةٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا بِي وَشَوقًا

---

❶ الأذكار، للنووی، ص: 117.

❷ صحیح: سنن الترمذی، ابواب الدعوات، حدیث: 3477.

❸ آپ رضی اللہ عنہ کا نام قیس بن عائذ الاحمسی رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ کرتے سنا تھا۔ آپ ﷺ کی اونٹنی کی نکیل ایک حبشی صحابی نے پکڑی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار صغار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ [مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: تہذیب الکمال، للمزی۔ سیر اعلام النبلاء، للذہبی اور مسند احمد بن حنبل]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِلَيَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَن يَغفِرَ لَهُ ذُنُوبَهُ تِلْكَ اللَّيلَةَ وَذٰلِكَ اليَومَ)) ❶

''جو شخص میرے ساتھ محبت اور شوق سے دن میں تین مرتبہ اور رات میں تین مرتبہ مجھ پر درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ پر اس بندے کا حق ہے کہ وہ اس رات اور اس دن میں اس شخص کے گناہ معاف کر دے۔''

ایک حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَن صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ عَشرًا.)) ❷

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔''

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ان الفاظ میں مذکور ہے:

((مَن صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصبِحُ عَشرًا وَحِينَ يُمسِي عَشرًا أَدرَكَتهُ شَفَاعَتِي يَومَ القِيَامَةِ.)) ❸

''جس نے صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھا، وہ میری شفاعت کا حقدار ہو گیا۔''

❷ والدین کی خدمت واطاعت نہ کرنا:

وہ اولاد نہایت بدبخت ہے جو اپنے والدین کی خدمت واطاعت کا فریضہ انجام نہیں دیتی۔ قیامت کے روز کا معاملہ تو کہیں بڑھ کر ہوگا، والدین کے نافرمان لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔ اس سے متعلق مزید وضاحت، حدیث نمبر: 22 کے فوائد میں دیکھیے۔

❸ رمضان المبارک میں گناہوں سے تائب نہ ہونا:

حدیث مبارکہ میں اس شخص کے لیے بھی ذلت ورسوائی کا واضح ذکر موجود ہے جس شخص کی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا لیکن اس شخص نے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور برائیوں سے تائب ہونے کی

❶ المعجم الكبير، للطبرانی: 362/18، حدیث: 928.

❷ المعجم الكبير، للطبرانی: 99/5، حدیث: 4717.

❸ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للهيثمی: 120/10، حدیث: 17022۔ علامہ ابوالحسن نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی ؒ فرماتے ہیں: ''رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسنَادَينِ وَإِسنَادُ أَحَدِهِمَا جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوا'' اس حدیث کو امام طبرانی ؒ نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے ان میں سے ایک سند جید ہے اور اس کے راوی بھی ثقہ ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کوشش نہ کی، حتی کہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا۔

اگر چہ یہ ضروری ہے کہ انسان سے جب بھی کوئی غلطی سرزد ہو تو اس کی معافی کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرے، رو کر التجا کرے۔ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ لیکن زیر بحث حدیث مبارکہ میں گناہوں کی بخشش کو رمضان المبارک کے ساتھ منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ رمضان المبارک ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ دیگر مہینوں کی نسبت بخشش و مغفرت عام کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ شَهرُ رَمَضَانَ فُتِّحَت أَبوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَت أَبوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلسِلَتِ الشَّيَاطِينُ .)) ❶

''جب رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا كَانَت أَوَّلُ لَيلَةٍ مِن رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الجِنِّ وَغُلِّقَت أَبوَابُ النَّارِ فَلَم يُفتَح مِنهَا بَابٌ وَفُتِحَت أَبوَابُ الجَنَّةِ فَلَم يُغلَق مِنهَا بَابٌ وَنَادَى مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الخَيرِ أَقبِل وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقصِر وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيلَةٍ .)) ❷

''جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو باندھ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ جنت کے دوازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے: اے نیکی کے متلاشی! آگے بڑھ۔ اے برائی کے رسیا! باز آجا۔ اللہ تعالیٰ آگ سے بے شمار لوگوں کو رہائی نصیب کر رہا ہے۔ اور یہ اعلان ہر رات ہوتا رہتا ہے۔''

جب اللہ تعالیٰ انسان کو گمراہ کرنے اور اسے بہکانے والے تمام تر شریر عناصر کو جکڑ دیتے ہیں، تو پھر انسان

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان، حديث: 1899، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان: 1079 .

❷ سنن ابن ماجة، كتاب الصيام، باب ماجاء في فضل شهر رمضان، حديث: 1642 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے لیے نیکی کی راہ پر چلنا اور برائی سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ جو شخص ایسی آسانی کے حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرے، اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگے، برائیوں سے توبہ کرنے کا رویہ نہ اپنائے، حتی کہ رمضان کا رحمتوں بھرا مہینہ گزر جائے تو وہ شخص بدبخت ہی تو ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ایسے بدبخت کے لیے بددعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے جس نے رمضان کا مہینہ ملنے کے باوجود اپنے گناہوں کی معافی طلب نہ کی۔

اللہ کی رحمت سے محروم اولاد

[25]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ ❶، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ السَّالِمِيِّ ❷، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: إِنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحْضِرُوا الْمِنْبَرَ)) فَلَمَّا خَرَجَ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ۔ فَرَقِيَ أَوَّلَ دَرَجَةٍ مِنْهُ قَالَ: ((آمِيْنَ)) ثُمَّ رَقِيَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَ: ((آمِيْنَ)) ثُمَّ لَمَّا رَقِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ: ((آمِيْنَ)) فَلَمَّا فَرَغَ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ: لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ مِنْكَ، قَالَ: ((وَسَمِعْتُمُوهُ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ اعْتَرَضَ، قَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: ((آمِيْنَ))، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ ❸: ((آمِيْنَ)).

تخریج الحدیث إسناده حسن: شعب الإيمان، للبيهقي: 143/3، حديث: 1471، المعجم الكبير، للطبراني: 144/19، حديث: 315، مستدرك حاكم: 170/4، حديث: 7256.

ترجمة الحدیث سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منبر لاؤ۔ جب آپ تشریف لائے تو منبر پر چڑھے، جب پہلے زینے پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ پھر دوسرے زینے پر چڑھے تو فرمایا:

❶ مخطوطہ میں "محمد بن بلال" ہے جو کہ ہے۔
❷ مخطوطہ میں "السُّلَمِيّ" ہے جو کہ خطا ہے۔
❸ بعض مطبوعہ نسخوں میں "فَقُلْتُ" ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آمین۔ جب تیسرے زینے پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ جب آپ ﷺ (خطبہ سے) فارغ ہوئے اور منبر سے اترے۔تو ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے سنا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ انہوں نے کہا: جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی، وہ شخص (اللہ کی جنت سے) محروم ہو۔میں نے کہا: آمین۔ جب میں دوسرے زینے پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ شخص بھی (اللہ کی جنت سے) محروم ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا لیکن اس نے آپ ﷺ پر درود نہ پڑھا۔ میں نے کہا: آمین۔ جب میں تیسرے زینے پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ شخص بھی (اللہ کی جنت سے) محروم ہو، جس نے اپنے پاس اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا، پھر بھی ان دونوں نے اسے جنت میں داخل نہ کروایا۔ میں نے کہا: آمین۔

شرح الحدیث گزشتہ حدیث کی نسبت اس حدیث میں مزید وضاحت موجود ہے کہ جس شخص نے رمضان المبارک پانے کے باوجود اپنے گناہوں کی معافی نہ حاصل کی، جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کا نام سن کر درود نہ پڑھا اور جس شخص نے والدین کی خدمت نہ کی، ان بدبختوں کے لیے سیدنا جبریل علیہ السلام نے بددعا کی ہے۔اور جبریل علیہ السلام کی بددعا پر رسول اللہ ﷺ نے آمین کہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ، رحمۃ للعالمین ہیں لیکن جن بداعمالیوں پر آپ ﷺ نے بددعا کی ہے ان بداعمالیوں کی سنگینی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح اور سچا مسلمان بننے اور اسلام کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والدین کے تذکرہ میں ''عِنْدَهُ . . .'' (اپنے پاس...) کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ والدین جس بیٹے یا بیٹی کے ہاں نہ رہتے ہوں، یا کسی وجہ سے وہ بیٹا / بیٹی اپنے والدین سے الگ، دور: کسی دوسرے شہر یا بیرون ملک ہو، تو وہ بیٹا / بیٹی سیدنا جبریل علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ کی ذکر کردہ بددعا کے دائرے میں نہیں ہیں۔ البتہ دور ہونے کے باوجود مالی ضروریات پوری کرنے کی صورت میں اس بیٹے / بیٹی پر بھی فرض ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ثبوت دیں، تاکہ وہ بحیثیت اولاد اپنے فریضہ کی ادائیگی کرسکیں۔

اس حدیث میں تین امور مذکور ہیں:

پہلا: رسول اللہ ﷺ کا ادب و احترام۔ دوسرا: اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ تیسرا: والدین کے ساتھ حسن سلوک۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ترتیب میں بہت بڑی حکمت پنہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام، اپنے رسول ﷺ کے ذریعے انسانوں تک پہنچائے ہیں۔ لہٰذا انسانوں کا فرض ہے کہ وہ ان احکام کو پہنچانے والے نبی کا احترام کریں یعنی ان کی بات تسلیم کریں اور انہیں اس احسان پر درود وسلام کی صورت میں ہدیہ پیش کریں۔ اور پھر ان احکام کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، سارا سال جو انسان عبادت گزاری سے غافل رہا وہ رمضان میں ضرور اپنی کوتاہیاں دور کرے۔ اس کے بعد حقوق العباد کی ادائیگی کرے، جن میں سب سے پہلا نمبر والدین کے حقوق کا ہے۔ جو انسان ان تینوں امور میں کامیاب ہوگیا وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور جنتوں کا حقدار بن جائے گا اور جس نے روگردانی کی وہ اللہ تعالیٰ، جبریل اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لعنت کا حقدار ٹھہرے گا۔

[26]...... حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ ، سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : اِرْتَقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَرَقَى دَرَجَةً فَقَالَ : ((اٰمِيْنَ)) ، ثُمَّ اَرْتَقَى دَرَجَةً فَقَالَ ((اٰمِيْنَ)) ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: ((اٰمِيْنَ)) ، ثُمَّ اسْتَوٰى فَجَلَسَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ : عَلٰى مَا أَمَّنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ : رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ ، فَقُلْتُ ((اٰمِيْنَ)) وَرَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ : ((اٰمِيْنَ)) .

تخریج الحدیث اس روایت کے متعدد شواہد صحیح اسناد کے ساتھ موجود ہیں اس لیے یہ حدیث قابل قبول اور متن کے اعتبار سے صحیح ہے۔ فضل الصلاة على النبى ﷺ ، لابن إسحاق القاضي:حديث : 15 ، فضائل شهر رمضان ، لابن شاهين ، ص: 134 ، حديث : 7 .

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے۔ جب آپ ﷺ پہلے زینے پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین''۔ پھر (دوسرے) زینے پر چڑھے تو فرمایا ''آمین''۔ پھر تیسرے زینے پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین''۔ پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے کس بات پر آمین کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے کہا: وہ شخص ذلیل وخوار ہوجائے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو لیکن وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے کہا: آمین۔ سیدنا جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ شخص بھی ذلیل وخوار ہوجائے جس نے اپنے والدین، دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو پایا لیکن وہ جنت میں نہ گیا۔ میں نے کہا: آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح الحدیث وہ انسان نہایت بدبخت اور دنیا میں سب سے بڑھ کر ذلیل وخوار انسان ہے جو کسی عمل کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی بددعا کا مستحق بنا۔ رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک سنتے ہی درود پڑھنا چاہیے۔ ہر لمحہ اللہ رب العالمین کے احکام کی تعمیل میں گزارنا چاہیے، کسی بھی وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یا اس کی عبادت سے روگردانی نہیں کرنی چاہیے۔ بالخصوص رمضان المبارک میں عبادت گزاری اور فرمانبرداری کے لیے مزید کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح والدین کی خدمت کو اپنی زندگی کا اولیں فریضہ سمجھ کر ادا کرنا چاہیے۔

اس حدیث میں تین مرتبہ آمین کا ذکر تو ہے لیکن تیسرے عمل، یعنی: رمضان المبارک میں گناہوں کی بخشش کروانے کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ دیگر احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے۔

خوش قسمت اولاد

[27]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنَ ، ...... قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ : وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ...... عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا نَظَرَ الْوَالِدُ إِلَى وَلَدِهِ فَسَرَّهُ كَانَ لِلْوَلَدِ عِتْقُ نَسَمَةٍ)) .

تخریج الحدیث الشیخ حسین سلیم اسد کہتے ہیں: اس سند میں دو راوی ضعیف ہیں: عبداللہ بن صالح اور ابراہیم بن اعین۔ الترغيب والترهيب ، لقوام السنة : 283/1 ، حديث: 455 ، مكارم الأخلاق ، لابن أبي الدنيا: 74 ، حديث : 216 ، المعجم الأوسط ، للطبراني: 283/8 ، حديث : 8646 ، المعجم الكبير ، للطبراني: 239/11 ، حديث: 11608 ، شعب الإيمان ، للبيهقي : 265/10 ، حديث : 7473 .

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب باپ اپنے بیٹے کی طرف دیکھے تو بیٹا اسے خوش کر دے۔ تو اس بیٹے کے لیے ایک غلام آزاد کرانے کے برابر ثواب ہے۔

شرح الحدیث والدین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا بھی ان کی توہین اور بے ادبی ہے۔ غصہ اور پریشانی میں بھی والدین کے ساتھ ایسا رویہ اپنانا چاہیے کہ والدین کے لیے ان کی اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے۔ لیکن یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اولاد میں یہ کیفیت پیدا کرنا بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔ والدین اپنی اولاد کو اچھی تعلیم اور بہتر تربیت مہیا کریں۔ نیکی کی عادات اپنانے اور برائی سے نفرت کرنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماحول دیں۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے نرمی کا درس دیں تو لازماً اولاد اپنے والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی۔

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جب باپ دیکھے کہ اس کی اولاد اس کے حکم کے مطابق کام میں مصروف ہے، یا اس کے منع کردہ کام سے دور اور باز رہتی ہے، یا اس کی اولاد ماں باپ کی اطاعت وخدمت والے امور میں توجہ دیتی اور ماں باپ کی نافرمانی والے کاموں سے یکسر دور رہتی ہے، تو یہ سب دیکھ کر باپ کے چہرے پر بشاشت و خوشی آجائے تو اس بشاشت وخوشی کا باعث بننے کی وجہ سے اولاد کے لیے اجر عظیم ہے۔

والدین کے تعلق داروں سے حسن سلوک

[28]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ ❶، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، حَدَّثَنِي أَبُوعُثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ)).

تخريج الحديث الأدب المفرد، للبخاری، حديث: 41، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب صلة أصدقاء الأب و الأم ونحوهما، حديث: 2552، سنن أبی داؤد، كتاب الأدب، باب فی برالوالدين، حديث: 5143.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے اعلیٰ نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

شرح الحديث جو شخص اپنے والدین کی کماحقہ خدمت نہ کرسکا، اور اس کے والدین وفات پا گئے، یا وہ شخص چاہتا ہے کہ میں اپنے والدین کی وفات کے بعد بھی ان سے حسن سلوک کا اجر وثواب حاصل کرتا رہوں تو اس شخص کے لیے اس حدیث میں بہترین راہنمائی ہے کہ وہ اپنے والدین کے تعلق داروں یعنی والد کے دوستوں اور والدہ کی سہیلیوں سے حسن سلوک کرے اللہ تعالیٰ اسے والدین سے حسن سلوک کے برابر اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

www.kitabosunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستے میں ایک دیہاتی آدمی ملا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے

❶ مخطوط میں "محمد بن يزيد المقرى" ہے جو کہ درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مؤدبانہ سلام کیا، اسے اپنی سواری پر سوار کرلیا جس پر خود سوار تھے، اور اپنے سر سے اپنی پگڑی اتار کر اسے دے دی۔ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے۔ یہ دیہاتی لوگ بہت کم ہمدردی پر بھی راضی ہوجاتے ہیں۔ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بنِ الخَطَّابِ))

''اس کا والد میرے ابا جان، عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا دوست تھا۔''

پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا:

((إِنَّ أَبَرَّ البِرِّ صِلَةُ الوَلَدِ أَهلَ وُدِّ أَبِيهِ .)) ❶

''سب سے بڑی نیکی اولاد کا اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔''

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبردہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: میں آپ سے اس لیے ملنے آیا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا:

((مَن أَحَبَّ أَن يَصِلَ أَبَاهُ فِي قَبرِهِ فَليَصِل إِخوَانَ أَبِيهِ بَعدَهُ .))

''جو شخص اپنے والد کی وفات کے بعد بھی اس سے حسن سلوک کرنے کا خواہشمند ہے، اسے چاہیے کہ اپنے والد کے بعد اس کے بھائیوں (اپنے چچاؤں) کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

چونکہ آپ کے ابا جان اور میرے ابا جان کے درمیان گہری دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ مجھے اچھا لگا کہ میں اس رشتے کو نبھاؤں۔ ❷

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ عمل یقیناً ان کے والد کی طرف سے دی گئی اعلیٰ تربیت اور اسلامی طرز زندگی کے شعور اور تعلیم کی وجہ سے تھا۔ کیونکہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خود بھی یہی بات فرمائی تھی کہ:

((مَن أَحَبَّ أَن يَصِلَ أَبَاهُ فِي قَبرِهِ فَليَصِل إِخوَانَ أَبِيهِ بَعدَهُ .)) ❸

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب صلة أصدقاء الأب و الأم و نحوهما، حديث: 2552.

❷ صحيح: مسند أبي يعلى: 37/10، حديث: 5669، المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لابن حجر: 355/11، حديث: 2547.

❸ البر والصلة عن ابن المبارك وغيره، للحسين بن حرب المروزي، ص: 46، حديث: 89.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اپنے والد کی وفات کے بعد بھی اس سے حسن سلوک کرنے کا خواہشمند ہے، اسے چاہیے کہ اپنے والد کے بعد اس کے بھائیوں (اپنے چچاؤں) کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

اس حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ ہمارے معاشرے میں...... باوجود مسلم معاشرہ ہونے کے...... جہالت کی جو بدترین روش پائی جاتی ہے کہ باپ کے بھائیوں کو اپنے شریک قرار دے کر ان سے نفرت اور عداوت کا رویہ رکھا جاتا ہے؛ یہ روش اور سوچ نہایت جاہلانہ، مجرمانہ، غیر اخلاقی اور غیر شرعی ہے۔

معزز قارئین! دراصل والدین کی وفات کے بعد والد کے دوستوں اور والدہ کی سہیلیوں کے ساتھ حسن سلوک کو اعلیٰ نیکی اسی لیے قرار دیا گیا ہے کہ اس نیکی کی نسبت والدین کی طرف ہے۔ جس عمل کی نسبت والدین کی طرف ہو؛ اللہ تعالیٰ اس عمل کو نہایت اہمیت وفضیلت کا حامل بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ تاریخ انسانی میں متعدد قربانیاں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے دی گئیں۔ آدم علیہ السلام کے بیٹوں سے یہ سلسلہ جاری ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے علاوہ کسی قربانی کو باقاعدہ عبادت اور اسلامی شعار قرار نہیں دیا۔ [1] اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں والدین کا کردار تھا۔ اس عمل کی نسبت والدین کی طرف ہے۔ بیٹے کو باپ کی غیر موجودگی میں پالنے، اچھی تربیت کرنے اور فرمانبرداری کی راہ پر چلانے کی ذمہ داری نبھانے کے بعد باپ کے ساتھ روانہ کرنے کا عظیم اور عدیم المثال کردار ماں نے انجام دیا۔ اور بڑھاپے میں ملنے والا بیٹا، نظروں سے دور رہنے کی تکلیف برداشت کرنے کے بعد اسی بیٹے کو معصوم عمر میں اپنے ہاتھوں سے اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا عزم باپ نے کیا، بیٹے نے کمال درجہ فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا۔ یہ ایسا مرحلہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے انسانی ہمت کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے اسے ﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ﴾ یعنی: بہت بڑی آزمائش قرار دیا ہے۔ لیکن اس آزمائش میں پورا اترنے پر اس عمل کو تاقیامت عبادت قرار دے دیا۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ والدین سے نسبت رکھنے والا عمل، اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہوتا ہے۔

والدین کی وفات کے بعد بھی اگر انسان اپنے والدین کی خدمت کا عمل جاری رکھنا اور اس کا اجر حاصل کرنا چاہے تو اس کے لیے شریعت اسلامیہ مکمل راہنمائی کرتی ہے۔

---

[1] اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [الحج: 36]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا والدین کی وفات کے بعد بھی کوئی ایسا ذریعہ ہے کہ میں ان کے ساتھ اچھائی کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَم۔ الصَّلَاةُ عَلَيهِمَا وَالاِستِغفَارُ لَهُمَا وَإِيفَاءٌ بِعُهُودِهِمَا مِن بَعدِ مَوتِهِمَا وَإِكرَامُ صَدِيقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا .)) ❶

''ہاں۔ ان کی نماز جنازہ ادا کرنا۔ ان کے لیے بخشش مانگنا۔ ان کی وفات کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا۔ ان کے ساتھیوں کا احترام کرنا۔ ان کے خاص رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔''

اس حدیث کے ابتدائی الفاظ کے پیش نظر ایک معاملہ نہایت قابل غور ہے، کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے والدین کے ساتھ قلبی لگاؤ اور پیار تو بہت رکھتے ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ نماز جنازہ کس طرح پڑھی جائے؟ والدین کی وفات پر ان کے لیے نماز جنازہ میں دعائے مغفرت کن الفاظ میں کرنی ہے؟ یہ معاملہ مسلم معاشرے میں نہایت افسوس ناک ہے۔ جبکہ ہونا یہ چاہیے کہ والدین اپنے بچوں کی دینی تعلیم کا اس قدر اہتمام ضرور کر کے جائیں کہ ان کا بیٹا ان کی نماز جنازہ پڑھا سکتا ہو، ان کے لیے دل کی گہرائیوں سے پرخلوص، اور اللہ کے ہاں رو رو کر آنسو بہا بہا کر دعائیں کر سکے۔ نماز جنازہ میں یہ ضروری نہیں کہ پڑھانے والا بہت بڑا عالم ہو، اگر باقاعدہ عالم اور مولوی نہ بھی ہو لیکن میت کا بیٹا ہو تو اس کی دعاؤں میں تاثیر کا اپنا اور انوکھا رنگ ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب والدین نے اولاد کی ایسی تربیت کرنے کا اپنی زندگی میں اہتمام کیا ہو۔ لیکن اگر انہیں اولاد کو پڑھانے کا موقع نہیں ملا لیکن اولاد نیکی کی راہ پر چلے تو والدین کے لیے راحت کا باعث ہے۔

تعلق توڑنے کا انجام

[29]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قال : ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحِمَ شُجْنَةً)) ، وَقَالَ : ((أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ وَصَلَكِ ، وَأُدْخِلَ النَّارَ مَنْ قَطَعَكِ))

❶ سنن ابن ماجة ، كتاب الأدب ، باب صِل من كان أبوك يصل ، حديث : 3664 ، الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی ﷾ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث إسنادہ ضعیف: یہ روایت عبداللہ بن یزید بن قسیط اور اس کے والد یزید بن قسیط کے مجہول ہونے کے باعث ضعیف ہے۔ البتہ باقی راوی ثقہ ہیں۔ یہ حدیث بعینہ ان الفاظ میں نہیں مل سکی۔ البتہ اس کے متعدد شواہد موجود ہیں، لہٰذا معنوی طور پر صحیح ہے۔ صحیح بخاری، رقم: 5988، 5989۔

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم (رشتہ داری) کو (اپنی ذات سے) جڑی ہوئی شاخ کی مانند پیدا کیا۔ اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ میں جنت میں اسی کو داخل کروں گا جو تجھے ملائے گا۔ اور اس کو آگ میں پھینک دوں گا جو تجھے توڑے گا۔

شرح الحدیث گزشتہ حدیث میں والد کے دوستوں اور تعلق داروں سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے اُسی حدیث کی مناسبت سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ والدین کی وفات کے بعد والد کے دوستوں اور والدہ کی سہیلیوں سے حسن سلوک کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے کہ انہیں اس تعلق داری کو مضبوط رکھنے اور اسے احسن طریقے سے ملا کر رکھنے پر اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ والدین سے چاہے اچھا سلوک رکھا ہو لیکن ان کی وفات کے بعد اگر والد کے دوستوں اور والدہ کی سہیلیوں کا احترام اور ان سے حسن سلوک نہیں کرو گے تو یہ بھی قطع تعلقی (رشتہ داری توڑنے) کے زمرے میں آئے گا۔ جس کی سزا جہنم ہے۔

رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے، ان کی خوشی، غمی، معاشی و معاشرتی اتار چڑھاؤ، الغرض اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ومخالفت کے علاوہ؛ جملہ امور زندگی میں رشتہ داروں کے ساتھ تعاون، ہمدردی اور حسن سلوک کا رویہ رکھنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور اسے قرآن مجید میں بیان بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کرنے اور ان سے قطع تعلقی کرنے والوں کے لیے سخت ترین وعید سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝﴾ [البقرة: 27]

”جو لوگ اللہ سے کیے گئے عہد کو پختہ کرنے کے بعد بھی توڑ دیتے ہیں اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے ہیں، بالکل یہی لوگ بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی کو انسان کے لیے موجب لعنت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴾ [الرعد: 25]

''جو لوگ اللہ سے کیے گئے عہد کو پختہ کرنے کے بعد بھی توڑ دیتے ہیں اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے ہیں، بالکل انہی لوگوں کے لیے لعنت اور بدترین ٹھکانہ ہے۔''

رشتہ داری توڑنا اور قرابت داری کی پرواہ نہ کرنا منافقوں کا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴾ [محمد: 22]

''کچھ بعید نہیں کہ اگر تم حکمران بنو تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرو گے۔''

قابل غور بات یہ ہے کہ اگر عامی رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر بڑا اور خطرناک جرم ہے کہ اس کے مرتکب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے تو والدین کے ساتھ قطع تعلقی کرنے والے کی بدبختی کا کیا عالم ہوگا؟ وہ تو ایسا خسارہ اور نقصان اٹھائے گا کہ جس کا تصور انسانی عقل کے لیے محال ہے۔ [العیاذ باللہ]

[30]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، وَمُحَمَّدٍ سَمِعَا الزُّهْرِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری، کتاب الادب، باب إثم القاطع، حدیث: 5984، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم و تحریم قطیعتها، حدیث: 2556، سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی صلة الرحم، حدیث: 1909.

ترجمة الحدیث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو (فرماتے ہوئے) سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[31]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، (عَنِ الزُّهرِيِّ)❶ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

تخریج الحدیث صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، حديث : 2556، الآداب، للبيهقى، ص: 8، حديث : 7، حلية الأولياء و طبقات الأصفياء، لأبى نعيم : 308/7، سنن الترمذى، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فى صلة الرحم، حديث: 1909 .

ترجمة الحدیث سفیان بن عیینہ بھی کہتے ہیں کہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

تعلق قائم رکھنے کی فضیلت

[32]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ ، وَ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) .

تخریج الحدیث اس سند سے مروی متن قابل قبول اور صحیح ہے کیونکہ اس کے متعدد شواہد صحیح اسناد کے ساتھ موجود ہیں۔ دیکھیں: صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب من أحب البسط فى الرزق، حديث: 2067، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، حديث: 2577، الأدب المفرد، للبخارى، حديث : 56 .

ترجمة الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو، وہ صلہ رحمی کرے۔

شرح الحدیث یہی بات حدیث نمبر:15، اور 17 میں بھی بیان ہوئی ہے۔ لیکن اسے یہاں مکرر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی کے والدین وفات پا گئے ہیں تو اب بھی وہ انسان والد کے دوستوں اور والدہ کی سہیلیوں سے حسن سلوک کرتا اور ان کی خدمت کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں بھی اسے وہی ثمرات اور وہی فوائد حاصل ہوں گے جو اسے والدین کی خدمت کے صلہ میں حاصل تھے۔ اگر والدین کے تعلق داروں پر اپنے

❶ بریکٹ کے الفاظ مخطوطہ سے ساقط ہیں۔ ہم نے دیگر مصادر سے نقل کیے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دروازے بند کرلو گے تو رزق وعمر میں برکت سے محروم کردیے جاؤ گے۔

[33]..... حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، (قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ،) ❶ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: ((إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ (مِنَ الرَّحْمٰنِ) ❷ تَقُولُ: يَا رَبِّ، إِنِّي ظُلِمْتُ، إِنِّي قُطِعْتُ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، فَيُجِيبُهَا: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، وَأَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ.))

تخریج الحدیث علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔الأدب المفرد، للبخاري: حديث : 65، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة) : 157/15، حديث: 9273، البر والصلة، للحسين بن حرب، حديث : 133.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشتہ داری اللہ کی ذات سے منسوب ہے۔ وہ کہتی ہے: میرے اللہ! میرے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ مجھے توڑ دیا گیا ہے۔ اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میں اس سے قطع تعلق کردوں گا جو تجھے توڑے گا۔ اور اس کو اپنا بناؤں گا جو تجھے جوڑے گا۔

شرح الحدیث صلہ رحمی میں سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔ والدین سے حسن سلوک، فرمانبرداری، خدمت اور ان کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے کا حق تمام انسانی حقوق میں اولیں حیثیت کا حامل ہے۔ جس نے والدین کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا، والدین کو عمر بھر دکھی رکھا؛ وہ اپنے والدین کے وفات پا جانے کے بعد فلاحی کاموں میں حصہ لینے، دیگیں پکا کر کھانا تقسیم کرنے اور لوگوں کو والدین کے نام پر صدقہ خیرات دینے جیسے رسمی کام کرتا رہے اسے ان کاموں کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کے والدین اس سے ناراض اور دکھی رہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''میں اس سے قطع تعلق کردوں گا جو تجھے توڑے گا'' نہایت قابل غور ہے۔ اگر اسی بات کو ہم سامنے رکھیں تو ہمیں حقیقت کا ادراک ہوجائے گا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دور اور اس کی مساجد سے دور کیوں

---

❶ بریکٹ میں مذکور سند کے الفاظ مخطوطہ سے ساقط ہیں۔ اسے امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب "الأدب المفرد" سے نقل کیا گیا ہے۔

❷ "مِنَ الرَّحْمٰنِ" مخطوطہ میں مذکور نہیں ہیں، یہ الفاظ ہم نے الأدب المفرد سے نقل کیے ہیں۔ یہ حدیث اسی سند اور اسی متن کے ساتھ الأدب المفرد میں بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ دراصل ہمارے ہی اعمال نے ہمیں اس حالت تک پہنچا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت سے محروم کر دیا ہے۔

اور اسی طرح اگر اس سے مراد یہ لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص توڑ دے گا جو صلہ رحمی کو توڑے گا، تو غور کرنا چاہیے کہ جو گھرانے مختلف فسادات، اختلافات اور لڑائی جھگڑوں میں گھر ہوئے ہیں، ان کی اس بربادی کے پیچھے کہیں نہ کہیں والدین کی نافرمانی، والدین کی دکھی آہیں اور والدین کی بددعا ضرور موجود ہے۔

والدین کا نافرمان؛ جنت سے محروم

[34]..... حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُقْبَةَ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ ، وَلَا مُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ)) .

تخریج الحدیث إسناده حسن: مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة)]: 477/45، حديث: 27484، السنة لابن أبي عاصم : 141/1، حديث : 321، مسند الشاميين ، للطبراني : 254/3، حديث: 2200.

ترجمة الحدیث سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی اور تقدیر کا منکر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

شرح الحدیث اس حدیث مبارکہ میں نہایت خطرناک گناہوں کے ساتھ ملا کر والدین کی نافرمانی کے گناہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ والدین کی نافرمانی کس قدر سنگین، خطرناک اور مہلک گناہ ہے۔ جس طرح شرابی کبھی جنت میں نہیں جائے گا، تقدیر کا منکر کبھی جنت میں نہیں جائے گا اسی طرح والدین کا نافرمان کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔

والدین کا نافرمان:

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کر کے یہی ثابت کیا ہے کہ والدین کے تعلق داروں سے حسن سلوک اور رسمی صدقہ خیرات اور دیگر بڑے بڑے کام کرنے، رفاحی امور میں والدین کے نام سے منسوب ہسپتال، تعلیمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وخیراتی ادارے بنانے سے بھی تیرے نامہ اعمال میں شامل شدہ جرم اور داغ کبھی نہیں دھلے گا جو داغ تو نے والدین کی نافرمانی کر کے، انہیں دکھی کر کے، انہیں بے آسرا کر کے، ان کی خدمت سے روگردانی کر کے اپنے نامہ اعمال پر لگایا ہے۔ بالکل اسی طرح تیرے لیے بھی کوئی بخشش، کوئی رعایت، کوئی نرمی اور کوئی گنجائش نہیں ہوگی جس طرح شرابی اور کافر کے لیے نہیں ہوگی۔

تقدیر کا انکار:

تقدیر پر یقین رکھنا ہمارے ایمان کا جزولازم ہے۔ اس کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ سیدنا جبریل علیہ السلام جب انسانی شکل میں آئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا تھا:

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ.)) ❶

''تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر یقین رکھو۔ اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی یقین رکھو۔''

ایک حدیث مبارکہ میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ان الفاظ میں مذکور ہے:

((وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ.)) ❷

''اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا؛ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو تو اللہ تعالیٰ اسے تبھی قبول کرے گا جب تقدیر پر تمھارا ایمان ہوگا۔''

یعنی جو انسان تقدیر پر یقین نہیں رکھتا، وہ مومن و مسلمان نہیں ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ تقدیر پر ایمان، اس کے تقاضوں اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات کے حوالے سے شکوک وشبہات کا ایسا جال شیطان نے بچھا رکھا ہے کہ کچھ لوگ تقدیر کے متعلق نظریہ قائم کرنے میں اس قدر غلطی کا شکار ہوئے کہ مختلف گمراہ فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب معرفة الإیمان والإسلام والقدر . . ، حدیث: 8.

❷ سنن أبی داؤد، کتاب السنة، باب فی القدر، حدیث: 4699.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی:

اسی طرح شراب نوشی کرنے والا انسان بھی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ اس کا یہ جرم اس قدر سنگین اور شدید ہے کہ شریعت نے اس کے لیے دنیا میں بھی سخت سزا مقرر کی ہے اور آخرت میں بھی اس کے لیے سخت ترین وعید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَشْرَبُ الْخَمرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤمِنٌ .)) ❶

''جب کوئی شخص شراب پیتا ہے تب وہ مومن نہیں ہوتا۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والوں کو روز قیامت رسول اللہ ﷺ کی زبان سے لعنت کا مستحق قرار دیا ہے۔ ❷

زیر بحث حدیث مبارکہ میں تقدیر کے انکار اور شراب نوشی جیسے موجب کفر ولعنت اعمال کے ساتھ ملا کر والدین کی نافرمانی کو بیان کرنا اسی مفہوم کی عکاسی کرتا ہے کہ والدین کی نافرمانی بھی ان دو بداعمالیوں جیسی قبیح حرکت ہے۔ اور والدین کی نافرمانی کا موجب لعنت ہونا، اسی کتاب میں حدیث نمبر: 26 میں بھی مذکور ہے۔

قطع رحمی کے بدلہ میں صلہ رحمی

[35]...... حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ❸ بْنُ عَمْرٍو الْفَقِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيِّ وَلَكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِي تُقْطَعُ رَحِمُهُ فَيَصِلَهَا)) .

تخریج الحدیث صحيح البخاري، كتاب الادب، باب ليس الواصل بالمكافئ، حديث : 5991، سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، حديث : 1697، سنن الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في صلة الرحم، حديث : 1908، ۔ الأدب المفرد، للبخاري،

❶ صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب لا يشرب الخمر، حديث : 6772.

❷ مصنف عبدالرزاق : 144/3، حديث : 5100.

❸ مخطوط میں "الحُسَين" ہے جو کہ درست نہیں۔ ہم نے صحیح البخاری کے مطابق درستی کی ہے۔ یہ حسن بن عمرو الفقیمی التیمی الکوفی (متوفی: 142ھ) ہیں۔ یہ امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کے تلمیذ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث : 68 .

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدلا چکانے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔ لیکن وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا ہے جس سے تعلق توڑا بھی جائے تو وہ پھر بھی تعلق جوڑے۔

شرح الحديث یہاں بہت ہی حساس معاملے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ بعض بدبخت یوں کہتے ہیں کہ والدین نے تو چھوٹے بیٹے کو پڑھایا، مجھے تو کمائی کرنے پر لگادیا، میں تو کمائی کرتا رہا اور سارا خرچہ چھوٹے بہن بھائیوں پر ہوتا رہا۔ لہٰذا امی ابو کو وہی بیٹا رکھے جس پر انہوں نے بہت سا خرچ کیا ہے۔ باپ کے متعلق ایسا گمان کرنا کہ اس نے ہمارے لیے کیا بنایا؟ یا جتنا عرصہ باپ نے کمایا اور ہم پر خرچ کیا میں نے بھی کر دیا ہے اب میرے بیوی بچے ہیں؛ میں ماں باپ کا خرچہ نہیں اٹھا سکتا۔ حدیث کے مفہوم کی رو سے ایسا کچھ بھی خیال کر کے والدین کی خدمت سے بھاگنے والا انسان اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ہے۔ یہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک نہیں کر رہا۔ حالانکہ والدین سے حسن سلوک اور ان کی خدمت اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کرنا اولاد کے ذمہ ضروری ہے۔ جو نہیں کرے گا وہ صرف گنہگار نہیں بلکہ دائمی جہنمی قرار دیے جانے والوں کی صف میں ہوگا۔ [العیاذ باللہ]

صلہ رحمی کیا ہے؟

[36]...... حَـدَّثَـنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الرَّحِمُ شِجْنَةٌ ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ)) .

تخريج الحديث صحيح البخاري ، كتاب الأدب ، باب من وصل وصله الله ، حديث : 5989 ، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 392/40 ، حديث : 24336 ، الأدب المفرد ، للبخاري ، حديث : 55 ، مسندأبي يعلى الموصلي: 73/8 ، حديث : 4599 .

ترجمة الحديث ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رحم (رشتہ داری) اللہ کی ذات سے منسوب ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) جس نے اسے جوڑا میں اسے اپنا بنالوں گا، اور جس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے توڑا میں اسے خود سے دور کردوں گا۔

قطع تعلقی کرنے والے کی نحوست

[37]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ بْنُ زَيْدِ الْمُحَارِبِيُّ أَبُو إِدَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ .))

تخریج الحدیث ابو ادام سلیمان بن زید المحاربی ضعیف راوی ہے۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کوضعیف قرار دیا ہے۔ الأدب المفرد، للبخاري، حديث : 63، البر والصلة، لحسين بن حرب، حديث : 135، شعب الإيمان، للبيهقي : 338/10حديث : 7590.

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قوم پر رحمت نہیں برستی جس میں کوئی، رشتہ داری توڑنے کا مرتکب شخص موجود ہو۔

شرح الحدیث اگر کوئی شخص کسی رشتہ دار سے تعلق توڑتا ہے تو اس کی نحوست کی وجہ سے اس کی پوری قوم متاثر ہوتی ہے۔ اس بد بخت شخص کی بدبختی اور نحوست ساری قوم کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عام رشتہ دار سے تعلق توڑتا ہے تو اس کی قوم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوجاتی ہے تو جو بد بخت اپنے والدین سے قطع تعلقی کرلے، اس کی نحوست، بدبختی اور ذلت کس قدر زیادہ ہوگی۔ اس حدیث کے پیش نظر یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ ہماری معاشرتی زندگی مجموعی طور پر بدحالی اور بے برکتی کا شکار کیوں ہے؟ اس کی بنیادی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں رشتوں کا احترام، تقدس اور لحاظ مفقود ہوچکا ہے۔ بلکہ دنیا کا سب سے اہم رشتہ؛ والدین کا ہے، اس رشتے کو بھی ہم نے اپنی انا، جھوٹی شان اور آزاد خیالی کی بھینٹ چڑھادیا ہے۔

اس حدیث پر غور کرنے پر مجھے یوں محسوس ہوا کہ شائد امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث والدین کے حسن سلوک سے متعلق کتاب میں اسی لیے شامل کی ہے کہ ہمیں اپنے گھروں، کاروبار، معاشی و معاشرتی حالات کی ابتری و بدحالی کا رونا رونے کی بجائے اپنے اعمال اور تعلقات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم اپنے اللہ کے حقوق ادا کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے تعلق داروں سے اچھا برتاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں؟

اور اس کے ساتھ ساتھ بحیثیت والدین بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے اخلاقی اقدار اور شرعی امور کو کس حد تک ملحوظ خاطر رکھا ہے؟ کیا ہم نے بحیثیت والدین اپنے بچوں سے تعلق توڑ تو نہیں دیا؟ کیا ہم اپنی اولاد کی نگرانی، دیکھ بھال اور تربیت میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ کیا اپنی اولاد کو اچھائی و برائی کی تمیز سکھانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں؟ وہ والدین بھی قطع تعلقی کے جرم کے مرتکب ہیں جو اپنی اولاد سے لاعلم، ان کی حرکات و سکنات سے بے خبر اور ان کی تربیت میں عدم دلچسپی کا شکار اور انہیں بے مہار اور آوارہ آزادی کے دلدادہ بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ کسی بھی گھرانے، خاندان، معاشرے اور قوم کی؛ اللہ کی رحمت سے محرومی کا ایک سبب والدین کی بے حسی اور آزاد خیالی کے نتیجے میں جنم لینے والی اخلاقی و مذہبی بے راہ روی ہے جو اولاد کی زندگیوں میں مضبوط پنجے گاڑ چکی ہے۔ لہٰذا جہاں اولاد کے لیے ضروری ہے کہ والدین کی عزت و اطاعت کا فریضہ انجام دیں وہاں والدین کا بھی اولیں فریضہ یہ ہے کہ اپنی اولاد کو صحیح مسلمان، سچا مومن، مفید شہری اور بااخلاق انسان بنانے میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کریں۔

قطع تعلقی کرنے والے کی سزا

[38]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُطْعِمٍ ، ❶ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) .

تخريج الحديث الأدب المفرد، للبخاري، حديث: 64، صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب إثم القاطع، حديث: 5984، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، حديث: 2556، سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، حديث: 1696، ـ سنن الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في صلة الرحم، حديث: 1909 .

ترجمة الحديث سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: قطع تعلقی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

❶ "أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ" ہے یعنی "محمد" کے والد کا نام "جُبَیر" ذکر نہیں بلکہ دادا کا نام مذکور ہے۔ لیکن درست یہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح الحدیث اگر احساس اور شعور زندہ ہوتو بحیثیت مسلمان اس بات کو سمجھنا کسی کے لیے مشکل نہیں کہ مسلمان کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس کی آخرت برباد ہوجائے۔ جو شخص حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے غافل اور لا پرواہ رہا اور اسے اس پر کبھی ملال بھی نہ ہوا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے مجرم کے طور پر پیش ہوگا۔ یہ سب سے بدنصیب انسان ہوگا۔ قیامت کے روز اس شخص کا ٹھکانہ جہنم ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ۝﴾ [طٰہٰ: 74، 75]

''حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اپنے رب کے سامنے مجرم کی حیثیت سے آئے گا، جہنم اسی کے لیے ہے۔ وہ اس میں نہ جیئے گا نہ مرے گا۔ اور جو شخص اس (اللہ) کے سامنے مومن (فرمانبردار) کی حیثیت سے آئے گا کہ اس نے نیک اعمال کیے ہوں گے، پس تو وہ لوگ ہیں جن کے لیے بلند درجات ہیں۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝﴾ [الزخرف: 74]

''مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔''

زیر بحث حدیث مبارکہ میں قطع تعلقی کا ارتکاب کرنے والے مجرم کا انجام بیان ہوا ہے، کہ وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اس حدیث میں قابل فکر بات یہ ہے کہ جو شخص اپنے والدین سے قطع تعلقی رکھتا اور ان سے بے نیاز اور بے خبر رہتا ہے، ان کی خدمت، اطاعت اور حسن سلوک نہیں کرتا؛ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا مجرم ہے اور وہ شخص جس قدر بھی ظاہری نیکیاں اپنے نامہ اعمال میں لے کر آئے گا؛ اسے جنت سے محرومی ہی ہوگی۔ کیونکہ اس کے نامہ اعمال میں والدین کی نافرمانی اور عدم اطاعت کا گناہ موجود ہوگا۔

قطع تعلقی پر اللہ کی طرف سے وعید

[39]..... حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ ❶ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، (قَالَ) سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

---

❶ مخطوط میں "النَّمِيْرِيُّ" ہے جو کہ درست نہیں۔ درست "النَّمَرِي" ہے، یہ النمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ کی طرف نسبت ہے۔ [دیکھیے: الأنساب، للسمعاني: 179/13]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ تَقُولُ: ، يَا رَبِّ إِنِّي قُطِعْتُ ، يَا رَبِّ ظُلِمْتُ ، يَا رَبِّ ، يَا رَبِّ ، يَا رَبِّ ، فَيُجِيبُهَا: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ، وَأَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ)).

تخریج الحدیث محدث البانی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ الأدب المفرد، للبخاري، حديث: 65، مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 157/15، حديث: 9273، البر والصلة، للحسين بن حرب، حديث: 133.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم (رشتہ داری) اللہ کی ذات سے منسوب ہے۔ وہ کہتی ہے: اے میرے رب! مجھے توڑ دیا گیا ہے۔ اے میرے رب! مجھ پر ظلم ہوا ہے۔ اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے قطع تعلق کر دوں گا جو تجھے توڑے گا۔ اور اسے اپنا بنا لوں گا جو تجھے جوڑے گا۔

والدین کی خدمت کرو...... دوبارہ موقع نہیں ملے گا

[illegible]

تخریج الحدیث [illegible]

ترجمة الحدیث [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس جانا چاہتا ہوں تاکہ مزید اعمال کروں اور مزید جزا حاصل کروں۔ پھر میں نے اپنے دل میں جہنم کا نقشہ کھینچا کہ میں اس کا تھوہر کھا رہا ہوں، اور اس کا کھولتا ہوا پانی پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے دل سے کہا: کوئی تمنا ہے تو بتاؤ؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپس بھیج دیا جاؤں اور توبہ کروں تاکہ جس عذاب میں مبتلا ہو گیا ہوں اس سے نجات پاسکوں۔ پھر میں نے اپنے دل سے کہا: اپنی چاہتوں (خواہشات) میں ہی رہتے ہو، کچھ عمل بھی کرلو۔

شرح الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ قول اس لیے بیان کیا ہے کہ انسان کے لیے دنیا میں ہی موقع ہے کہ وہ اعمال کر لے۔ اپنے والدین کی خدمت کر لے۔ موت کے بعد پچھتاوا کسی کام نہیں آئے گا۔ اور والدین کی زندگی بھی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کی قدر کر کے والدین کی خدمت اور اطاعت کرلو، والدین کی وفات کے بعد تمنا کرنا اور حسرت کرنا بے کار ہوگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ انسان کو محض تمناؤں اور خواہشات میں نہیں رہنا چاہیے؛ بلکہ عمل کرنا چاہیے۔ ہر شخص کا دل چاہتا ہے کہ جہنم سے محفوظ رہے اور جنت کا وارث بنے؛ تو اس کے لیے عمل کرنا ضروری ہے۔ ضروری ہے کہ اللہ کی توحید اور والدین کی اطاعت کو لازم پکڑے۔

حالات کیسے بھی ہوں...... والدین کی خدمت کرو

[41]...... حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (قَالَ): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ الْبُخَارِيُّ: ((وَبِهِ نَأْخُذُ)) قَالَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: ((مَنْ لَا يَعْلَمُ وَيَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ عَالِمٌ)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری، کتاب التطوع، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، حدیث: 1171، سنن أبی داؤد، كتاب الصلاة، باب إذا دخل الرجل والإمام يخطب، حديث: 1117.

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعات پڑھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارا عمل بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی کے مطابق ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص (کسی بات یا مسئلہ کو) نہیں جانتا اور اسے معلوم ہے کہ وہ نہیں جانتا، تو وہ بھی عالم ہے۔

شرح الحدیث اس حدیث کا اس کتاب کے عنوان کے ساتھ تعلق اور نسبت یہ ہے کہ جو انسان زندہ ہے اسے چاہیے کہ وقت گزرنے سے قبل اپنے والدین سے نیکی اور حسن سلوک کر لے۔ بالکل اسی طرح کہ جس طرح خطیب کے خطبہ کے دوران آنے والے کو فورا دو رکعات پڑھنی چاہئیں تاکہ وقت نہ گزر جائے۔ اور ایک مفہوم اس حدیث سے یہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نماز ادا کرنے والے کے پاس بلند آواز سے بولنا اس کی نماز میں خلل کا باعث بنتا ہے، بلند آواز کا ماحول نمازی کے لیے غیر موزوں ہے، لیکن خطبہ جمعہ کے دوران آنے والے کو اللہ کے نبی ﷺ نے دو رکعات پڑھنے کا حکم دیا ہے حالانکہ خطیب بآواز بلند بات کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح اولاد کے لیے ضروری ہے کہ انہیں والدین کی طرف سے کوئی سازگار اور موزوں ماحول نہ بھی ملے، والدین کا رویہ اور طرز زندگی اگرچہ اس کے لیے تکلیف دہ ہو لیکن پھر بھی اسے چاہیے کہ والدین کی خدمت و اطاعت کے لیے کوشاں رہے۔ اور ان سے بدتمیزی کرنے سے مکمل اجتناب کرے۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے قول سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ جس شخص کے بچپن میں ہی اس کے والدین وفات پا گئے، یا وہ اپنے والدین کے پاس کسی مجبوری کے باعث نہ رہ سکا، اسے والدین کی خدمت کا موقع سے نہ مل سکا، اور والدین وفات پا گئے، لیکن اس کے دل میں والدین کا احترام موجود ہے، تو والدین کی وفات کے بعد اسے ان کی خدمت نہ کر سکنے کا افسوس اور احساس یقینی ہو تو اسے امید رکھنی چاہیے کہ اس کی دوری و عدم خدمت گزاری کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔

والدین پر غصہ مت کرو

[42]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوْصِنِيْ وَأَقْلِلْ لَعَلِّيْ أَعِيْهِ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَسَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: ((لَا تَغْضَبْ)) .

تخریج الحدیث صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، حديث:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6116، سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی کثر الغضب، حدیث: 2020، مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 357/14، حدیث: 8744، السنن الکبری، للبیهقی: 181/10، حدیث: 20281، الآداب، للبیهقی: ص: 55، حدیث: 134.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول (ﷺ)! مجھے نصیحت کیجیے۔ لیکن مختصر کیجیے تا کہ میں یاد رکھ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔ اس آدمی نے ایک یا دو مرتبہ مزید یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے ہر بار یہی فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔

شرح الحديث اگر اہل ایمان کے لیے عمومی حکم یہ ہے کہ غصہ نہ کیا کر، تو والدین کے معاملے میں یہ حکم تو بالاولیٰ زیادہ شدید ہے۔ والدین سے ترش اور سخت بات کرنا بھی جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ [الإسراء: 23]

''انہیں اُف بھی نہ کہو۔ اور سخت کلامی بھی نہ کرو۔ ان کے ساتھ اچھی بات ہی کرو۔''

لہٰذا جب معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ غصہ کرنا حرام ہے تو والدین کے ساتھ غصہ کرنا تو بالاولیٰ ممنوع اور حرام ہے۔

غصے پر قابو رکھو

[43]...... حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ النَّاسَ، وَلٰكِنَّ الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ)).

تخريج الحديث علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ الادب المفرد، للبخاری، ص: 446، حدیث: 1317، مسند إسحاق بن راهویه: 446/1، حدیث: 516، شرح مشکل الآثار، للطحاوی: 331/4، حدیث: 1645، شرح السنة، للبغوی: 160/13، حدیث: 3582، اعتلال القلوب، للخرائطی: 38/1، حدیث: 63.

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقتور وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں پر غلبہ پالے، بلکہ طاقتور وہ ہے جو اپنے نفس پر غلبہ (قابو) پالے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح الحدیث والدین بوڑھے ہو جائیں تو ان کے سامنے اپنی جوانی اور طاقت کے نشہ میں بدکلامی اور سخت رویہ اپنانے میں بہادری نہ سمجھو۔ تمھاری جوانی اور والدین کے بڑھاپے میں والدین کو تمھاری محبت، نرمی، ہمدردی، خدمت، اطاعت اور سہارے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لیے اپنی طاقت کو آزمانے اور والدین پر رعب جھاڑنے سے مکمل گریز کرو۔ تمھاری حقیقی بہادری یہ ہے کہ تم اپنے والدین کی سخت اور ترش بات پر بھی اپنے غصے پر قابو رکھو اور انہیں نرمی کے ساتھ جواب دو۔ غالباً اسی مفہوم کو بیان کرنے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو یہاں ذکر کیا ہے۔

زبان پر قابو رکھو

[44]...... حَـدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُقَاتِلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بِنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ ❶ قَـالَ: ((مَـكَـثَ ابْنُ أَبِي نَجِيْحٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثَـلَاثِيْنَ سَنَةً لَا يَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ يُؤْذِيْ بِهَا جَلِيْسَهُ)).

تخریج الحدیث اس کی سند میں انقطاع ہے۔ سير أعلام النبلاء، للذهبي: 125/6 (في ترجمة عبد الله بن أبي نجيح يسار أبو يسار الثقفي)

ترجمة الحدیث ابراہیم بن کیسان رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن ابی نجیح رحمہ اللہ ❷ نے تیس سال تک ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے ان کے ہم مجلس افراد کو تکلیف پہنچے۔

شرح الحدیث یہ ہمارے اسلاف کا رویہ اور نمونہ ہے کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور حسن اخلاق کا رویہ رکھتے تھے تو اپنے والدین کے ساتھ کس قدر نرم اور ہمدرد و مطیع ہوں گے۔

ہاتھ پر قابو رکھو

[45]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَـلَامٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: أَتَدْرُوْنَ مَا السَّلَامُ؟ اَلسَّلَامُ: أَنْتَ اٰمِنٌ

❶ مخطوطہ میں: "حَـدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ كَيْسَانَ" ہے۔ سیر أعلام النبلاء میں امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی امام بخاری رحمہ اللہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ البتہ امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب التاریخ الکبیر میں درست نام مذکور ہے اسی کی بنا پر ہم نے نقل کیا ہے۔

❷ ابن ابی نجیح رحمہ اللہ کا نام عبداللہ بن ابی نجیح یسار المکی ہے۔ آپ ثقہ راوی تھے۔ آپ کی وفات 131ھ میں ہوئی۔ کتب ستہ میں آپ کی مرویات منقول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنِّی ، أَنْتَ سَالِمٌ مِنِّی .

ترجمة الحديث امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: کیا تم جانتے ہو کہ سلام (سلامتی) کیا ہے؟ سلام (سلامتی) یہ ہے کہ تم میری طرف سے امن میں اور میری طرف سے سلامت رہو۔ [1]

شرح الحديث مسلمان ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ انسان حقوق اللہ ادا کرنے میں مشغول رہے اور حقوق العباد میں غفلت کر جائے۔ حقوق العباد کی ادائیگی اسلام کے بنیادی احکام میں سے ہے۔ جس شخص کے والدین اس کی زبان یا اس کے ہاتھ سے محفوظ نہیں؛ درحقیقت وہ انسان مسلمان نہیں ہے۔

والدین کی خدمت جتلانا، جہالت ہے

[46]...... سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْنَدِيَّ يَقُوْلُ : جَاءَ سَلْمُ بْنُ سَالِمٍ إِلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَجَعَلَ يُسْمِعُهُ ، يَقُوْلُ : فَعَلْتُ كَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ : أَشْفَانِي مِنْكَ عَقْلُكَ ، قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى : ﴿وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾

تخريج الحديث یہ روایت بھی اس کتاب کے علاوہ کسی مصدر سے نہیں مل سکی۔ [مترجم]

ترجمة الحديث (امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں نے ابوعبداللہ المسندی کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلم بن سالم، امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے پاس آیا، اور انہیں سنا کر کہنے لگا: میں نے یہ کیا میں نے وہ کیا۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہاری عقل نے مجھے تم سے دور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جاہلوں سے دور رہو۔'' [الاعراف : 199]

شرح الحديث اس روایت میں دو طرح کا مفہوم ہے: (1): بعض بدبخت انسان یہ سوچتے ہیں کہ ہم کتنا تعاون کریں؟ کتنا خرچہ اٹھائیں؟ جتنا میں کر سکتا ہوں کر لیا ہے، بلکہ اپنی ہمت سے زیادہ کر لیا ہے۔ اب مجھ سے مزید بوجھ نہیں اٹھایا جاتا۔ لہٰذا ماں باپ مجھ سے مزید تقاضا اور مطالبہ نہ کریں۔

(2): اگر والدین طبعاً سخت رویہ کے مالک ہیں، یا بڑھاپے کی وجہ ان کی طبیعت میں سختی آگئی ہے تو اولاد کے لیے ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ یہ جتلاتے پھریں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کے ساتھ ہر طرح سے نرمی اور اچھے سلوک کا رویہ رکھا ہے لیکن ماں باپ (یا ان دونوں میں سے کوئی ایک) ہمارے ساتھ نرمی نہیں برتتے۔ ڈانٹتے

[1] یہ روایت اس کتاب کے علاوہ کسی مصدر سے نہیں مل سکی۔ البتہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں، برا بھلا کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ہر دو صورت میں والدین کی خدمت اور حسن سلوک کا رویہ اپنانا اولاد کی ذمہ داری ہے۔ اولاد کو والدین سے حسن سلوک کا رویہ؛ والدین کے لیے نہیں بلکہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کے لیے رکھنا ہے۔

والدین سے مقابلہ اور تکرار مت کرو

[47]...... حَدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: ((دُونَكِ فَانْتَصِرِي)).

تخریج الحدیث محدث البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ الأدب المفرد، للبخاری، ص: 159، حدیث : 558، سنن ابن ماجة، کتاب النكاح، باب حسن معاشرة النساء، حدیث : 1981، مسند إسحاق بن راھویه : 1030/3، حدیث: 1781.

ترجمة الحدیث ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا: تم اپنا بدلہ لے لو۔

شرح الحدیث یہ ایک مفصل روایت کا اختصار ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ زینب بنت جحش بغیر اجازت ہی میرے حجرے میں آگئیں۔ وہ اس وقت بہت غصے میں تھیں۔ انہوں نے میرے لیے بہت غصے کا اظہار کیا۔ میں نے منہ پھیر لیا۔ ان کی باتوں کا کوئی جواب نہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم بھی اپنا بدلہ لے لو۔ پھر میں زینب (رضی اللہ عنہا) کی طرف پلٹی اور انہیں خوب جواب دیا۔ حتیٰ کہ ان کے منہ میں لعاب خشک ہوگیا، وہ میری باتوں کا جواب نہ دے سکیں۔ [1]

امام بخاری رحمہ اللہ کا اس روایت کو یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کے نامناسب رویے اور ناپسندیدہ بات پر غصہ آئے تو اس کا بدلہ چکانے میں اس بات کا لحاظ ضرور رکھا جائے گا کہ مدمقابل تمھارے برابر

[1] یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ مختلف کتب میں مذکور ہے۔ دیکھئے: سنن ابن ماجة، کتاب النكاح، باب حسن معاشرة النساء، حدیث : 1981، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الانتصار، حدیث: 4898، سنن النسائی، کتاب عشرة النساء، باب حب الرجل بعض نسائه اکثر من بعض، حدیث: 3946.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ہو۔ اگر تمھارے مقابلے میں والدین ہیں، یعنی اگر والدین نے کوئی سخت بات، یا غیر مناسب بات کردی یا کسی ایسے موقع پر کوئی بات کردی جہاں اولاد کو بے عزتی محسوس ہو، تو اولاد کے لیے کسی صورت جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والدین سے بدلہ لیں اور زبان درازی کریں۔ بلکہ ان کا ادب ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ بدلہ منصب و حیثیت کی برابری کی صورت میں لیا جاتا ہے۔

والدین سے محبت کا اظہار کرو

[48]...... حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ أَنَّهُ أَحَبَّهُ)).

تخريج الحديث إسناده صحيح: الأدب المفرد، للبخاری، ص: 191، حديث: 542، سنن أبی داؤد، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، حديث: 5124، سنن الترمذی، أبواب الزهد، باب ماجاء فی إعلام الحب، حديث: 2392.

ترجمة الحديث سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ...... انہوں نے آپ ﷺ سے ملاقات کی ہے...... وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اپنے کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

شرح الحديث جس سے محبت ہو، اسے بتانے میں فائدہ یہ ہے کہ وہ شخص بھی آپ کے لیے اپنے دل میں احترام اور محبت کا جذبہ رکھے گا۔ اس روایت کو یہاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے والدین سے محبت کرتا ہے تو ان سے محبت کا اظہار کرے، محبت و پیار کا ثبوت دیتا رہے تو والدین کے دل میں اس کے لیے مزید نرمی، محبت اور پیار پیدا ہوگا۔ جس کی وجہ سے والدین اس سے خوش رہیں گے اور اس کے لیے دعائیں کریں گے۔ والدین کے خوش رہنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور والدین کی دعاؤں سے انسان کو کامیابیاں اور اللہ تعالیٰ کا قرب ملے گا۔

والدین کی غیبت مت کرو

[49]...... سَمِعْتُ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ، سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ: ((مَا اغْتَبْتُ أَحَدًا مُنْذُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلِمْتُ أَنَّ الْغِيْبَةَ تَضُرُّ أَهْلَهَا)) .

تخریج الحدیث الترغيب والترهيب، لقوام السنة : 140/3، حديث : 2244، التاريخ الأوسط، للبخارى : 322/2 .

ترجمة الحديث ابوعاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں ❶: میں نے تب سے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ غیبت اپنے مرتکب کو نقصان دیتی ہے۔

شرح الحدیث اگر کسی شخص کی کسی بری عادت، برائی اور عیب کے متعلق تمھیں معلوم ہے تو اسے لوگوں کے سامنے ہرگز بیان نہ کرو، کیونکہ اسے غیبت کہتے ہیں اور غیبت بہت بڑا جرم اور گناہ ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اگر معاشرے کے عام لوگوں کے بارے میں یہ حکم ہے تو والدین کے بارے میں کس قدر سخت اور شدید حکم ہوگا۔ والدین کی عادات، انداز زندگی اور عملی زندگی میں کتنی ہی برائیاں ہوں، انہیں لوگوں کے سامنے بیان کر کے اپنے والدین کی عزت کو داغدار کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ روایت اس کتاب میں اسی وضاحت کے لیے بیان کی ہے کہ والدین کی غیبت کرنا، یعنی: ان کی عملی کوتاہیاں، خطائیں، برائیاں اور عیوب، لوگوں کے سامنے ہرگز بیان نہ کرو۔ اس سے والدین کی دلآزاری ہوتی ہے اور ان کی عزت میں کمی آتی ہے۔ غیبت کی تعریف یہی بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ'' ❷ یعنی: کسی مسلمان کی ایسی بات لوگوں کے سامنے بیان کرنا جس کا لوگوں تک پہنچنا اس مسلمان کو ناپسند ہو۔

تو عام مسلمان کی عزت کے تحفظ کے لیے اس قدر تاکید ہے تو والدین کے معاملے میں تو بالاولیٰ زیادہ تاکید اور سختی ہے۔ والدین کے عیوب اور ان کی خامیاں کسی کے سامنے بیان نہ کرو، وہ تمھارا قریبی رشتہ دار ہو، دوست ہو یا تمھاری بیوی۔

والدین پر نرمی اور ترس کرو

[50]...... حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مِخْرَاقٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا،

❶ ابوعاصم رحمہ اللہ کا نام ضحاک بن مخلد تھا۔ آپ امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ وقت کے بہت بڑے ثقہ امام ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ذہین، سلیم العقل اور پیکر زہد وتقوی تھے۔

❷ صحيح مسلم، رقم: 2589 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَوْ إِنِّيْ لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا، قَالَ: ((وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ)).

تخريج الحديث إسناده صحيح: الأدب المفرد، للبخاري، ص: 136، حديث: 373، مصنف ابن أبي شيبة: 214/5، حديث: 25361، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 359/24، حديث: 15592، المعجم الأوسط، للطبراني: 142/3، حديث: 2736.

ترجمة الحديث سیدنا قرہ بن ایاس بن ریاب المزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر ترس آ جاتا ہے۔ یا (اس نے یوں کہا کہ) مجھے بکری پر رحم (ترس) آتا ہے کہ میں اسے ذبح کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ فرمایا: تمھیں اگر بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

شرح الحديث اگر جانور پر ترس کھانے سے انسان پر اللہ تعالیٰ رحم کرتے اور ترس کرتے ہیں تو انسانوں پر ترس اور رحم کرنے، ان سے ہمدردی کرنے اور ان کی تکالیف کو دور کرنے کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر پسندیدہ ہوگا؟ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر انسان اپنے والدین کے ساتھ رحم اور ہمدردی کا سلوک رکھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت تو بالاولیٰ واجب ہو جائے گی۔

والدین کے ساتھ ایسا ہی پیار بھرا رویہ رکھنے کا قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ﴿24﴾﴾

[الاسراء: 24]

''ان کے لیے رحم دلی کے ساتھ عاجزی کے بازو جھکائے رکھو۔ اور کہو: اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح انھوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔''

اس قدر خدمت کرو کہ ضمیر مطمئن رہے

[51]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالإِثْمِ؟ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ[1]، وَالإِثْمُ

[1] مخطوطہ میں "الخلق" ساقط ہے۔ دیگر نسخوں اور مصادر میں اسی طرح ہے جس طرح ہم نے نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا حَاكَ ❶ فِي نَفْسِكَ فَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تفسیر البر والإثم، حدیث : 2553، الأدب المفرد، للبخاری، حدیث : 295، 302، سنن الترمذی، أبواب الزھد، باب ماجاء فی البر والإثم، حدیث : 2389، مصنف ابن أبی شیبة : 212/5، حدیث : 25335.

ترجمة الحدیث سیدنا نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ نے نیکی اور بدی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی تو اچھا اخلاق ہے۔ اور بدی (برائی) وہ ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے۔ اور تمھیں برا لگے کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔

شرح الحدیث کون سا عمل برائی کے زمرے میں آتا ہے اور کون سا عمل نیکی اور اچھائی کہلاتا ہے، اس کی پہچان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے نہایت آسان کلیہ بیان کر دیا ہے۔ والدین سے حسن سلوک سے متعلق کتاب میں اس روایت کا مقصد یہ ہے کہ والدین کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا ہی حقیقی نیکی ہے۔ اور اگر والدین سے متعلق کسی معاملے میں تمھارا دل مطمئن نہ ہو، تمہارا ضمیر تمہیں اگر ملامت کر رہا ہو تو سمجھ لینا کہ تم والدین کے ساتھ بدسلوکی اور بے ادبی کے مرتکب ہو رہے ہو۔ اس لیے اس کام سے تائب ہو کر اپنے اللہ سے معافی طلب کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ رکھو۔ اسی میں کامیابی ہے۔

فتنوں کے دور میں بھی والدین سے روگردانی مت کرو

[52]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب . . . ، حدیث : 3511، صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب الفتنة من المشرق من حیث یطلع قرن الشیطان، حدیث : 2905، سنن الترمذی، أبواب الفتن، باب . . . ، حدیث : 2268.

❶ بعض مصادر میں "حاك" ہے جبکہ ہمارے پیش نظر برالوالدین کے مخطوطہ اور الأدب المفرد وغیرہ میں "حكَّ" ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار! فتنہ یہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ ادھر سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔

شرح الحدیث اس روایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ والدین کی نافرمانی کا ہوگا۔ لہٰذا والدین کی اطاعت وخدمت کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ فتنوں کے دور میں والدین کی خدمت واطاعت کو فراموش نہ کردینا۔

علماء نے فتنوں کے نمودار ہونے کی جگہ کا تعین باقاعدہ نقشہ جاتی سمتوں کے اعتبار سے کیا ہے۔ جو شہر اس فتنے کا گڑھ ہونے کے اعتبار سے علماء کے اتفاق رائے میں آتا ہے اس شہر کے لوگوں نے جو جو فتنے برپا کیے ان کے پوری انسانیت بالخصوص امت مسلمہ پر نہایت گہرے اور خطرناک اثرات مرتب ہوئے۔ بے رحمی کی ایسی نسبت ان کی طرف منسوب ہوئی کہ تا قیامت ڈھل نہ سکے گی۔

[53]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ : ((إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ .

تخریج الحدیث إسناده ضعيف: عبداللہ بن صالح کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔ البتہ متن کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح البخاري ، كتاب المناقب ، باب . . . ، حديث : 3511، صحيح مسلم ، كتاب الفتن وأشراط الساعة ، باب الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرن الشيطان ، حديث : 2905، سنن الترمذي ، أبواب الفتن ، باب . . . ، حديث : 2268 .

ترجمة الحدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنہ ادھر سے ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔ یعنی مشرق سے۔

شرح الحدیث والدین کی نافرمانی بھی فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ ہے۔ اس فتنے کے آثار یورپ میں تو بہت نمایاں ہیں کہ والدین اولاد پر حکم چلانے کی بجائے اولاد کے تابع اور ان سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں۔ بلکہ یورپ کی مثال کیوں دی جائے ہمارے مسلمان معاشرے میں بھی یہ رجحان بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ والدین کو گھروں سے بے دخل کرنا، والدین کے خلاف معمولی اشیاء اور زمین کے حصول کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ بازی، علاج معالجہ کی سہولیات دینے سے گریز کرنا وغیرہ بلکہ ان کے علاوہ بھی بہت سی صورتوں میں والدین کو ذلت ورسوائی کی گہرائیوں میں دھکیل دیا گیا ہے۔

اور فتنے کا اگر دوسرا رخ دیکھا جائے تو بعض والدین بھی اپنی اولاد میں واضح ناانصافی کے مرتکب ہیں۔اور والدین ہونے کا فائدہ اٹھا کر لوگوں اور قانون کی نظر میں سچے ثابت ہونے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔لیکن درحقیقت وہ اپنی اولاد پر کسی نہ کسی طرح سے ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ایسے حالات بھی فتنہ ہی کی ایک شکل ہیں۔ اولاد کو ایسے حالات میں نہایت محتاط رویہ اپنانا ہوگا۔تاکہ ان کی طرف سے والدین کے ساتھ ظلم نہ ہو۔ ہر عمل کا حساب اللہ تعالیٰ کے ہاں ہوگا، وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

روزِ قیامت سب واضح ہوجائے گا

[54]..... حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ❶ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ قَالَ الزُّبَيْرُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ يُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ لَنَا فِي الدُّنْيَا ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) . قُلْتُ: إِنَّ الْأَمْرَ لَشَدِيْدٌ .

تخريج الحديث إسناده حسن: مسند الحميدى : 184/1، حديث : 60، سنن الترمذى، أبواب تفسير القرآن، باب و من سورة الزمر، حديث : 3236، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 45/3، حديث : 1434 .

ترجمة الحديث سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ [الزمر : 31] (پھر تم اپنے رب کے پاس قیامت کے روز جھگڑو گے۔) سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! دنیا میں جو ہمارے درمیان جھگڑے ہیں یہ دوبارہ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو معاملہ بہت شدید ہے۔

❶ مخطوط میں "مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ" ہے۔جو درست نہیں ہے۔دیگر مصادر کی روشنی میں ہم نے درستی کر دی ہے۔یہ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثی ابوعبداللہ المدنی ؛ تابعی ہیں۔آپ کی مرویات صحیحین اور سنن اربعہ میں منقول ہیں۔آپ کی وفات 145ھ میں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

[55]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَبُوْ ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ ، قَالَ (حَدَّثَنَا) ❶ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ الْوَقَاصِيُّ ❷ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَقُوْلُ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴾ قَالَ الزُّبَيْرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، يُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ مِنَّا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ ، لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ ، حَتّٰى يُؤَدّٰى إِلٰى كُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ)) قَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : وَاللّٰهِ إِنَّ الْأَمْرَ لَشَدِيْدٌ .

قَالَ الْبُخَارِيُّ : وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ الزُّبَيْرُ ، وَرَوَاهُ شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ غَيْلَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : قَالَ الزُّبَيْرُ ، وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ ، وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الْأَوَّلِ .

تخریج الحدیث إسناده حسن : السابع من فوائد أبي عثمان البحيري ، ص : 100، حديث : 100 ، الأحاديث المختارة ، لضياء الدين المقدسي : 49/3، حديث : 852 ، مسند الحميدي: 184/1 ، حديث : 60، سنن الترمذي ، أبواب تفسير القرآن ، باب و من سورة الزمر ، حديث: 3236 ، مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 45/3، حديث: 1434 ، مسند أبي يعلى الموصلي: 31/3، 668 .

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴾ [الزمر : 31] (پھر تم اپنے رب کے ہاں قیامت کے روز جھگڑو گے) سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہمارے درمیان دنیا میں جو جھگڑے ہیں وہ دوبارہ اپنے مخصوص گناہوں کے ساتھ پھر لوٹ آئیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، وہ تم پر ضرور دوبارہ لوٹیں گے۔ حتی کہ ہر حقدار کو اس کا حق دیا جائے گا۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! پھر تو معاملہ نہایت شدید ہوگا۔

---

❶ "حدَّثَنَا" مخطوطہ سے ساقط ہے۔

❷ مخطوطہ میں "عَلِيُّ بْنُ طَلْحَةَ الْوَقَاصِيُّ" ہے جو کہ درست نہیں۔ یہ عمر بن طلحہ بن علقمہ بن وقاص اللیثی المدنی ہیں۔ الوقّاصِي: سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت ہے۔ [دیکھئے: الأنساب، للسمعاني : 353/13] انہوں نے اپنے والد محترم: طلحہ بن علقمہ، اپنے چچا عبداللہ بن علقمہ اور اپنے چچا زاد بھائی: محمد بن عمرو بن علقمہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے مروی احادیث الأدب المفرد اور خلق أفعال العباد میں بیان کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے جندب سے اور انہوں نے حسن سے روایت کیا ہے کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے یوں کہا تھا۔ اور شداد بن سعید نے غیلان سے اور انہوں نے مطرف سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بھی بیان کیا ہے کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا تھا۔ ان احادیث کے الفاظ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں لیکن اول الذکر حدیث صحیح ہے۔

[56]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ لَمْ نَدْرِ مَا تَفْسِيرُهَا ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ ، قُلْنَا : هٰذَا الَّذِي وَعَدَنَا رَبُّنَا أَنْ نَخْتَصِمَ فِيهِ .

تخریج الحدیث إسناده حسن: شرح مشكل الآثار، للطحاوی: 123/1، حديث: 132، مستدرك حاكم: 617/4، حديث: 8709، السنن الكبرى، للنسائي: 238/10، حديث: 11383.

ترجمة الحدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ [الزمر: 31] (پھر تم اپنے رب کے ہاں قیامت کے روز جھگڑو گے) نازل ہوئی، تو ہم نہیں جانتے تھے کہ اس کی تفسیر کیا ہے۔ لیکن جب اختلاف پیدا ہونے لگا تو ہم نے کہا: یہی وہ وعید ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ ہم اس کی وجہ سے جھگڑیں گے۔

شرح الحدیث روز قیامت جھگڑے اور اختلافات کا رونما ہونا اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ دنیا میں اختلافات ختم کرنے چاہئیں۔ اختلافات اور جھگڑوں کا خدشہ اگر رحمت للعالمین ﷺ کے دور مبارک میں بھی موجود تھا تو ہمیں اختلافات اور ان سے پیدا ہونے والے نقصانات سے بالاولیٰ دور رہنا ہوگا۔ جب عام لوگوں کے اختلافات کا اثر انسان کے ساتھ ساتھ رہے گا جو قیامت کے روز بھی نمودار ہو جائے گا تو پھر ایسے انسان کی بدبختی کا کیا عالم ہوگا کہ جس نے والدین کے ساتھ جھگڑے اور اختلافات کا رویہ رکھا ہوگا۔

والدین کے ساتھ اختلاف رائے ہو جائے یا والدین آپ کے کسی اخلاقی عمل سے اختلاف کریں تو اس عمل کو ترک کر دو اور والدین کی رائے قبول کرو۔ اگر والدین اپنی رائے میں کہیں غلطی کا شکار ہیں یا انہیں کسی معاملے کی حقیقت کا علم نہیں تو باادب طریقے سے انہیں سمجھانے، مطمئن کرنے اور اعتماد میں لینے کی کوشش کرو۔ لیکن ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے جھگڑا، فساد اور بدتمیزی نہ کرو۔

والدین کی نافرمانی ......ایک فتنہ

[57]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا أَرٰى؟ أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ)).

تخريج الحديث صحيح البخاری، كتاب فضائل المدينة، باب آطام المدينة، حديث: 1878، تغليق التعليق على صحيح البخاری، لابن حجر: 134/3، صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب نزول الفتن كمواقع المطر، حديث: 2885.

ترجمة الحديث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ میں فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمھارے گھروں کے درمیان واقع ہو رہے ہیں۔

شرح الحديث ہر گھر میں فتنوں کا ایک جھونکا نمودار ہو چکا ہے۔ جس کی شناخت کرنے کے لیے معمولی توجہ کی ضرورت ہے، سب کچھ اپنی حقیقی صورت میں واضح ہو جاتا ہے۔ گھروں میں جہاں دیگر بہت سے فتنے جگہ پکڑ چکے ہیں ان میں سے ایک فتنہ والدین اور اولاد کے درمیان تعلق و رابطہ سے متعلق ہے۔ والدین اپنی مصروفیات کے باعث اولاد کو باقاعدہ تربیت ونگرانی کے لیے وقت نہیں دے پاتے۔ چونکہ ہم مسلمان ہیں، اس لیے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دلانا ضروری ہے، لہٰذا والدین گھر میں ایک قاری صاحب کا اہتمام کرکے اپنی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ والدین کو کچھ علم نہیں کہ ہمارے بچوں کے کس کس کے ساتھ کیا کیا تعلقات اور کس نوعیت کے روابط ہیں۔ بچوں پر اخراجات اور ان کی من چاہی ضروریات پوری کرنا والدین اپنی طرف سے حقوق اولاد کی ادائیگی میں بری الذمہ ہونے کی گارنٹی سمجھ لیتے ہیں۔ بچے جوان ہو جائیں تو والدین ان کی شادیوں کی پرواہ کو سنجیدہ نہیں لیتے۔ پڑھائی، کاروبار میں کامیابی اور اچھی جاب ملنے تک کا انتظار ضروری قرار پاتا ہے۔

دوسری طرف اولاد سوشل میڈیا میں اس قدر مصروف ہے کہ والدین کے حالات سے باخبر رہنا ممکن؛ بلکہ گوارا ہی نہیں۔ پوری دنیا سے رابطہ اور واقفیت حاصل کرتے ہیں لیکن اپنے ہی گھر میں کیا حالات ہیں، والدین کی کیا ضروریات ہیں، والدین نے اس کے ساتھ کیا کیا امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں؛ اس بات کا کچھ احساس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ والدین کی باتوں اور نصیحتوں کا کوئی اثر نہیں جبکہ دوستوں کی باتوں پر لبیک کہنا فرض سمجھا جاتا ہے۔ بے راہ روی، معاشقہ، بے حیائی اور سنگیت کی دنیا میں گم رہنا بچے اور بچیوں میں بہت حد تک یکساں طور پر نہایت مضبوطی سے رائج ہو چکا ہے۔

یہ تمام صورتیں فتنوں کی ہیں۔ یہی فتنے ہمارے گھروں میں لڑائی جھگڑے، ناجائز تعلقات، حسد، الزامات، عدم اعتمادی، بے حسی اور ایک دوسرے کی حق تلفی جیسے جرائم کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

[58]...... حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا أَرٰى؟ إِنِّي لَأَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ)).

تخریج الحدیث صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، حدیث: 3597، صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب نزول الفتن کمواقع المطر، حدیث: 2885، مسند الحمیدی: 467/1، حدیث: 552، مصنف ابن أبی شیبة: 449/7، حدیث: 37127.

ترجمة الحدیث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ میں تمہارے گھروں میں بارش برسنے کی طرح فتنے برستے دیکھ رہا ہوں۔

[59]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، [1] قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لِلْإِسْلَامِ مُنْتَهٰى؟ قَالَ: ((نَعَمْ، أَيُّمَا أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ، أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا الظُّلَمَ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: كَلَّا، قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، ثُمَّ تَعُوْدُوْنَ فِيهَا أَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)).

تخریج الحدیث إسناده صحیح: مستدرك الحاكم: 502/4، حدیث: 8403، مسند

[1] سیدنا کرز بن علقمہ بن ہلال بن جریبہ الخزاعی رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے تھے۔ آپ کا تعلق بنوخزاعہ قبیلہ سے تھا۔ سفر ہجرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قدموں کے آثار کی کھوج لگانے والے یہی شخص تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک دیکھ کر کہا تھا: یہ تو وہی قدم ہے جس کا نشان مقام ابراہیم میں موجود ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بہت طویل عمر پائی۔ [طبقات ابن سعد: 12/6]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحميدى : 489/1، حديث : 584، مصنف ابن أبى شيبة : 449/7، حديث : 37126، المعجم الكبير، للطبراني : 197/19، حديث: 442، مسند أبى داؤد الطيالسي: 619/2، حديث: 1386.

ترجمة الحديث سیدنا کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کیا اسلام کی انتہا بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔عرب وعجم میں سے جس گھرانے سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کریں گے؛ ان تک اسلام پہنچا دیں گے۔ پھر فتنے یوں رونما ہوں گے جیسے گھٹا ئیں ہوں۔ اس اعرابی نے کہا: واقعی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ پھر تم کالے ناگوں کی طرح ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کو کاٹنے لگو گے۔

شرح الحديث فتنوں کی جس صورت کا اس حدیث میں ذکر ہے، وہ بہت حد تک ہمارے معاشرے کا حصہ بن چکی ہے۔ جائیداد کی خاطر؛ سوتیلی ماؤں اور سوتیلے بہن بھائیوں، بلکہ حقیقی بہن بھائیوں اور حتی کہ ماں باپ کے قتل تک حالات پہنچ چکے ہیں۔

فتنوں کی یہ صورت والدین اور اولاد کے درمیان اخلاقی فاصلہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ ضروری ہے کہ مائیں بیٹیوں کو امور خانہ داری اور حسن سلیقہ کے ساتھ ساتھ حسن سلوک کی تربیت بھی دیں۔ خاوند اور سسرال کے ساتھ مناسب اور پیار بھرا رویہ اپنانے کی تلقین ونصیحت بھی کریں۔ کسی قسم کی بدزبانی کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ مادی اشیاء کی نسبت رشتہ داریوں کو اہمیت دینے کا درس دیں۔

والد: ہمیشہ نیک اور حلال کمائی سے اپنی اولاد کی پرورش کرے اور انہیں دینی آداب اور اسلامی شعائر سے روشناس کرے۔ حرام سے اجتناب اور حلال کی ترغیب دے۔

|60| ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ، عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: ((أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا ، أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ مِنْ هَا هُنَا ، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)).

تخريج الحديث یہ سند عبداللہ بن صالح کثیر الخطا راوی کی وجہ سے ضعیف ہے البتہ متن صحیح اور شواہد کی تائید کے ساتھ قابل قبول ہے۔ صحيح البخارى، كتاب الفتن، باب قول النبى الفتنة من قبل المشرق، حديث : 7093، صحيح مسلم، كتاب الفتن و أشراط الساعة، باب الفتنة من المشرق . . . ، حديث 2905.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمة الحديث لیث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں نافع رحمہ اللہ نے بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ مشرق کی طرف رخ مبارک کیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: یادرکھو! فتنے یہاں ہیں۔ خبردار رہو! فتنے یہاں سے ہیں۔ جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔

[61]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِيْ، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

تخريج الحديث صحيح البخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی الفتنة من قبل المشرق، حدیث: 7093، صحیح مسلم، کتاب الفتن و أشراط الساعة، باب الفتنة من المشرق . . . ، حدیث: 2905.

ترجمة الحديث صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمیں نافع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے ایسی حدیث بیان کی ہے۔

[62]...... حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ يَقُولُ: ((إِنَّ الْفِتَنَ مِنْ هَا هُنَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)).

تخريج الحديث صحيح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، حدیث: 3279، صحیح مسلم، کتاب الفتن و أشراط الساعة، باب الفتنة من المشرق . . . ، حدیث: 2905.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ مشرق کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: فتنے یقیناً ادھر ہی سے ہوں گے۔ بلا شبہ فتنے اسی جگہ سے ہوں گے جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔

دنیا اور آخرت میں سزا کا باعث

[63]...... حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يُدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، مِنْ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ)).

تخریج الحدیث علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ الأدب المفرد، للبخاری، ص: 37، حدیث: 67، سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی النھی عن البغی، حدیث: 4902، سنن ابن ماجة، کتاب الزھد، باب البغی، حدیث: 4211، مسند أبی داؤد الطیالسی: 202/3، حدیث: 921.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قطع رحمی اور ظلم سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں جلد سزا دیں اور پھر اس کے لیے آخرت میں بھی عذاب موجود ہو۔

شرح الحدیث اس حدیث میں اس شخص کے لیے نہایت سخت وعید ہے جو والدین سے قطع تعلقی کرتا اور ان کی ضروریات کا لحاظ نہیں کرتا۔ اگر اللہ تعالیٰ عام لوگوں کے ساتھ قطع تعلقی کرنے والے کو سخت اور جلد سزا دیتے ہیں تو والدین کے نافرمان کو اللہ کے عذابوں اور سزاؤں سے بالاولیٰ ڈرنا چاہیے، کہ اس کے جرم کی سزا سب جرائم سے جلد اور سخت ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مسلمان ہونے والے یہودیوں کے بہت بڑے عالم کعب الاحبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَجِّلُ حِينَ العَبدِ إِذَا كَانَ عَاقًّا لِوَالِدَيهِ فَيُعَجِّلُهُ العَذَابَ" ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ اس انسان کو بہت جلد سزا دیتے ہیں جو اپنے والدین کا نافرمان ہو۔''

اپنا فرض نبھاتے رہو

[64]...... حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ لِي قَرَابَةً

❶ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، لأبی نعیم الأصبھانی: 378/5، 22/6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونَ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ ؟ قَالَ : ((لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُولُ ، كَأَنَّمَا ❶ تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ ، فَلا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرًا مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ))

تخريج الحديث الأدب المفرد ، للبخاري ، ص : 32 ، حديث : 52 ، صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة والآداب ، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها ، حديث : 2558 ، شعب الإيمان ، للبيهقي : 334/10 ، حديث : 7583 .

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے درگزر کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے بدتمیزی کرتے ہیں۔ میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں جبکہ وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر واقعی ایسا ہے، جیسا تم نے کہا ہے؛ تو تم ان کے منہ میں خاک ڈال رہے ہو۔ جب تک تم اپنے معمول پر قائم رہو گے تمھیں ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل رہے گی۔

شرح الحديث رشتہ داروں کی بدسلوکی اور قطع رحمی کے بدلے میں بھی ان کے ساتھ اچھا رویہ رکھنا؛ بوقت ضرورت ان کا تعاون اور مدد کرنا عظمت کا باعث ہے۔ اس حدیث سے یہ مفہوم اخذ کیا جاسکتا ہے کہ والدین کسی وقت سخت اور تند رویہ بھی اپنائیں تو اولاد حسن سلوک کی راہ پر گامزن رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکی کا انہیں صلہ عطا فرمائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد ایسی فرمانبردار اولاد کو ہمیشہ حاصل رہے گی۔

صلہ رحمی کا اجر اور فضیلت

[65]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، وَفِطْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَفِطْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي تَوَلَّتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا)) .

تخريج الحديث صحيح البخاري ، كتاب الأدب ، باب ليس الواصل بالمكافئ ، حديث:

❶ مخطوط میں "كَأَنَّهُمْ" ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5991، سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، حديث: 1697، الأدب المفرد، للبخاري: ص: 37، حديث: 68.

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے جس سے رشتہ دار منہ پھیریں لیکن وہ صلہ رحمی کرے۔

حصول جنت کا آسان نسخہ

[66]...... حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي عَمَلاً يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ، أَعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)) قَالَ: أَوَلَيْسَتَا وَاحِدٌ؟ قَالَ: ((لَا، عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تُعْتِقَ النَّسَمَةَ، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ عَلَى الرَّقَبَةِ، وَالْمَنِيحَةُ الْوَكُوفُ، وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ، فَتَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ، فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)).

تخريج الحديث محدث البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ الأدب المفرد، للبخاري: ص: 38، حديث: 69، مسند أبي داؤد الطيالسي: 104/2، حديث: 775، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 600/30، حديث: 18647.

ترجمة الحديث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے نبی! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بات مختصر لیکن سوال بہت بڑا کیا ہے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) انسان کو آزادی دلاؤ اور گردن چھڑاؤ۔ اس نے کہا: یہ دونوں کام ایک ہی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ انسان کو؛ آزادی دلانے سے مراد ہے کہ تم خود کسی انسان کو آزاد کرو۔ اور گردن چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ تم اس کی آزادی میں تعاون کرو۔ (مزید فرمایا) دودھ دینے والا جانور عطیہ کرو، ظالم رشتہ دار سے نرمی کرو۔ اگر تم ایسا نہ کرسکو تو نیکی کا حکم دو، برائی سے منع کرو۔ اگر تم ایسا بھی نہ کرسکو تو اچھی بات کے علاوہ زبان کو خاموش رکھو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح الحدیث غلام کو آزاد کرنا اگر جنت میں جانے کا باعث ہے تو جس انسان کے والدین کسی بھی نوعیت کی غلامی کا شکار ہیں، انہیں اس غلامی سے آزادی دلانا بالاولی جنت میں داخلے کا باعث ہے۔ اسی طرح کسی دوسرے شخص سے اس کے والدین کی آزادی کے لیے مالی و اخلاقی تعاون کرنا بھی اسی حدیث کی رو سے جنت میں داخلے کا باعث ہے۔

اسی طرح دودھ دینے والا جانور یا کسی بھی قسم کا مفید عطیہ دینا انسان کے لیے جنت میں داخلہ کا باعث ہے تو اگر یہی عطیہ اپنے والدین کو دے اور ان کی ضرورت پوری کرے تو یقیناً اس کے لیے زیادہ اجر اور جنت میں یقینی داخلے کا باعث ہوگا۔ لیکن یاد رہے اولاد اپنے والدین کو صدقہ نہیں دیں گے۔ کیونکہ ان کی خدمت کرنا اس کے ذمہ واجب وفرض ہے۔

کسی قسم کی برائی یا کوئی بھی نامناسب عمل والدین کی زندگی کا حصہ ہو تو انسان کو چاہیے کہ اس کی اصلاح کے لیے گزارش کرے لیکن بدتمیزی اور سخت روی کے ساتھ نہ پیش آئے۔ اگر اسے محسوس ہو کہ اس کی زبان سے کوئی سخت کلمہ نکل سکتا ہے، جس سے والدین کی بے توقیری اور توہین ہو سکتی ہے تو اسے چاہیے کہ خاموش رہے۔

نیکی ضائع نہیں ہوتی

[67]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ أَوْ أَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صِلَةٍ، وَعَتَاقَةٍ، وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ)).

تخريج الحديث الأدب المفرد، للبخاری، حديث: 70، صحيح البخاری، كتاب البيوع، بـاب شراء المملوك من الحربی و هبته و عتقه، حديث: 2220، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان حكم عمل الكافر إذا أسلم بعده، حديث: 123.

ترجمة الحديث سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں دور جاہلیت میں صلہ رحمی، غلام آزاد کرانا، اور صدقہ کرنا وغیرہ جیسے اعمال بطور عبادت کیا کرتا تھا، ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے لیے ان کا اجر ہے؟ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے گزشتہ نیکیوں سمیت اسلام قبول کیا ہے۔

شرح الحدیث والدین کے ساتھ حسن سلوک، اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا پسندیدہ عمل ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی اپنے والدین کی خدمت کرتا اور ان سے حسن سلوک کرتا اور ان کی فرمانبرداری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اس عمل کا صلہ اور بدلہ عطا فرماتے ہیں۔ اگرچہ آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ صلہ رحمی ایسا عمل ہے جس کا بدلہ کافر کو بھی ملتا ہے ...... لیکن دنیا میں......

اگر صلہ رحمی کرنے والا غیر مسلم شخص حالت کفر سے تائب ہو کر اسلام قبول کرتا ہے تو اس کی فرمانبرداری کو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں شامل و سلامت رکھے گا۔

ننہال کے ساتھ نیکی کی فضیلت

[68]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيْكٍ ، حَدَّثَنَا أَبِيْ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا ، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ : ((قَدْ اٰجَرَكِ اللّٰهُ ، أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ)) .

تخریج الحدیث مستدرك حاکم: 575/1، حديث : 1513، صحيح البخاری، کتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، حديث : 2592، سنن أبی داؤد، کتاب الزكاة، باب فی صلة الرحم، حديث : 1690، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 400/44، حديث: 26817 .

ترجمة الحدیث رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک کنیز آزاد کی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ تمھیں اجر دے گا، لیکن اگر تم وہ کنیز اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو تمھیں زیادہ اجر ملتا۔

شرح الحدیث اس حدیث میں ماموؤں کو تحفہ دینے سے والدہ کے رشتہ داروں سے حسن سلوک اور انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عطیات وتحائف دے کر ان سے صلہ رحمی کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔اس حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ماں کے رشتہ داروں کا احترام اور ان سے صلہ رحمی کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ لہٰذا تحائف دینے اور صدقہ کرنے میں اپنے والدین کے رشتہ داروں، بالخصوص ننہال کو اولین ترجیح دینی چاہیے۔

[69]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ ❶ وَلِيْدَةً لَهَا، فَقَالَ لَهَا: ((وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ))

تخريج الحديث عبداللہ بن صالح کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔البتہ حدیث متن کے اعتبار سے صحیح ہے۔صحیح البخاري، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، حديث: 2592، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين، حديث: 999، سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، حديث: 1690.

ترجمة الحديث رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک کنیز آزاد کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اگر تم اپنے کسی ماموں کو دے دیتی تو تمھیں زیادہ اجر ملتا۔

رشتہ داری کی اہمیت

[70]...... حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، سَمِعْتُ عَمِّيْ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ۔ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ۔ قَالَ: ((فَهُوَ لَكِ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰٓى أَبْصَارَهُمْ ۝﴾.

❶ مخطوطہ میں "أعتقت" کی جگہ "سمعت" ہے۔ جو کہ خطا ہے، درست یہی ہے جسے ہم نے ثابت رکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث الأدب المفرد، ص، 32، حديث: 50، صحيح البخاري، كتاب الأدب، بـاب من وصل وصله الله، حديث: 5987، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، حديث: 2554، مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): 103/14، حديث: 8367.

ترجمة الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق پیدا کی، جب اس کی تخلیق سے فارغ ہوئے تو رشتہ داری نے عرض کیا: قطع رحمی (ٹوٹنے) سے تیری پناہ مانگنے والے کے لیے یہ بہترین جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بالکل، کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اسی کو اپنا بناؤں گا جو تجھے ملائے گا اور اس سے قطع تعلق کرلوں گا جو تجھے توڑے گا۔ اس (رشتہ داری) نے کہا: جی ہاں میرے رب (میں راضی ہوں)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو پھر تیرا یہی رتبہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾﴾ [محمد: 22] ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تمھیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتہ داریاں توڑنے لگو۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت برسائی اور انہیں بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔

شرح الحدیث ماموؤں کو تحفہ دینے کی فضیلت کے متعلق حدیث کے بعد صلہ رحمی کرنے سے متعلق حدیث بیان کرکے امام بخاری رحمہ اللہ نے والدین؛ بالخصوص ماں کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کی فضیلت بیان کی ہے۔

واعظین میں بھی یہ وصف ضرور ہو

[71]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ ، يَقُوْلُ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ ، فَدَخَلَ وَقَالَ : ((زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ))، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَدِيْجَةَ : ((أَشْفَقْتُ عَلٰى نَفْسِيْ))، قَالَتْ خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَبْشِرْ ، فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا ، إِنَّكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدٍ - وَكَانَ تَنَصَّرَ - شَيْخٌ أَعْمَى يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ ، قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : أَيْ عَمِّ ، اِسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى ؟ فَأَخْبَرَهُ ، مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ : هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُوسَى ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعٌ ، يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ : ((أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟)) قَالَ : نَعَمْ ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ قَطُّ إِلَّا عُودِيَ ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا .

تخريج الحديث صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب أول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصالحة، حديث: 6982، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: 160.

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ (غار حراء سے) سیدہ خدیجہ ؓ کے ہاں واپس تشریف لائے، آپ ﷺ پر کپکپی طاری تھی۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو۔ جب آپ ﷺ سے گھبراہٹ دور ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ ؓ سے کہا: مجھے اپنی جان کا خطرہ پڑ گیا تھا۔ سیدہ خدیجہ ؓ نے کہا: آپ مطمئن رہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو سچی بات کرتے ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ کمزور کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی پاداش میں آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کا تعاون کرتے ہیں۔ سیدہ خدیجہ ؓ آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ وہ عیسائی ہو چکا تھا۔ بوڑھا نابینا شخص تھا، عربی زبان میں انجیل پڑھتا تھا۔ اس سے سیدہ خدیجہ ؓ نے کہا: اے چچا! ❶ اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔ ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ سے پوچھا: میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا؟ آپ ﷺ نے جو دیکھا تھا اسے بتایا۔ ورقہ بن نوفل نے کہا: یہی مقدس ہستی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر بھیجا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم

❶ ورقہ بن نوفل، سیدہ خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے۔ لیکن آپ ؓ نے انہیں چچا؛ نبی کریم ﷺ کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہا تھا۔ کیونکہ اس وقت نبی کریم ﷺ کی بات کرنے کے لیے اس کے پاس گئی تھیں۔ الفاظ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سیدہ خدیجہ ؓ نے چچا کہنے کے فوراً بعد نبی کریم ﷺ کو اس کا بھتیجا کہا، بعض اہل علم نے یہ بھی توجیہ پیش کی ہے کہ وہ عمر رسیدہ آدمی تھے تو احتراماً چچا کہا، تھے وہ آپ کے چچا زاد بھائی۔ واللہ اعلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ کو (شہر سے) نکال دے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھے (شہر سے) نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا: جی ہاں۔ جو مقام آپ کو ملا ہے یہ مقام جس بھی شخص کو ملا؛ اس سے عداوت ہی رکھی گئی ہے۔ اگر میری زندگی میں تمہارا وہ دن آ گیا تو میں تمھاری بھرپور مدد کروں گا۔

شرح الحدیث اس حدیث سے ہمیں یہ راہنمائی ملتی ہے کہ علماء و مبلغین کو بھی چاہیے کہ اپنے قول و عمل میں یکسانیت پیدا کریں۔ صلہ رحمی کا درس دینے کے ساتھ ساتھ اس کا عملی مظاہرہ بھی کریں۔ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ ہمارے اکثر واعظین و مبلغین کی عملی زندگی نہایت غیر مہذب ہوتی ہے۔

اعلان نبوت سے قبل رسول اللہ ﷺ کی بیوی اس بات کا اظہار کر رہی ہے کہ آپ ﷺ صلہ رحمی اور ہمدردی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ آپ ﷺ کی یہ صفت تو اعلان نبوت کے بعد مزید اپنے کمال کو پہنچ گئی۔ لہٰذا ائمہ و مبلغین کو بھی صلہ رحمی بالخصوص والدین سے حسن سلوک کرنے والا بننا چاہیے۔ تبھی اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں اور مواعظ میں تاثیر پیدا کرے گا۔ اور انہیں کبھی پریشانی و رسوائی سے دوچار نہیں کرے گا۔

سرپرست میں بھی یہ وصف ضرور ہو

[72]...... حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعُلَاءِ ، وَغَيْرُهُ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا بِلَالَ بْنَ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِكَ ؟ قَالَ : ((مِثْلُ الَّذِيْ لِيْ ، مَا عَدَلَ فِي الْحُكْمِ ، وَقَسَطَ فِي الْبَسْطِ ، وَرَحِمَ ذَا الرَّحِمِ ، فَمَنْ فَعَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ)) قَالَ : يُرِيْدُ : الطَّاعَةَ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ ، وَالْمَعْصِيَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .

تخریج الحدیث إسناده صحيح: شعب الإيمان، للبيهقي: 467/9، حديث: 6971، المعجم الكبير، للطبراني: 45/6، حديث : 5461، حلية الأولياء و طبقات الأصفياء، لأبي نعيم: 233/5، ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں: ((مِثْلُ الَّذِي وَلِيَ إِذَا عَدَلَ فِي الحُكمِ وَقَسَطَ فِي البَسطِ وَرَحِمَ ذَا الرَّحِمِ فَخَفَّفَ فَمَن فَعَلَ غَيرَ ذَلِكَ فَلَيسَ مِنِّي وَلَستُ مِنهُ قَالَ: يُرِيدُ الطَّاعَةَ فِي الطَّاعَةِ وَالمَعصِيَةَ فِي المَعصِيَةِ۔)) [فوائد تمام (الفوائد، للبجلي): 70/2، حديث : 1169 .

ترجمة الحدیث سیدنا سعد بن تمیم السکونی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کے بعد والے حاکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے کیا حقوق ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو (بطور حکمران) میرے حقوق ہیں؛ جب تک وہ شخص فیصلے میں عدل کرے، اخراجات میں انصاف کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھائی کرے۔ جس نے اس کے مخالف رویہ اپنایا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ صحابی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ (حکمران کی) اطاعت؛ اللہ کی اطاعت والے امور میں اور اس کی نافرمانی؛ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے امور میں ہوگی۔

شرح الحدیث جو شخص کسی بھی طرح حاکم، سرپرست یا ذمہ دار ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ عدل و انصاف سے کام لے۔ اپنے اختیارات کا صحیح استعمال کرے۔ اور ہمیشہ اپنی رعایا اور ماتحتوں کو ایسے احکام دے جو شریعت اسلامیہ کے مطابق و موافق ہوں، غیر شرعی امور میں اس کی اطاعت واجب نہیں ہے۔ لہٰذا صاحب اقتدار اور صاحب مسند شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ خلاف شریعت امور کا حکم نہ دے۔ اور کسی سے ظلم و زیادتی نہ کرے۔ والدین بھی سرپرست ہونے کے اعتبار سے اس بات کے مکلف ہیں کہ اپنی اولاد کو کبھی خلاف شریعت حکم نہ دیں۔ اور اپنی اولاد میں ہمیشہ انصاف کریں۔

اپنی ذات کو عملی نمونہ بناؤ

[73]...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟)) قَالَ: لَا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّيْ؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّحَامُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ قَرَابَتِكَ، فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا))، يَقُوْلُ: بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الإبتداء فی النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، حدیث: 997، صحیح البخاری، کتاب کفارات الأیمان، باب عتق المدبر و أم الولد والمكاتب، حدیث: 6716، سنن أبی داؤد، کتاب العتق، باب فی بیع المدبر، حدیث: 3957-

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمة الحديث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنوعذرہ کے ایک آدمی نے اپنے (مرنے کے) بعد اپنے غلام کو آزاد کرنے کا اعلان کردیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھارے پاس اس کے علاوہ کوئی مال ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟ تو اسے نعیم بن عبداللہ النحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ وہ آدمی وہ رقم رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے اسے ہی دے دی۔ اور فرمایا: اپنی ذات سے شروع کرو، اسی پر صدقہ کرو، پھر اگر رشتہ داروں سے کچھ بچ جائے تو یہاں وہاں خرچ کر سکتے ہو۔ آپ ﷺ نے اپنے سامنے، دائیں اور بائیں اشارہ کیا۔

شرح الحديث اسلام اس بات کا درس نہیں دیتا کہ انسان صدقہ خیرات کرتے وقت اپنی اور رشتہ داروں کی ضرورتوں کو یکسر فراموش کردے، خود کنگال اور دیوالیہ ہوجائے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ صدقہ کرتے وقت سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں میں سے مستحقین کا انتخاب کیا جائے۔ لیکن سب سے اول فریضہ یہ ہے کہ اپنے اہل خانہ: بیوی بچوں اور والدین کی ضروریات کو مدنظر رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ سب کچھ صدقہ کردے اور اپنے اہل خانہ کی عیال داری اور ان کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر و عاجز رہ جائے۔

نیکی یہ نہیں کہ حقوق العباد میں جو اولیں حقوق ہیں ان کو فراموش کر دیا جائے۔ اولیں حقوق العباد، اہل خانہ اور والدین کے حقوق ہیں۔

اخلاقی پستی کا دور

[74]...... حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَتَعَوَّذُ مِنْ إِمَارَةِ الصِّبْيَانِ وَالسُّفَهَاءِ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَسَنَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا آيَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((أَنْ تُقْطَعَ الْأَرْحَامُ، وَيُطَاعَ الْمُغْوِيُّ، وَيُعْصَى الْمُرْشِدُ.))

تخريج الحديث محدث البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ الأدب المفرد، للبخاري: 66.

ترجمة الحديث سعید بن سمعان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بچوں اور نادانوں کی حکمرانی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ سعید بن سمعان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن حسنہ جہنی نے بتایا کہ انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس (نادانوں کی حکومت) کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے فرمایا: قطع رحمی ہونے لگے گی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گمراہ کن لوگوں کی پیروی کی جائے گی اور راہ ہدایت دکھانے والوں کی نافرمانی ہونے لگے گی۔

شرح الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہمارے معاشرے پر بالکل صادق آ رہا ہے۔ اخلاقیات اور اسلامی شعائر واقدار سے ناواقف لوگ ہمارے حکمران ہیں۔ قطع رحمی کا رجحان عام ہے۔ ہر انسان ایک دوسرے سے الگ اور بے پرواہ ہوکر رہنا ہی پسند کرتا ہے۔ بدعات کا عجیب وغریب غلبہ ہے۔ بدعات اور خلاف شریعت امور سے منع کرنے والوں اور صحیح اسلامی تعلیمات سے روشناس کرنے والوں کے لیے سختیاں اور بے شمار رکاوٹیں ہیں۔ بدعات آئے روز نیا روپ دھار کر صحیح وحقیقی اسلامی شعائر کا منہ چڑا رہی ہوتی ہیں۔ لیکن قرآن وحدیث کی صحیح تعلیمات کو قبول کرنے اور اس سے استفادہ کرنے کے لیے ہمارے دل ودماغ کسی صورت تیار نہیں ہیں۔

اس حدیث کی کتاب سے مناسبت اس طرح ہے کہ انسان بے عقل افراد کے حکم کی تعمیل کرنے لگے گا۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مرد، عورت کے تابع ہو جائے گا۔ کیونکہ عورت کو شریعت اسلامیہ میں ناقص العقل قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب ترك الحائض الصوم، حدیث نمبر، 304 میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان مذکور ہے۔ مرد، عورت کے تابع ہوکر، عورت کے کہنے اور اس کی تمنا کے مطابق اپنے والدین سے روگردانی کر جائے گا۔ والدین کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سے رشتہ داروں کو محض اپنی بیوی کے کہنے پر چھوڑ دے گا۔ اپنی عورتوں کو بے پردگی سے منع کرنے کی بھی اس میں ہمت نہ ہوگی۔ ایسے حالات اور دور سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پناہ مانگی ہے۔

رشتہ داروں سے حسن سلوک، بالخصوص والدین کی خدمت واطاعت کی ترغیب دلانے اور اس کا حکم دینے والوں کو یہ کہہ کر رد کر دیا جائے گا کہ "ہمیں سب کچھ معلوم ہے، ہم بہتر جانتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا، آپ اپنے کام سے کام رکھیں، وغیرہ وغیرہ۔" اور دوست احباب، جاہل اور گمراہ، روشن خیالی کے نام پر بے حیائی کو ہوا دینے اور لادینیت کو فروغ دینے والوں کو سمجھدار اور معاملہ فہم سمجھا جائے گا۔ اور انہی کی باتوں کو معتبر تسلیم کیا جائے گا۔ اور یقیناً 90 فیصد ہمارے معاشرے میں یہی ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا تعلق سب سے مقدم ہے

[75]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَنْبَسَةَ ❶ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

❶ مخطوط میں "عيينة" ہے جو کہ غلط ہے۔ ہم نے صحیح البخاری کے مطابق تصحیح کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ جِهَارًا غَيرَ سِرٍّ ❶ : ((إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا)) . ❷

تخریج الحدیث یہ روایت اپنے شواہد کی بنا پر متن کے اعتبار سے قابل قبول اور صحیح ہے۔ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب تبل الرحم ببلالها، حديث : 5990، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب موالاة المومنين و مقاطعة غيرهم والبراءة منهم، حديث: 215.

ترجمة الحديث سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز سے یہ پکارتے ہوئے سنا: میرا ولی (دوست) تو اللہ تعالیٰ ہے اور وہ لوگ بھی جو ایمان لائے ہیں۔ لیکن ان (خاندان قریش) سے میری رشتہ داری ہے، اگر یہ لوگ اسے قائم رکھیں گے تو میں بھی قائم رکھوں گا۔

شرح الحديث رشتہ داروں سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کو پس پشت ڈال دیا جائے۔ اور یہ بھی ضروری خیال کیا جائے کہ رشتہ داروں میں صلہ رحمی کا اولیں حقدار وہ ہے جو اہل ایمان اور پابند شریعت ہے، اگرچہ تمام رشتہ داروں سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے۔ دراصل سب سے اہم اور مضبوط رشتہ داری برادری وقبیلہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ دین کی بنیاد پر ہے۔

اس روایت کو اس کتاب میں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنے والدین کی خاطر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب ہرگز نہیں کرنا۔ اور والدین و دیگر رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے اور تعلق نبھانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والے کاموں میں شریک نہیں ہونا۔

خطرناک فتنہ کون سا ہے؟

[76]... حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ ❸ النَّهْدِيَّ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

❶ مخطوط میں "سِرًّا غَيْرَ جَهْرٍ" ہے۔ ہم نے صحیح البخاری سے الفاظ نقل کر دیے ہیں۔

❷ بعض مصادر میں "بِبَلَاهَا" مذکور ہے۔ جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَبِبَلَالِهَا أَجْوَدُ وَأَصَحُّ" یعنی: "وَبِبَلَالِهَا" زیادہ بلیغ ہے۔ [صحيح البخاري، حديث : 5990]

❸ مخطوط میں "أبا عمر" ہے جو کہ کاتب کی غلطی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تخریج الحدیث صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المرأة، حدیث: 5096، صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب أکثر أهل الجنة الفقراء، حدیث: 2740، 2741، سنن الترمذی، أبواب الأدب، باب ماجاء فی تحذیر فتنة النساء، حدیث: 2780.

ترجمة الحدیث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورتوں سے بڑھ کر کسی فتنے کو میں نے مردوں کے لیے شدید خطرناک نہیں پایا۔

شرح الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے سب سے آخر میں نہایت اہم بات کی طرف راہنمائی کرنے والی حدیث بیان کی ہے کہ عورت ہی مرد کے لیے سب سے خطرناک فتنہ ہے۔ عورتوں کا مردوں کے لیے خطرناک فتنہ ہونا، اس حدیث کے پیش نظر دو پہلو سے ہے:

1:...... عورت کو اسلام نے پردہ میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ جب بھی عورت بے پردہ ہوتی اور مردوں کو مائل کرنے والی حرکات اور لباس اپناتی ہے تو مرد کے ایمان کے لیے خطرہ بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید جاہلیت اور فحش روشن خیالی کے اس دور میں عورتوں کو مردوں کے برابر کھڑا کرنے کی غیر اخلاقی سوچ کو ہوا دینے والے میڈیا، کاروباری اداروں میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے ملازمت کرنے کے رجحان اور تعلیمی اداروں میں مخلوط تعلیم کے نظام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ بے باک گفتگو کرنے، آزادانہ ماحول میں گپ شپ، خفیہ ملاقاتوں کے راستے دیے ہیں۔ جس کی بنا پر بے حیائی، بالخصوص لڑکیوں کی بے راہ روی، والدین کی ناقدری اور غیر محرم سے ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ زنا عام ہوگیا ہے۔

2:...... مرد حضرات اپنی عورتوں کی خواہشات اور تمناؤں کو زیادہ اہمیت دیتے اور انہیں پورا کرنے کی زیادہ کوشش کرتے ہیں، جس کی وجہ سے والدین کا حق بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ آج کے دور میں میڈیا کی بڑھتی ہوئی طاقت نے ہمارے معاشرے کو اس طرح سے جکڑ رکھا ہے کہ ہماری نوجوان نسل کی ذہن سازی کردی گئی ہے کہ سسرال میں بیوی کے ذمہ خاوند کے سوا کسی کا حق واجب الادا نہیں ہے۔

خاوند بھی اپنی بیوی کے نخرے اٹھانے اور اس کی ضرورتیں پوری کرنے میں اپنے والدین کو یکسر بھلا دیتا ہے۔ نہایت عظیم اور مبارکباد کی مستحق ہیں وہ خواتین جو آج کے پرفتن دور میں بھی سسرال کی خدمت واطاعت کو نہایت خوشی سے اپنائے ہوئے ہیں۔

یہاں ایک بات سمجھنا بہت ضروری ہے کہ بیوی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خاوند کو یہ نیت کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ میں بیوی کے اخراجات اور اس کی ضرورتیں پوری اس لیے کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس عمل سے خوش ہو جائے۔ جبکہ والدین کا معاملہ ایسا ہے کہ والدین کی خدمت اور اطاعت میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی باقاعدہ نیت رکھنا ضروری نہیں، اگر صرف یہی نیت ہو کہ میرے والدین راضی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ خود بخود ایسے انسان سے راضی ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل کے طور پر رسول اللہ ﷺ کے فرمان ملاحظہ فرمائیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّكَ لَن تُنفِقَ نَفَقَةً تَبتَغِي بِهَا وَجهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرتَ عَلَيهَا حَتَّى مَا تَجعَلُ فِي فَمِ امرَأَتِكَ .)) ❶

''تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جو کچھ خرچ کرتے ہو تمھیں اس کا اجر ملے گا۔ حتیٰ کہ وہ خرچ بھی جو تم اپنی بیوی کے کھانے کے لیے کرتے ہو۔''

دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ان الفاظ میں مذکور ہے:

((إِذَا أَنفَقَ المُسلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهلِهِ وَهُوَ يَحتَسِبُهَا كَانَت لَهُ صَدَقَةً .)) ❷

''جب مسلمان شخص اپنے اہل (بیوی بچوں) پر خرچ کرتا ہے اور اس کی نیت اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی ہوتی ہے تو وہ خرچ کیا ہوا اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔''

جبکہ والدین کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((رِضَا اللّٰهِ فِي رِضَا الوَالِدَينِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِي سَخَطِ الوَالِدَينِ .)) ❸

''اللہ تعالیٰ کی رضا؛ والدین کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، والدین کی ناراضگی میں ہے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے گارنٹی دی جارہی ہے کہ تم صرف اپنے والدین کو راضی کرو، میں خود ہی تم پر راضی ہو جاؤں گا۔

نہایت بدبخت ہیں وہ مرد جو محض اپنی عورتوں کی خاطر ماں باپ سے کنارہ کشی کرتے ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر وہ عورت بدبخت ہے جس کی خواہش و حکم پر مرد اپنے والدین کی نافرمانی اور ان سے کنارہ کشی کا مرتکب

❶ صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة، حديث: 56.
❷ صحيح البخاري، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، حديث: 5351.
❸ الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، لابن شاهين: 93، حديث: 299، شعب الإيمان، للبيهقي: 246/10، حديث: 7446.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔

آخر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک خواب ذکر کرنا نہایت مناسب ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور وہاں کسی کو قرآن پڑھتے سنا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے فرمانبردار کو اسی طرح عظمتیں ملتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حارثہ بن نعمان (رضی اللہ عنہ) واقعی اپنے والدین کے بہت زیادہ فرمانبردار تھے۔ [1]

آخِرُ الكِتَابِ وَ الحَمْدُ لِلّٰهِ عَلىٰ كُلِّ حَالٍ ، عَلَّقَهُ لِنَفْسِهِ الْعَبْدُ مُحَمَّدُ بنُ مُحَمَّدِ بْـنِ مَـنْـصُور بنِ عَلِيٍّ الحُسَيْنِيُّ الْحَلبِيُّ ، نَهَارَ الثُّلاثَاء 28 شَوَّال لِسَنَة 887، بِعُلُوِّ جَامِعِ الأزهَرِ بِالقَاهِرَة حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ ، أللهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّد وَ آلِهِ وَ صَحبِهِ وَسَلَّم .

[1] فضائل الصحابة ، لابن حنبل : 827/2، حديث : 1507 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

1: القرآن العظيم...... [منزل من الله تعالىٰ]

2: تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان (تفسير السعدى)، عبدالرحمن بن ناصر بن عبد الله السعدى۔ تحقيق: عبد الرحمن بن معلا اللويحق۔ الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت

3: صحيح البخارى:محمدبن إسماعيل البخاري۔تحقيق:محمد زهير بن ناصر الناصر۔ ترقيم:محمد فؤاد عبد الباقى۔دارطوق النجاة

4: صحيح مسلم: مسلم بن الحجاج القشيرى۔ تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى۔ دار إحياء التراث العربى بيروت

5: سنن أبى داود:أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجستانى۔ تحقيق: محمد محيى الدين عبدالحميد۔المكتبة العصرية صيدا بيروت

6: سنن الترمذى: ابوعيسىٰ محمد بن عيسى الترمذى۔ تحقيق: أحمد محمد شاكر۔ الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى مصر۔

7: سنن النسائى(المجتبى من السنن):أبو عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائى۔ تحقيق:عبد الفتاح أبو غدة۔مكتب المطبوعات الإسلامية حلب

8: سنن ابن ماجة:ابن ماجة أبوعبدالله محمدبن يزيدالقزوينى۔ تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى۔دارإحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابى الحلبى

9: سنن الدارقطنى: على بن عمر الدارقطنى۔ تحقيق و تعليق:شعيب الارنؤوط ، حسن عبد المنعم شلبى . . ، مؤسسة الرسالة بيروت لبنان

10: المعجم الكبير:سليمان بن أحمد أبو القاسم الطبرانى۔ تحقيق: حمدى بن عبد المجيد السلفى۔ الناشر:مكتبة ابن تيمية القاهرة

11: المعجم الأوسط: سليمان بن أحمد أبو القاسم الطبرانى۔ تحقيق: طارق بن عوض الله ، عبد المحسن بن إبراهيم۔ دار الحرمين القاهرة

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

12: السنن الکبری: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب النسائی۔ تحقیق:حسن عبد المنعم شلبی۔ مؤسسة الرسالة بیروت

13: السنن الکبری للبیهقی: أحمد بن الحسین أبوبکر البیهقی۔ تحقیق: محمد عبد القادر عطا۔دارالکتب العلمیة بیروت

14: شعب الإیمان:أحمد بن الحسین أبوبکر البیهقی۔ تحقیق: الدکتور عبد العلی عبد الحمید حامد۔ مختار أحمد الندوی۔ مکتبة الرشد بالریاض

15: مسند الحمیدی: أبو بکر عبد الله بن الزبیر الحمیدی۔ تحقیق: حسن سلیم أسد الدَّارَانیّ۔دارالسقا دمشق سوریا

16: سنن الدارمی:أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی۔ تحقیق: حسین سلیم أسد الدارانی۔ دار المغنی للنشر والتوزیع المملکة العربیة السعودیة

17: مسند الشهاب: أبو عبد اللّٰه محمد بن سلامة القضاعی المصری۔ المحقق: حمدی بن عبد المجید السلفی۔ الناشر:مؤسسة الرسالة بیروت

18: مسندأبی داودالطیالسی:أبو داودسلیمان بن داود الطیالسی۔ تحقیق: الدکتور محمد بن عبد المحسن الترکی۔ الناشر: دار هجر مصر

19: مسند الشامیین: سلیمان بن أحمد أبو القاسم الطبرانی۔ تحقیق: حمدی بن عبدالمجید السلفی۔ الناشر: مؤسسة الرسالة بیروت

20: مصنف ابن ابی شیبة: أبو بکر بن أبی شیبة۔ تحقیق: کمال یوسف الحوت۔مکتبة الرشد الریاض

21: مصنف عبدالرزاق: أبوبکر عبدالرزاق بن همام۔تحقیق: حبیب الرحمن الأعظمی۔المکتب الإسلامی بیروت

22: مستدرک حاکم(المستدرک علی الصحیحین):أبو عبداللّٰه الحاکم۔ تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا۔ دارالکتب العلمیة بیروت

23: مسند الإمام أحمد بن حنبل:أبو عبد الله أحمد بن حنبل۔ تحقیق: شعیب الأرنؤوط و عادل مرشد وآخرون۔مؤسسة الرسالة بیروت

24: مسند أبی یعلی: أبو یعلی أحمد بن علی التمیمی الموصلی۔ تحقیق: حسین سلیم أسد۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الناشر: دار المأمون للتراث دمشق

25: مسند إسحاق بن راهويه:إسحاق بن إبراهيم إبن راهويه۔ تحقيق: د۔ عبد الغفور بن عبد الحق البلوشی۔ مكتبة الإيمان المدينة المنورة

26: شرح مشكل الآثار:أبو جعفر أحمد بن محمد الطحاوی۔ تحقيق: شعيب الأرنؤوط۔ الناشر: مؤسسة الرسالة

27: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: أبو الحسن نور الدين علی بن أبی بكر الهيثمی۔ تحقيق: حسام الدين القدسی۔ مكتبة القدسی القاهرة

28: المجالسة وجواهر العلم: أبو بكر أحمد بن مروان الدينوری۔ تحقيق: أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان۔ دار ابن حزم بيروت

29: اعتلال القلوب للخرائطی: أبو بكر محمد بن جعفر الخرائطی۔ تحقيق: حمدی الدمرداش۔ نزار مصطفى الباز مكة المكرمةالرياض

30: الأدب المفرد، للبخاری:ابوعبدالله محمد بن إسماعيل البخاری۔ تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی۔ دار البشائر الإسلامية بيروت

31: حلية الأولياء وطبقات الأصفياء:أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهانی۔ دار الكتاب العربی بيروت

32: معجم ابن الأعرابی: أبو سعيد بن الأعرابی۔ تحقيق: عبدالمحسن بن إبراهيم بن أحمد الحسينی۔ دارابن الجوزی المملكةالعربيةالسعودية

33: أطراف الغرائب والأفراد من حديث رسول الله ﷺ، للدارقطنی: المؤلف:أبو الفضل محمد بن طاهر المعروف بابن القيسرانی۔ تحقيق: محمود محمد محمود، حسن نصار۔ دارالكتب العلمية بيروت

34: تغليق التعليق على صحيح البخاری: أحمد بن حجر العسقلانی۔ تحقيق: سعيد عبد الرحمن موسى القزقی۔ المكتب الإسلامی بيروت

35: المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية: أبو الفضل أحمد بن حجر العسقلانی۔ دار العاصمة دار الغيث السعودية

36: شرح السنة: محی السنة أبو محمد الحسين بن مسعود البغوی۔ تحقيق: شعيب الأرنؤوط ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محمد زهير الشاويش- المكتب الإسلامي دمشق

37: السابع من فوائد أبي عثمان البحيري: أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بنُ مُحَمَّدِ البَحِيرِيُّ النَّيسَابُورِي- الناشر: مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الإسلامية

38: الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما: ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي- تحقيق: الدكتور عبد الملك بن عبد الله بن دهيش- دار خضر للطباعة والنشر والتوزيع بيروت

39: فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم: إسماعيل بن إسحاق القاضي- تحقيق: محمد ناصر الدين الألباني- المكتب الإسلامي بيروت

40: الأذكار: أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي- تحقيق: عبد القادر الأرنؤوط- دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع بيروت

41: الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك:عمر بن أحمد ابن شاهين- تحقيق: محمد حسن إسماعيل- دار الكتب العلمية بيروت

42: الترغيب والترهيب: إسماعيل بن محمد الملقب بقوام السنة- تحقيق: أيمن بن صالح بن شعبان- الناشر: دار الحديث القاهرة

43: البر والصلة عن ابن المبارك وغيره: أبو عبد الله الحسين بن الحسن المروزي- المحقق: د-محمد سعيد بخاري- دار الوطن الرياض

44: مكارم الأخلاق:أبو بكر عبد الله بن محمد المعروف بابن أبي الدنيا- تحقيق:مجدي السيد إبراهيم- مكتبة القرآن القاهرة

45: الآداب ، للبيهقي:أحمد بن الحسين أبوبكر البيهقي- مؤسسة الكتب الثقافية بيروت

46: الزهد: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل- وضع حواشيه: محمد عبد السلام شاهين- دار الكتب العلمية بيروت

47: الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك: أبو حفص عمر بن أحمد البغدادي المعروف بابن شاهين- تحقيق: محمد حسن محمد حسن إسماعيل- دار الكتب العلمية بيروت

48: كتاب فضائل شهر رمضان: الشيخ أبو حفص عمر بن أحمد المعروف بابن شاهين

49: مكارم الأخلاق: أبو بكر عبد الله بن محمد البغدادي المعروف بابن أبي الدنيا- تحقيق:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجدی السید إبراهیم۔ مکتبة القرآن القاهرة

50: البر والصلة: جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علی المعروف بابن الجوزی۔ تحقیق: عادل عبد الموجود علی معوض۔ مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت

51: الصمت وآداب اللسان: أبو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن أبی الدنیا۔ تحقیق:أبو إسحاق الحوینی۔ دار الکتاب العربی بیروت

52: محاسبة النفس: أبو بکر عبد اللّٰه بن محمد بن عبید البغدادی المعروف بابن أبی الدنیا۔ تحقیق: مجدی السید إبراهیم و عبد الله الشرقاوی۔ دار الکتب العلمیة بیروت

53: القول البین الأظهر فی الدعوة إلی اللّٰه والأمر بالمعروف والنهی عن المنکر: عبد العزیز بن عبد الله الراجحی۔ دارالسلام الریاض

54: فوائد تمام(الفوائد): أبو القاسم تمام بن محمد البجلی الرازی۔ تحقیق: حمدی عبدالمجید السلفی۔ مکتبة الرشد الریاض

55: الإعتقاد للبیهقی (الاعتقاد والهدایة إلی سبیل الرشاد . .): أحمد بن الحسین أبوبکر البیهقی۔دارالآفاق الجدیدة بیروت

56: شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة:هبة اللّٰه بن الحسن اللالکائی۔ تحقیق: أحمدبن سعد بن حمدان الغامدی۔ دارطیبة السعودیة

57: السنة: أبو بکر بن أبی عاصم الشیبانی۔ تحقیق: محمد ناصر الدین الألبانی۔ المکتب الإسلامی بیروت

58: برالوالدین للبخاری، بتحقیق و تخریج بسام بن عبدالکریم الحمزاوی۔ مطبوعه: دارالحدیث الکتانیة بیروت

59: برالوالدین للبخاری۔ بتحقیق حسین سلیم اسد الدارانی ﷾ و مزهف حسین اسد ﷾۔ دارالتوحید المملکة العربیة السعودیة، الریاض

60: برالوالدین للبخاری، بتحقیق: عبدالعاطی محي الشرقاوی۔ الناشر: مکتبة الامام البخاری للنشر والتوزیع مصر

61: فتح الباری شرح صحیح البخاری، لابن حجر: أحمد بن علی بن حجر العسقلانی۔ دار المعرفة بیروت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

62: فضائل الصحابة: أبوعبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني۔ تحقيق: دكتور وصى الله محمد عباس۔ مؤسسة الرسالة بيروت

63: التاريخ الأوسط: أبوعبدالله محمد بن إسماعيل البخارى۔ تحقيق: محمود إبراهيم زايد۔ مكتبة دار التراث حلب

64: سير أعلام النبلاء: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد الذهبى۔ تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط۔ مؤسسة الرسالة بيروت

65: الأعلام، لخير الدين الزركلي:خير الدين بن محمود الزركلي الدمشقى۔ الناشر: دار العلم للملايين

66: تهذيب الكمال فى أسماء الرجال: يوسف بن عبد الرحمن أبو الحجاج المزى۔ تحقيق:دكتور بشار عواد معروف۔ مؤسسة الرسالة بيروت

67: تاريخ الإسلام: شمس الدين محمد بن أحمد الذهبى۔ تحقيق:عمر عبد السلام التدمرى۔ دار الكتاب العربى بيروت

68: تاريخ دمشق، لابن عساكر: أبو القاسم على بن الحسن ابن عساكر۔ تحقيق: عمرو بن غرامة العمروى۔ دار الفكر بيروت

69: الطبقات الكبرى: أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد۔ تحقيق: محمد عبد القادر عطا۔ دارالكتب العلمية بيروت

70: معرفة الصحابة: أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهانى ۔ تحقيق: عادل بن يوسف العزازى۔ دار الوطن للنشر الرياض

71: أسد الغابة فى معرفة الصحابة: أبو الحسن المعروف بابن الاثير۔ تحقيق:على محمد معوض، عادل أحمد۔ دار الكتب العلمية بيروت

72: طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها: ابوالشيخ الأصبهانى۔ تحقيق: عبد الغفور عبد الحق حسين البلوشى۔ مؤسسة الرسالة بيروت

73: حلية البشر فى تاريخ القرن الثالث عشر:عبدالرزاق بن حسن البيطار الدمشقى۔ تحقيق: محمد بهجة البيطار: دار صادر بيروت

74: الإرشاد فى معرفة علماء الحديث:أبويعلى الخليلى خليل بن عبد الله القزوينى۔تحقيق:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

د۔محمد سعیدعمر إدریس۔ مکتبة الرشد الریاض

75: المنتخب من معجم شیوخ السمعانی:ابوسعد التمیمی السمعانی۔ تحقیق: موفق بن عبد اللّٰه بن عبد القادر۔ دار عالم الکتب الریاض

76: إثارة الفوائد المجموعة فی الإشارة إلی الفرائد المسموعة:صلاح الدین العلائی۔ تحقیق: مرزق بن هیاس آل مرزوق۔ مکتبة العلوم والحکم

77: المعجم المفهرس أو تجرید أسانید الکتب المشهورة والأجزاء المنثورة، لابن حجر العسقلانی:المطبوعة:مؤسسة الرسالة بیروت

78: الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع: أبو بکر أحمد بن علی الخطیب البغدادی۔ تحقیق: د۔ محمود الطحان۔ مکتبة المعارف الریاض۔

www.kitabosunnat.com

المکتبة الرحمانیة
99-جے ماڈل ٹاؤن۔لاہور
نمبر 32761

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

اسلامی اکادمی

الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587